Admin @ www. ... .com

Admin @ www.hibuddiez.com

کہ عمران بحیثیت لیڈر مشن کے مطابق اپنے ساتھیوں کا انتخاب کرتا ہے۔ اس کا مقصد مشن کی تکمیل ہوتا ہے البتہ یہ بات درست ہے کہ اب عمران کی ذاتی کارکردگی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ مشن کے دوران اس کے ساتھیوں کو چاہے وہ کوئی بھی ہوں اپنی صلاحیتیں دکھانے کا موقع نہیں ملتا اس لئے قارئین کو شکایت پیدا ہوتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ شاید عمران جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ عمران کو بحیثیت لیڈر مشن کی تکمیل کے لئے بہت سے ایسے کام کرنے پڑتے ہیں جو اس کے ساتھیوں کو نہیں کرنے پڑتے اس لئے عمران کی کارکردگی اس کے ساتھیوں کی نسبت بڑھ جاتی ہے۔ بہرحال آپ کی شکایت عمران تک پہنچا دی جائے گی اور مجھے امید ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کو بھی اپنی صلاحیتیں سامنے لے آنے کا موقع دیتا رہے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم

عمران نے ناشتے سے فارغ ہو کر ابھی اخبارات کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔ کیونکہ اتنے سویرے کسی کی آمد کی اسے قطعاً توقع نہ تھی۔ کال بیل مسلسل بجائی جا رہی تھی اور پھر عمران نے سلیمان کو بڑبڑاتے ہوئے راہداری سے گزر کر دروازے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔

"ج ۔ ج ۔ جناب ۔ جی ہاں ۔ صاحب ہیں جناب" یکلخت سلیمان کی انتہائی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔ کیونکہ سلیمان کا اس طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں جواب دینا یہ ظاہر کر رہا تھا کہ آنے والی کوئی ایسی شخصیت ہے جس کے سامنے سلیمان جیسا آدمی بھی بوکھلا سکتا ہے۔ ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ شاید سر عبدالرحمن آگئے ہیں لیکن پھر اس نے اپنا یہ خیال بدل دیا کیونکہ سر عبدالرحمن بغیر اطلاع دیئے

Admin @ www.hibuddiez.com

کسی کے ہاں جانا پسند نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ وہ دفتر سے اپنی کوٹھی جانے کے لئے روانہ ہوتے تو پہلے ٹیلی فون کر کے اطلاع دیتے تھے کہ وہ دفتر سے واپس آرہے ہیں۔ قدموں کی آواز سٹنگ روم کی طرف بڑھی چلی آرہی تھی۔ آنے والا ایک ہی آدمی تھا۔ عمران کی پر تجسس نظریں دروازے پر ہی جمی ہوئی تھیں کہ اچانک وہ بھی بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔ کیونکہ دروازے پر سر سلطان کھڑے نظر آئے۔ ان کے پیچھے سلیمان تھا۔

"آپ۔ آپ اور یہاں۔ اس وقت"۔ عمران کے منہ سے بھی بوکھلائی ہوئی آواز نکلی۔

"السلام علیکم۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ مجھے بغیر اطلاع دیئے آنا پڑا۔ لیکن یہ مجبوری تھی"۔ سر سلطان نے اندر داخل ہوتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ لیکن آپ مجھے کال کر لیتے۔ بیٹھیں۔ تشریف رکھیں۔ آپ نے یقیناً ناشتہ نہیں کیا ہوگا۔ سلیمان۔ سلیمان۔ جلدی سے سر سلطان کے لئے ناشتہ تیار کرو۔ جلدی"۔ عمران نے کہا۔

"جی صاحب"۔ سلیمان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سلیمان۔ ناشتے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے فوری واپس جانا ہے تم زحمت مت کرو۔ پھر کسی روز آکر باقاعدہ ناشتہ کر لوں گا"۔ سر سلطان نے پہلے سے زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ چائے تو لے آؤ"۔ عمران نے کہا۔ سر سلطان کی سنجیدگی دیکھ کر عمران کو بھی سنجیدہ ہونا پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کوئی ایسی خاص بات ہو گئی ہے جس کی وجہ سے سر سلطان کو اتنے سویرے یہاں آنا پڑا ہے اور پھر وہ باقاعدہ دفتر کے لباس میں بھی نہیں تھے۔

"سنو عمران۔ صدر مملکت بھی میرے ساتھ یہاں آنا چاہتے تھے لیکن میں نے بڑی مشکل سے انہیں روکا ہے کیونکہ ان کی یہاں آمد سے وہ راز جو ہم رکھنا چاہتے تھے وہ ختم ہو جاتا"۔ سر سلطان نے کہا تو عمران کے چہرے پر پہلے سے زیادہ سنجیدگی کی تہہ چڑھ گئی۔ ظاہر ہے صدر مملکت کا یہاں اس کے فلیٹ پر آنا اور راز۔ یہ باتیں بتا رہی تھیں کہ معاملات اس کی توقع اور امید سے بھی زیادہ سنجیدہ ہیں۔

"کیا ہو گیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں چائے کی پیالی اور ایک پلیٹ میں بسکٹ رکھے ہوئے تھے۔ اس نے بسکٹ کی پلیٹ اور چائے کی پیالی سر سلطان کے سامنے رکھ دی اور میز پر موجود ناشتے کے برتن ٹرے میں رکھ کر وہ مڑ گیا۔

"سلیمان۔ تم ایسا کرو کہ دروازے پر ہی رک جاؤ تاکہ کوئی اچانک نہ آ جائے"۔ سر سلطان نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی بڑے صاحب"۔ سلیمان نے جواب دیا۔

"آپ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی پراسرار بن رہے ہیں"۔ عمران

Admin @ www.hibuddiez.com

نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"حالات ہی ایسے ہیں" ۔۔۔ سلطان نے چائے کی پیالی اٹھا کر چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا اور پھر پیالی کو واپس پرچ میں رکھ دیا۔

"تمہیں معلوم ہے عمران بیٹے کہ وادی مشکبار میں کافرستانی فوج کے خلاف آزادی کی انتہائی خوفناک جنگ لڑی جا رہی ہے اور یہ جنگ مشکباری لڑ رہے ہیں وہ مقبوضہ وادی کو کافرستانی قبضے سے آزاد کرا کر وہاں اقوام متحدہ کے تحت استصواب رائے کرانا چاہتے ہیں تاکہ وادی مشکبار کے باشندے آزادی سے اپنی رائے کا اظہار کر سکیں کہ انہوں نے اپنا مستقبل کافرستان کے ساتھ یا پاکیشیا کے ساتھ منسلک کرنا ہے۔ بین الاقوامی مجبوریوں کی وجہ سے پاکیشیا کھل کر اس جنگ میں مشکباریوں کی مدد نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کے باوجود پاکیشیا جس قدر ممکن ہو سکتا ہے ان کی پشت پر کھڑا ہے اور جو امداد وہ کر سکتا ہے وہ کر رہا ہے حتیٰ کہ پاکیشیا کے بے شمار نوجوان بھی مشکباریوں کے ساتھ مل کر کافرستانیوں کے ساتھ آزادی کی یہ جنگ لڑ رہے ہیں" ۔۔۔ سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے آپ کی بات میں ایک لفظ پر اعتراض ہے سر سلطان ۔ یہ جنگ نہیں بلکہ جہاد ہے" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے چونکہ مجھے بحیثیت سیکرٹری خارجہ مسلسل اس معاملے پر بین الاقوامی سطح پر بات چیت کرنی پڑتی ہے اس لئے میں لفظ جنگ ادا کرنے کا عادی ہو گیا ہوں۔ بہرحال یہ جہاد جاری ہے اور مشکباریوں کی کئی تنظیمیں اپنے اپنے طور پر اور مل کر کافرستانی ناجائز قبضے اور فوج کے خلاف لڑ رہی ہیں اور الحمدللہ انہیں مسلسل کامیابیاں بھی حاصل ہو رہی ہیں جن کا اعتراف اب بین الاقوامی سطح پر بھی ہونے لگا ہے۔ اس جنگ ۔ اوہ سوری ۔ جہاد میں رابطہ کی غرض سے اور منظم اور پلاننگ کے تحت کارروائیاں کرنے کی غرض سے خفیہ طور پر ایک ایسی تنظیم موجود ہے جس کا نام تو آل پارٹیز کیمونیکیشن گروپ ہے لیکن کوڈ میں اسے چکاری گروپ کہا جاتا ہے۔ اس گروپ کا ہیڈ ایک مشکباری لیڈر صادق چکاری ہے۔ صادق چکاری کافرستانی فوج میں طویل عرصے تک کرنل کے عہدے پر فائز رہا ہے اور اس کی ڈیوٹی مسلسل ایسے عہدوں پر رہی ہے کہ وہ کافرستانی فوج کے تقریباً ہر بڑے قابل ذکر فوجی افسر سے اچھی طرح واقف ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ مقبوضہ وادی مشکبار میں کافرستان کی تقریباً تمام فوجی چھاؤنیوں میں بھی تعینات رہا ہے۔ جب مشکباری جہاد کا آغاز ہوا تو صادق چکاری نے کافرستانی فوج کی سروس چھوڑ دی اور مجاہدوں کے ساتھ شامل ہو گیا۔ وہ حد درجہ ذہین اور جنگی منصوبوں کی تیاری کا ماہر ہے۔ جب وہ کافرستانی فوج میں تھا تب اسے کافرستانی فوج کے اعلیٰ حکام سپر مائنڈ کہا کرتے تھے۔ اس نے وادی کا ایک ایک چپہ دیکھا ہوا ہے اور اسے کافرستانی چھاؤنیوں، اس کی فوج کی فوجی استعداد، ان کے کام کرنے کے طریقے ۔ ان کے راستے اور ان کے منصوبوں سے پوری طرح واقفیت ہے۔ اس لئے کافرستانی فوج کو چھوڑ کر جب وہ

Admin @ www.hibuddiez.com

مجاہدوں سے آملا تو اسے ہاتھوں ہاتھ لیا گیا اور پھر اس نے کافرستانی فوجوں کو شکست دینے اور تباہ کرنے کے ایسے ایسے اچھوتے اور قابل عمل منصوبے تیار کئے کہ کافرستانی فوج کو مجاہدوں کے ہاتھوں پے درپے شکستیں ہونے لگیں۔ کافرستانی فوج کے اعلیٰ حکام کو بھی علم ہو گیا کہ ایسا صرف صادق چکاری کی وجہ سے ہو رہا ہے چنانچہ وہ اس کے خون کے پیاسے ہو گئے۔ اس پر بے شمار قاتلانہ حملے ہوئے۔ اس کے خلاف مخبری بھی ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے ہر موقع پر بچا لیا۔ اس کے بعد پاکیشیا کی کوشش سے وادی مشکبار میں جہاد کرنے والی تمام تنظیموں کا ایک ورکنگ کیو نیکیشن گروپ قائم ہو گیا اور صادق چکاری کو اس کا سربراہ بنا دیا گیا۔ صادق چکاری نے اس عہدے پر کام کرتے ہوئے اپنی ذہانت کا مزید مظاہرہ کیا اور ایسے ایسے منصوبے تیار کئے کہ وادی مشکبار میں کافرستانی فوجوں کو چھپنے کی جگہ نہ مل رہی تھی اور کافرستان کو مجبوراً وادی میں مزید فوج لے آنا پڑی۔ لیکن اس کے باوجود اس کے خلاف مجاہدوں کی منصوبہ بندی مسلسل کامیاب ہوتی رہی۔ اس گروپ کا کوڈ نام چکاری رکھ دیا گیا اور اس کا کام ہی منصوبہ بندی تھا۔ اس گروپ نے اپنا ہیڈ کوارٹر گامرگ اور کھاپاری کے درمیان واقع انتہائی دشوار گزار پہاڑی علاقے کے ایک چھوٹے سے پہاڑی گاؤں مارگا میں بنایا ہوا ہے۔ اس گاؤں کی تمام آبادی مسلمان ہے اور یہ لوگ پہاڑوں پر لکڑی کاٹنے کا کام کرتے ہیں۔ اس گاؤں میں ایک قدرتی پہاڑی کریک کی وجہ سے بڑے بڑے دو تہہ خانے قدرتی طور پر موجود تھے جن میں ہیڈ کوارٹر قائم کیا گیا۔ اس گاؤں کے تمام لکڑی کاٹنے والے قبیلوں کو ایک ایک دو دو کر کے وہاں سے لے جا کر دوسری جگہ بسا دیا گیا اس طرح پورا گاؤں صادق چکاری کے گروپ کے آدمیوں کا ہو گیا۔ وہاں خفیہ طور پر انتہائی جدید اسلحہ بھی سٹور کر لیا گیا۔ اس گاؤں کی پوزیشن ایسی ہے کہ اس کے چاروں طرف بلند و بالا پہاڑی چوٹیاں ہیں۔ گو یہ پورا پہاڑی سلسلہ جنگلات سے بھرا ہوا ہے لیکن اس گاؤں کے چاروں طرف کا پہاڑی علاقہ بغیر جنگلات کے ہے۔ قدرتی طور پر اس جگہ پر بارش نہیں ہوتی۔ شاید ہواؤں کا رخ اس قسم کا ہو گا۔ بہرحال یہ پہاڑیاں ہر قسم کے درختوں حتیٰ کہ جھاڑیوں سے بھی خالی ہیں اور پھر یہ پہاڑیاں سیدھی اور سپاٹ ہیں۔ ان پر نہ اوپر چڑھا جا سکتا ہے اور نہ نیچے اترا جا سکتا ہے۔ گاؤں میں جانے کے لئے ایک تنگ سا درہ ہے جسے مارگا درہ کہا جاتا ہے۔ اس درے سے گزرے بغیر گاؤں تک کسی صورت بھی نہیں پہنچا جا سکتا۔ گاؤں چھوٹا سا ہے اس میں لکڑی کے بنے ہوئے صرف سات آٹھ سو گھر ہیں۔ اس گاؤں کی آبادی صرف تین ہزار افراد پر مشتمل ہے جن میں سے دو ہزار مرد ہیں باقی عورتیں بچے اور بوڑھے ہیں لیکن یہ دو ہزار افراد حتیٰ کہ عورتیں اور بوڑھے بھی مکمل طور پر فوجی تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ لیکن بظاہر ان کا کام اردگرد کے جنگلوں میں لکڑی کاٹنا ہے اور وہ ان لکڑیوں کی ہی تجارت کرتے ہیں۔ یہ سب انتظامات اس لئے کئے گئے تھے تاکہ کافرستانی فوج صادق چکاری اور اس کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس نہ کر سکے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

ایک ایسا خصوصی ٹرانسمیٹر وہاں موجود ہے جس کی کال کسی طور پر کیچ نہ کی جا سکتی تھی۔ اس ٹرانسمیٹر کی مدد سے صادق چکاری کا پوری وادی میں جہاد کرنے والی تنظیموں اور گروپوں سے مسلسل رابطہ رہتا تھا اور وہ انہیں منصوبے بنا بنا کر کافرستانی فوج کے خلاف لڑاتا رہتا تھا۔ کافرستانی ایجنسیاں مسلسل صادق چکاری اور اس کے ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرتی رہتی تھیں لیکن آج تک انہیں اس کا پتہ معلوم نہ ہو سکا اور جہاد کا کام انتہائی کامیابی سے آگے بڑھ رہا تھا اور اس وقت صورتحال ایسی ہے کہ اگر یہ جدوجہد مزید تھوڑا عرصہ اور جاری رہی تو کافرستان کو اپنی شکست تسلیم کرتے ہوئے مقبوضہ وادی سے اپنی فوجیں ہٹا لینا پڑیں گی۔ اس سلسلے میں صادق چکاری نے بہت سوچ سمجھ کر ایک ماسٹر پلان تیار کیا ہوا ہے جس کی تفصیلات تمام تنظیموں کو معلوم ہیں اور وہ اس ماسٹر پلان پر عمل کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ اس ماسٹر پلان پر اگر کامیابی سے عمل ہو جائے تو وادی انشاء اللہ آزاد ہو جائے گی لیکن اس ماسٹر پلان پر عمل کرنے کے لئے ابھی بہت سے ابتدائی کام باقی ہیں جن میں چھ ماہ بھی لگ سکتے ہیں اور سال بھی۔ لیکن اچانک نجانے کس طرح مخبری ہو گئی اور کافرستانی فوج اور ایجنسیوں نے اس گاؤں پر چڑھائی کر دی۔ صادق چکاری گروپ کو بھی اس کا علم ہو گیا۔ انہوں نے مورچے سنبھال لئے اور اب گزشتہ تین دنوں سے وہاں خوفناک جنگ ہو رہی ہے۔ ان پہاڑیوں کو چاروں طرف سے فوج نے اس طرح گھیرے میں لے لیا ہے کہ وہاں سے کوئی آدمی بھی نہ اندر جا سکتا ہے اور نہ باہر آ سکتا ہے۔ صادق چکاری نے ایسے موقعوں کے لئے ایک خفیہ راستہ تیار کر رکھا تھا لیکن نجانے قدرت کو کیا منظور ہے کہ اس حملہ سے چند منٹ پہلے اس علاقے میں خوفناک زلزلہ آیا اور وہ راستہ مکمل طور پر بند ہو گیا۔ اس طرح اب وہاں سے بھی وہ فرار نہیں ہو سکتے۔ اب سوائے اس کے کہ وہ سب شہید ہو جائیں اور کوئی صورت نہیں ہے۔ باقی تنظیموں نے صادق چکاری کو وہاں سے نکالنے کے لئے اپنے بہترین آدمی بھیجے لیکن وہ سب شہید ہو گئے۔ اب صادق چکاری کی کال آئی ہے کہ اس کے پاس صرف تین روز کا اسلحہ باقی رہ گیا ہے اور اس کے آدھے سے زیادہ آدمی شہید ہو چکے ہیں اس لئے اگر تین روز کے اندر اندر وہ وہاں سے نکل نہ سکا تو پھر آخری حربے کے طور پر وہ اپنے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دے گا۔ اس طرح وہ خود بھی اور اس کے ساتھی بھی شہید ہو جائیں گے۔ اس اطلاع کے بعد صدر مملکت نے فوجی ماہرین کی میٹنگ کال کی اور اس سلسلے میں بے حد مغز ماری کی گئی کہ آخر کس طرح صادق چکاری کو وہاں سے نکالا جائے لیکن باوجود بے حد سوچ بچار کے نجات کی کوئی راہ نظر نہیں آئی جبکہ یہ اطلاعات ملی ہیں کہ حکومت کافرستان نے وہاں کافرستانی فوج کی مدد کے لئے کافرستان سیکرٹ سروس، ملٹری انٹیلی جنس اور دوسری سیکرٹ ایجنسیاں بھی تعینات کر دی ہیں کیونکہ انہیں خطرہ تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس صادق چکاری کو وہاں سے نکالنے کے لئے وہاں نہ پہنچ جائے۔ چنانچہ آخرکار یہ فیصلہ کیا گیا کہ سیکرٹ سروس کے چیف

Admin @ www.hibuddiez.com

جناب ایکسٹو کو درخواست کی جائے کہ وہ صادق چکاری کو وہاں سے نکالنے کے مشن پر کام کرے تاکہ وادیِ مشکبار میں ہونے والی جدوجہد کو اس موقع پر سبوتاژ ہونے سے بچالیا جائے۔ صدر مملکت اس معاملے میں اس قدر بے چین تھے کہ وہ خود میرے ساتھ یہاں تمہارے فلیٹ پر آنے کے لئے تیار تھے لیکن میں نے کافرستانی ایجنسیوں کی مخبری کی بات کر کے انہیں روک دیا ہے اور میں خود اس وقت یہاں اس لئے آیا ہوں کہ لامحالہ کافرستانی حکومت نے یہاں بھی اپنے ایجنٹوں کو الرٹ کر دیا ہوگا تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ کیا واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس اس مشن پر کام کرے گی یا نہیں اور اگر کرے گی تو اس کی نگرانی کی جا سکے۔ چونکہ سب کو معلوم ہے کہ چیف ایکسٹو سے رابطہ میرے اور تمہارے ذریعے ہی ہو سکتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ میری کوٹھی کی بھی نگرانی ہو رہی ہو۔ میرے آفس میں بھی انہوں نے کوئی چکر چلا رکھا ہو اور پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تمہارے فلیٹ کی بھی نگرانی ہو رہی ہو اور میرا یا تمہارا فون بھی ٹیپ کیا جا رہا ہو۔ اس لئے مجبوراً مجھے صبح صبح اس انداز میں بغیر اطلاع کے یہاں آنا پڑا ہے"۔ سر سلطان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر سلطان۔ جب گاؤں پہاڑیوں کے درمیان ہے اور ارد گرد پہاڑیوں پر کافرستانی فوج کا قبضہ ہے اور پھر ان کے پاس ایئر فورس بھی ہے تو کیا وہ گاؤں پر میزائل مار کر اسے تباہ نہیں کر سکتے۔ کیا وہ ہزاروں کی تعداد میں چھاتہ بردار نہیں اتار سکتے۔ وہ کیوں رکے ہوئے ہیں"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اس جہاد کے لئے ماسٹر پلان تیار ہو چکا ہے اور یہ ماسٹر پلان صادق چکاری کا تیار کردہ ہے۔ اس لئے ان کی حتی الوسع کوشش ہے کہ وہ صادق چکاری کو زندہ گرفتار کر لیں تاکہ اس سے وہ ماسٹر پلان حاصل کیا جا سکے۔ صرف صادق چکاری کو ہلاک کرنا مقصود ہوتا تو وہ یہ کام اب تک کر لیتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ گاؤں پر بمباری نہیں کر رہے۔ جہاں تک چھاتہ برداروں کے وہاں اتارنے کا تعلق ہے تو یہ کام اس لئے ممکن نہیں ہے کہ چھاتہ برداروں کی چاہے جتنی بھی تعداد ہو۔ وہاں ایسا اسلحہ موجود ہے کہ انہیں فضا میں ہی ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ بے ہوش کر دینے والی گیس انہوں نے وہاں بے تحاشہ فائر کی ہے لیکن چونکہ صادق چکاری نے اس سلسلے میں پہلے سے انتظامات کر رکھے تھے اس لئے ان کی یہ کوشش بھی ناکام ہو گئی ہے۔ انہوں نے اب یہی پالیسی بنائی ہے کہ صرف دباؤ بڑھایا جائے۔ آخر کب تک اسلحہ کام دے گا۔ پھر جیسے ہی اسلحہ ختم ہو گا وہ گاؤں پر قبضہ کر کے صادق چکاری کو گرفتار کر لیں گے"۔ سر سلطان نے کہا۔

"لیکن انہیں یہ بھی تو معلوم ہو گا کہ صادق چکاری اور اس کے گروپ کے آدمی زندہ کافرستانیوں کے ہاتھوں گرفتار ہونے سے موت کو گلے لگانا زیادہ بہتر سمجھیں گے۔ پھر"۔ عمران نے کہا۔

"پھر وہ ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیں گے اور وہاں سے انہیں بہر حال ماسٹر پلان کے سلسلے میں کچھ نہ کچھ شواہد مل جائیں گے۔ اگر شواہد نہیں

Admin @ www.hibuddiez.com

ملے تو ایسے کیپسول جائیں گے کہ وہ کسی اور تنظیم کے ہیڈ کوارٹر یا اس کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر کے اس سے یہ ماسٹر پلان حاصل کر لیں جبکہ پاکیشیا اور پوری وادی مشکبار کی تنظیموں کی خواہش ہے کہ صادق چکاری زندہ رہے کیونکہ اس کی زندگی میں ماسٹر پلان کو زیادہ اچھے طریقے سے کامیاب بنایا جا سکتا ہے"۔ سر سلطان نے کہا۔

"تو اب مشن یہ ہے کہ اس صادق چکاری کو وہاں سے زندہ نکالا جائے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہم صادق چکاری اور اس کے ساتھیوں کی زندگی چاہتے ہیں۔ لیکن وقت بے حد کم ہے صرف تین روز"۔ سر سلطان نے جواب دیا۔

"کیا میرا صادق چکاری سے رابطہ ہو سکتا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ ٹرانسمیٹر کام کر رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی نشریات چیک کر لی جاتی ہوں لیکن بہرحال وہ کام کر رہا ہے"۔ سر سلطان نے کہا۔

"اس علاقے کی گائیڈنس کے لئے فوری طور پر کوئی آدمی مل سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس کا انتظام پہلے سے کر لیا گیا ہے۔ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو آزاد وادی مشکبار میں پہنچانے کے لئے فوجی ہیلی کاپٹر استعمال کیا جائے گا۔ جو تمہیں سرحد کے قریب ایک علاقے ماہوگ

پہنچا دے گا۔ ماہوگ میں وادی میں کام کرنے والی ایک انتہائی باخبر اور باوسائل تنظیم کے آدمی تم سے ملیں گے اور تم جس طرح کہو گے وہ ویسے ہی کریں گے۔ آگے تمہارا اپنا کام ہوگا"۔ سر سلطان نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح تو انہیں پہلے سے اطلاع مل جائے گی۔ آپ ہمیں کوئی ایک ایسا آدمی دے دیں جو اس سارے علاقے سے اچھی طرح واقف ہو اور وہاں کافرستانی فوج کی نقل و حرکت سے بھی کسی حد تک واقف ہو۔ اگر ایسا فوری طور پر ہو سکتا ہے تو ٹھیک۔ ورنہ میں خود ہی اس کا انتظام کراؤں گا۔ مجھے پوری طرح احساس ہو گیا ہے کہ یہ معاملہ بے حد سنجیدہ ہے۔ وادی مشکبار میں اب تک ہونے والی تمام کارروائیاں داؤ پر لگی ہوئی ہیں۔ اب تک ہزاروں لاکھوں مشکباریوں نے آزادی کے لئے جانیں قربان کی ہیں یہ سب ہی رائیگاں چلی جائیں گی بلکہ شاید پورے مشکبار میں کام کرنے والی تمام تنظیمیں ختم ہو جائیں یہ مشکبار کی قسمت کے فیصلے کا وقت ہے۔ اگر یہ واقعی ضائع ہو گیا تو سب کچھ تباہ ہو جائے گا"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہمارے پاس تو اس وقت ایسا کوئی آدمی نہیں ہے لیکن اگر تم کہو تو کسی سے بات کی جا سکتی ہے"۔ سر سلطان نے کہا۔

"آپ مجھے اس علاقے کا نقشہ۔ صادق چکاری کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی اور جس تنظیم کے پاس آپ ہمیں پہنچانا چاہتے تھے ان کی ٹرانسمیٹر

Admin @ www.hibuddiez.com

زیکونسی وغیرہ دے دیں۔ اس کے بعد باقی کام میں خود ہی کر لوں گا" عمران نے کہا۔

"میں ساتھ ہی لے آیا ہوں" سر سلطان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک لفافہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے لفافہ کھول کر اس میں موجود تین کاغذات باہر نکالے اور انہیں دیکھنے لگا۔

"ٹھیک ہے۔ ابتدا کے لئے کافی ہے۔ آپ صدر صاحب کو کہہ دیں کہ چیف ایکسٹو نے اس مشن پر کام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ لیکن یہ کام وہ اپنے طریقے سے کرے گا" عمران نے کہا۔

"لیکن عمران بیٹے۔ بظاہر تو یہ مشن ناممکن لگتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ صادق چکاری کو بچاتے بچاتے ہم کسی اور سانحہ سے دوچار ہو جائیں" ۔ سر سلطان نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ابھی تو آپ اس بات پر زور دے رہے تھے کہ مشن پر کام کیا جائے۔ اب آپ کو فکر لاحق ہو گئی ہے" ... عمران نے کہا۔

"وہ ٹھیک ہے لیکن تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی زندگیاں بہرحال پاکیشیا اور اس کے کروڑوں عوام کے لئے بھی انتہائی قیمتی ہیں" سر سلطان نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم سرخرو واپس لوٹیں گے" ۔ عمران نے کہا تو سر سلطان اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی مدد کرے گا۔ خدا حافظ" سر سلطان نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئے۔ عمران ان کی کیفیت کو سمجھتا تھا۔ اس لئے وہ خاموش رہا۔

"سلیمان" عمران نے دروازہ بند ہونے کی آواز سنتے ہی سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب" دوسرے لمحے سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے فوری طور پر وادی مشکبار جانا ہے۔ انتہائی اہم ترین مشن ہے۔ ہو سکتا ہے کہ مجھے واپسی میں کچھ دن لگ جائیں۔ اس لئے اگر تم چاہو تو کوٹھی چلے جانا یا اپنے گاؤں" عمران نے کہا۔

"اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے گا صاحب۔ آپ بے فکر ہو کر جائیں۔ میں یہیں رہوں گا"...... سلیمان نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔ انتہائی اہم مشن سامنے آگیا ہے۔ میں دانش منزل آرہا ہوں۔ تم جولیا کو فون کر کے کہہ دو کہ وہ تنویر، کیپٹن شکیل اور صفدر کو کہہ دے کہ وہ تیار ہو کر میٹنگ روم میں پہنچ جائیں۔ ہمارے پاس وقت نہیں ہوگا۔ اس لئے انہیں کہہ دینا کہ وہ مشن کے لئے تیار ہو کر آئیں" ... عمران نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"کیا جولیا کو بھی آپ ساتھ لے جائیں گے۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ صرف تنویر، کیپٹن شکیل اور صفدر میرے ساتھ جائیں گے۔ ہم نے وادی مشکبار پہنچنا ہے" عمران نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

کافرستان کے پریذیڈنٹ ہاؤس کے خصوصی میٹنگ ہال میں اس وقت شاگل، مادام ریکھا۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل داس کے ساتھ ساتھ دو اور کرنل بھی موجود تھے جو یونیفارم میں تھے اور ان کے کاندھوں پر موجود سٹارز سے معلوم ہوتا تھا کہ ان کا رینک کرنل کا ہے لیکن شاگل ان سے ذاتی طور پر واقف نہ تھا۔ شاگل کو اچانک صدر کی طرف سے کال کر کے اس میٹنگ میں شامل ہونے کا حکم دیا گیا تھا اور شاگل ابھی چند لمحے پہلے ہی پہنچا تھا جبکہ باقی سب لوگ اس سے پہلے یہاں موجود تھے۔ چونکہ وہ سب خاموش اور انتہائی سنجیدہ انداز میں بیٹھے ہوئے تھے اس لئے شاگل بھی خاموشی سے بیٹھ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد میٹنگ روم کا اندرونی دروازہ کھلا اور صدر مملکت اور ان کے پیچھے کافرستان کے وزیراعظم اندر داخل ہوئے اور شاگل اور اس کے ساتھ موجود سب افراد ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ پھر دونوں فوجی

Admin @ www.hibuddiez.com

کرنلوں کے ساتھ ساتھ سادہ لباس میں ملبوس کرنل داس تینوں نے فوجی انداز میں سیلوٹ کئے جبکہ شاگل اور مادام ریکھا نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

بیٹھو — صدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور وہ سب دوبارہ اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ صدر اور وزیراعظم بھی اپنی اپنی مخصوص کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

یہ انتہائی اہم میٹنگ ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ کافرستانی مقبوضہ وادی مشکبار میں آزادی کی تحریک چل رہی ہے اور مشکباری پاکیشیا کی درپردہ امداد سے وہاں کامیابیوں پر کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں اور کافرستانی فوج باوجود کوشش کے اس تحریک کو کنٹرول نہیں کر پا رہی اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا ہے یہ تحریک زیادہ تیز اور فعال ہوتی جا رہی ہے۔ اور انہیں زیادہ کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں۔ اگر یہی صورتحال رہی تو جلد ہی کافرستان کو وہاں سے فوج نکالنی پڑے گی اور اس تحریک کی وجہ سے اب بین الاقوامی سطح پر کافرستان کے خلاف دباؤ میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ہم اس بات پر بے حد حیران تھے کہ غیر تربیت یافتہ مشکباری تربیت یافتہ کافرستانی فوج کے خلاف مسلسل اور واضح کامیابیاں کیسے حاصل کر رہے ہیں لیکن پھر ہمیں اصل راز کا علم ہو گیا۔ کافرستانی فوج میں کام کرنے والا ایک مشکباری کرنل جس کا نام صادق چکاری ہے اچانک فوج سے فرار ہو گیا تھا اور پھر اس کا پتہ نہ چل سکا تھا۔ یہ صادق چکاری خصوصی منصوبہ بندی کا ماہر ہے۔ جب یہ کافرستانی فوج میں تھا تب بھی سپر مائینڈ کہا جاتا تھا۔ ان کامیابیوں کے پیچھے صادق چکاری کا ہاتھ [illegible] وادی مشکبار میں کام کرنے والی تمام تنظیموں نے مل کر ایک [illegible] گروپ بنایا ہوا ہے جسے یہ لوگ چکاری گروپ کہتے ہیں۔ اس کا [illegible] صادق چکاری تھا اور ان تنظیموں کی ساری منصوبہ بندی وہی کرتا تھا اور اس کی منصوبہ بندی کی وجہ سے مشکباریوں کو مسلسل اور پے درپے کامیابیاں حاصل ہو رہی تھیں اور کافرستانی فوج کو ہر جگہ مشکلات، رکاوٹوں اور پسپائی کا سامنا تھا۔ پھر یہ اطلاع ملی کہ صادق چکاری نے وادی میں کسی جگہ اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے اور وہ وہیں بیٹھ کر تمام تنظیموں کے سربراہوں سے رابطہ رکھتا ہے اور انہیں ہدایات دیتا رہتا ہے۔ پھر یہ اطلاع ملی کہ اس نے کافرستانی فوج کے خلاف کوئی ماسٹر پلان تیار کر لیا ہے اس ماسٹر پلان پر اگر کامیابی سے عملدرآمد ہو گیا تو کافرستان کو ہر صورت میں وادی مشکبار کو چھوڑنا پڑے گا۔ ان تمام اطلاعات کے بعد صادق چکاری کی تلاش انتہائی شدومد سے شروع کر دی گئی۔ ملٹری انٹیلی جنس نے پوری وادی میں اپنے مخبر چھوڑ دیئے۔ مشکباری تنظیموں میں بھی کوشش کر کے چند آدمی خرید لئے گئے لیکن اس ہیڈ کوارٹر کا پتہ نہ چل رہا تھا۔ پھر اچانک کافرستان کی قسمت نے یاوری کی اور ایک مخبر نے صادق چکاری کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر لیا۔ یہ ہیڈ کوارٹر گامرگ اور خاپاری کے درمیان واقع پہاڑی سلسلے کے ایک گاؤں مارگا میں بنا ہوا ہے۔ اس علاقے کا

Admin @ www.hibuddiez.com

محل وقوع عجیب سا ہے۔ اس گاؤں کے گرد اونچی پہاڑیاں ہیں جن پر جنگلات نہیں ہیں اور پہاڑیاں بھی سیدھی اور سپاٹ ہیں۔ اس گاؤں تک جانے کے لئے ایک تنگ سا درہ ہے جس کا نام درہ مارگا ہے۔ گاؤں سات آٹھ سو مکانوں پر مشتمل ہے۔ چنانچہ کافرستانی فوج نے اس علاقے کو گھیر لیا لیکن گاؤں کے لوگوں نے مزاحمت شروع کر دی اور وہاں سے جوابی طور پر انتہائی جدید ترین اسلحہ استعمال کیا جا رہا ہے لیکن کافرستانی فوج نے اس پورے علاقے کو مکمل طور پر گھیرے میں لے رکھا ہے حتیٰ کہ پہاڑی چٹانوں پر بھی فوجیوں نے کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ صادق چکاری کی مزاحمت کو ختم کرنے کے لئے بے دریغ اسلحہ استعمال کیا گیا۔ بے ہوش کر دینے والی گیس بھی بے حد و حساب انداز میں فائر کی گئی لیکن اس مزاحمت کو ختم نہیں کیا جا سکا۔ ہمارے مواصلاتی ماہروں نے اس کے خفیہ ٹرانسمیٹر کو بھی کیچ کر لیا۔ اس دن اس کی ہونے والی بات چیت بھی سامنے آنے لگ گئی اور اس کے ذریعے یہ اطلاع ملی کہ مارگا گاؤں میں موجود تمام افراد صادق چکاری کے گروپ کے آدمی ہیں اور ان کے پاس ہر قسم کا اسلحہ اور تمام انتظامات موجود ہیں۔ لیکن اب یہ اطلاع ملی ہے کہ ان کے پاس صرف تین روز کا اسلحہ باقی رہ گیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ مشکباری تنظیموں نے اس سلسلے میں پاکیشیا سے امداد کی درخواست کی ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو صادق چکاری کو بچانے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس اطلاع کی وجہ سے یہ ہنگامی میٹنگ کال کی گئی ہے"۔ صدر مملکت نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ اس گاؤں پر بمباری کر کے اسے تباہ نہیں کیا جا سکتا"۔ مادام ریکھا نے سب سے پہلے کہا۔

"کیا جا سکتا ہے اور انتہائی آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہم اس صادق چکاری کو ہر صورت میں زندہ پکڑنا چاہتے ہیں تاکہ اس سے وہ ماسٹر پلان حاصل کیا جا سکے۔ اگر صادق چکاری کو ہلاک کر دیا گیا یا اس کا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا تو پھر یہ ماسٹر پلان ہمیں نہ مل سکے گا۔ اس لئے ہم انتہائی قدم نہیں اٹھا رہے"۔ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن جناب صدر۔ اگر یہ لوگ بے بس ہو گئے تو پھر یہ خودکشی بھی کر سکتے ہیں اور خود ہی اپنا ہیڈ کوارٹر تباہ کر سکتے ہیں"۔ شاگل نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ خدشہ بھی ہمارے سامنے ہے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ صادق چکاری بچ نکلنے کو بہرحال ترجیح دے گا کیونکہ اس کی جو ہسٹری فوج سے ہمیں ملی ہے اس کے مطابق وہ انتہائی ذہین، چالاک اور عیار آدمی ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی منصوبہ بندی کر کے وہاں سے نکلنے کی کوشش کرے گا۔ گو اس نے ٹرانسمیٹر پر یہ دھمکی دی ہے کہ اگر اسلحہ ختم ہو گیا تو وہ کافرستانیوں کے ہاتھ لگنے سے جان دینا زیادہ پسند کرے گا لیکن ہمارے ماہرین کا خیال ہے کہ یہ اس کی طرف سے دھمکی ہے۔ اسے شاید یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اس کی ٹرانسمیٹر کال کیچ کر لی گئی ہے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

اس لئے اس نے یہ دھمکی دی ہے" صدر نے کہا۔

"لیکن جناب صدر۔ اس دھمکی سے وہ کیا فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ ظاہر ہے اسے اب باہر سے مزید اسلحہ نہیں مل سکتا اور نہ ہی کوئی مدد مل سکتی ہے" اس بار کرنل داس نے کہا۔

"جو کچھ بھی اس کے ذہن میں ہے۔ ہم بہرحال اسے زندہ پکڑنا چاہتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی بھی صورت میں وہاں تک نہ پہنچ سکے۔ کیونکہ اگر وہ لوگ وہاں پہنچ گئے تو پھر ان کا شیطانی ذہن لامحالہ صادق چکاری کو بچالے جانے کا کوئی نہ کوئی منصوبہ سوچ لے گا۔ آپ لوگ ان دونوں پوائنٹس کو ذہن میں رکھ کر تجاویز پیش کریں۔ یہ کافرستان کے مستقبل کا سوال ہے اس لئے جو کچھ بھی کیا جائے خوب سوچ سمجھ کر کیا جائے" صدر نے کہا تو کمرے میں خاموشی طاری ہو گئی۔

"جناب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ان لوگوں کے اسلحہ ختم ہونے کا انتظار نہیں کرنا چاہئے بلکہ وہاں چھاتہ بردار فوج اتار دی جائے۔" کرنل داس نے کھڑے ہو کر کہا۔

"آپ سب حضرات بیٹھے بیٹھے بات کر سکتے ہیں۔ کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ چھاتہ بردار فوج وہاں اتارنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا لیکن ہمیں رپورٹ ملی ہے کہ ان کے پاس ایسا حساس اسلحہ ہے کہ سینکڑوں چھاتہ برداروں کو وہ فضا میں ہی ہلاک کر سکتے ہیں اور ہم اتنا بڑا رسک نہیں لے سکتے" صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ اگر اس شخص صادق چکاری نے خودکشی کر لی تو پھر ہمارا سارا منصوبہ ناکام ہو جائے گا۔ اس لئے سب سے پہلے تو ہمیں یہ بات یقینی بنانی ہے کہ اسے زندہ گرفتار کیا جائے۔ اس کے لئے میرے ذہن میں ایک تجویز ہے کہ ہم اس گاؤں کا محاصرہ ہٹالیں۔ لازمی بات ہے کہ یہ لوگ وہاں سے نکلنے کی کوشش کریں گے پھر انہیں ایک ایک کر کے پکڑ لیا جائے۔ اس طرح صادق چکاری کو زندہ گرفتار کیا جا سکتا ہے" مادام ریکھا نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح اس کے فرار ہونے کے چانس بڑھ جائیں گے اور اگر اس بار وہ فرار ہو گیا تو پھر کسی صورت ہاتھ نہیں آئے گا۔ فرار ہونے سے بہتر ہے کہ اسے ہلاک کر دیا جائے تاکہ اس کا ذہن آئندہ مشکباریوں کے کام نہ آ سکے" اس بار صدر سے پہلے وزیراعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ اگر انہوں نے واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنی امداد کے لئے کال کیا ہے تو پھر ایسا ہو سکتا ہے کہ ہمارے آدمی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے روپ میں جا کر اس سے ملیں اور اسے گرفتار کر لیں" ایک فوجی کرنل نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔ انہوں نے لازماً آپس میں کوڈ طے کئے ہوئے ہوں گے بلکہ اس طرح تو ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ان کی امداد کرنے کا راستہ خود دے دیں گے" صدر نے یہ تجویز بھی مسترد کرتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"جناب پہاڑی میں سرنگ لگا کر ہمارے آدمی اندر داخل ہو سکتے ہیں اور وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا سکتے ہیں" شاگل نے کہا۔

"ان کے پاس انتہائی جدید گیس ماسک موجود ہیں"۔ وزیراعظم نے جواب دیا تو سب خاموش ہو گئے۔

"کوئی اور تجویز" صدر نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا لیکن سب خاموش بیٹھے رہے۔

"میرے ذہن میں ایک خیال آ رہا ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ان کی مدد کی تو وہ انہیں زندہ باہر نکالنے کے لئے کیا کارروائی کریں گے۔ اگر ہم ایسی کارروائی سوچ لیں تو پھر ہمیں بھی انہیں زندہ گرفتار کرنے کی کوئی تجویز مل جائے گی" صدر نے کہا۔

"جناب شاگل بتا سکتے ہیں۔ یہ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف ہیں" وزیراعظم نے کہا۔

"ہاں شاگل صاحب۔ آپ بتائیں۔ اگر یہی صورتحال پاکیشیا میں ہو اور آپ کو انہیں زندہ باہر نکالنے کا مشن دیا جائے تو آپ کیا کرتے"۔ صدر نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ میرے خیال کے مطابق جو کچھ آپ چاہتے ہیں ایسا موجودہ حالات میں ناممکن ہے۔ یہ مشکباری ہمارے ہاتھ زندہ آنے کی بجائے موت کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس لئے جیسے ہی انہیں یقین ہو جائے گا کہ وہ اب زندہ ہاتھ آجائیں گے وہ اس ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کر دیں گے اور اپنے سب آدمیوں کو ہلاک کر کے خود بھی خودکشی کر لیں گے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ انہیں فوری طور پر بمباری کے ذریعے ہلاک کر دیا جائے۔ جہاں تک ماسٹر پلان کے حصول کا تعلق ہے تو یہ کام کسی اور تنظیم کے لیڈر کو پکڑ کر اس سے معلوم کیا جا سکتا ہے کم از کم اس طرح آئندہ کے لئے تو اس صادق چکاری کی منصوبہ بندی سے کافرستان محفوظ ہو جائے گا"۔ شاگل نے جواب دیا۔

"آپ کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ کو یہ مشن سونپا جائے تو یہ مشن آپ کے لئے ناممکن ہو گا" صدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ناممکن کوئی چیز نہیں ہوا کرتی جناب صدر۔ نتیجہ ہمیشہ حالات واقعات کے مطابق نکلتا ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں پہنچ کر کافرستانی فوجیوں میں سے اپنے قدوقامت کے آدمی پکڑ کر ان کا روپ دھارے گی اور اس کے بعد یہ لوگ صادق چکاری سے رابطہ کر کے اسے کہیں گے کہ وہ انہیں گرفتاری دے دے۔ صادق چکاری کو بھی علم ہو گا کہ وہ اصل کافرستانی فوج کو گرفتاری نہیں دے رہا۔ اس لئے وہ بھی آمادہ ہو جائے گا جبکہ یہ لوگ یا تو کافرستانی فوج کو چکر دے دیں گے کہ انہیں یہ احکامات صدر صاحب یا وزیراعظم صاحب کی طرف سے ملے ہیں اور انہوں نے انہیں زندہ گرفتار کر کے صدر صاحب یا وزیراعظم صاحب کے سامنے پیش کرنا ہے اس طرح وہ فوجی ہیلی کاپٹر میں انہیں بٹھا کر وہاں سے نکل جائیں گے اور اس کے بعد آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ کیا ہو گا"۔ شاگل نے

Admin @ www.hibuddiez.com

کہا تو صدر اور وزیراعظم دونوں کے چہروں پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔ مادام ریکھا اور کرنل واس بھی حیرت بھرے انداز میں شاگل کو دیکھ رہے تھے کیونکہ شاگل نے جو تجویز پیش کی تھی وہ واقعی انتہائی ذہانت آمیز اور قابل عمل تھی۔ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس اس انداز میں انہیں وہاں سے زندہ نکال لے جانے میں کامیاب ہو سکتی تھی۔

"ویری گڈ مسٹر شاگل۔ آپ نے واقعی انتہائی ذہانت سے یہ بات کی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایسا ہی کرے گی۔ ہمیں ان کے سابقہ مشنز کی رپورٹس معلوم ہیں۔ یہ لوگ واقعی اسی انداز میں کام کرتے ہیں"۔ صدر نے تعریف کرتے ہوئے کہا اور شاگل کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"واقعی جناب شاگل نے حیرت انگیز طور پر درست منصوبہ بنایا ہے۔ میرے خیال کے مطابق جناب صدر ہمیں واقعی مسٹر شاگل کی پہلی تجویز پر عمل کرنا چاہئے اور اس صادق چکاری اور اس کے ساتھیوں کو زندہ پکڑنے کی بجائے انہیں ہلاک کر دینا چاہئے۔ ماسٹر پلان کو تو بعد میں بھی ٹریس کیا جا سکتا ہے اور پھر ماسٹر پلان فوری طور پر عمل میں بھی نہیں لایا جا سکتا۔ اس کے لئے لامحالہ کچھ عرصہ انہیں چاہئے۔ اس دوران اسے ٹریس کیا جا سکتا ہے"...... وزیراعظم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کی بات درست ہے۔ واقعی ایسا ہونا چاہئے۔ ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم صادق چکاری کو زندہ پکڑنے کے چکر میں رہ جائیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اسے کسی نہ کسی انداز میں نکال کر لے جائے"۔ صدر نے کہا اور وزیراعظم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جناب۔ ہمارے لئے کیا حکم ہے"...... شاگل نے کہا۔

"جب یہ فیصلہ ہو گیا کہ انہیں تباہ کر دیا جائے تو یہ کام صرف چند منٹوں میں مکمل ہو جائے گا۔ اس لئے اب آپ کی طرف سے کسی اقدام کی ضرورت نہیں رہی۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو آپ سے رابطہ کر لیا جائے گا"۔ صدر نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس کا مطلب تھا کہ میٹنگ برخاست کر دی گئی ہے۔ ان کے اٹھتے ہی وزیراعظم اور باقی افراد بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ اس وقت تک میٹنگ ہال میں موجود رہے جب تک صدر اور وزیراعظم اندرونی دروازے سے واپس نہ چلے گئے۔

"آپ نے انتہائی قابل تحسین انداز میں سیکرٹ سروس کا دفاع کیا ہے مسٹر شاگل"...... ایک کرنل نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شکریہ"...... شاگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آج کا دن تو شاگل کا دن ہے۔ انہوں نے صدر صاحب اور وزیراعظم صاحب کو اپنا فیصلہ تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا"...... مادام ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاگل نے اس کا بھی شکریہ ادا کیا اور پھر وہ سب بھی مخصوص دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

قدرتی انداز میں بنے ہوئے ایک تہہ خانے نما کمرے میں بچھے ہوئے فرش پر تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے جن میں سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تھا جبکہ دو آدمی درمیانے قد اور دبلے پتلے جسم کے مالک تھے۔ ان تینوں کے چہروں پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی صادق چکاری تھا جبکہ دوسرے دو اس کے ساتھی تھے۔ اس کے نائب۔ ان میں سے ایک کا نام ارسلان اور دوسرے کا نام احمد علی تھا۔

"کچھ سوچیں جناب۔ اب تو اسلحہ بہت کم رہ گیا ہے"..... احمد علی نے صادق چکاری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"زندگی میں پہلی بار سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا ہوں لیکن کوئی تجویز سمجھ میں نہیں آ رہی کہ آخر کس طرح یہاں سے نکلا جائے۔ ابھی تو کافرستانی فوج ہمیں زندہ پکڑنا چاہتی ہے۔ اگر انہوں نے گاؤں تباہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تو پھر انہیں چند منٹ لگیں گے"..... صادق چکاری نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس ہماری مدد کے لئے آ رہی ہے۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ وہ لوگ یہاں ہماری مدد کس طرح اور کس انداز میں کریں گے"..... ارسلان نے کہا۔

"میں نے ان کی بے حد تعریفیں سنی ہیں لیکن موجودہ حالات ایسے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ وہ کچھ بھی نہ کر سکیں گے۔ ہمیں خود ہی کچھ سوچنا پڑے گا"..... صادق چکاری نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک ایک سائیڈ پر موجود مستطیل شکل کی مشین سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ تینوں چونک پڑے۔ ارسلان تیزی سے اٹھ کر مشین کی طرف گیا اور اس نے اس کا ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ میں علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم کا لیڈر۔ صادق چکاری سے میری بات کرائی جائے۔ اوور"۔ ایک آواز سنائی دی تو صادق چکاری اٹھا اور مشین جو دراصل ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا، کے قریب پہنچ کر بیٹھ گیا۔

"ہیلو۔ میں صادق چکاری بول رہا ہوں۔ اوور"..... صادق چکاری نے کہا۔

"صادق چکاری صاحب۔ اس ٹرانسمیٹر کی کال کیچ کی جا رہی ہے۔ آپ کافرستانی فوج میں رہے ہیں اس لئے آپ میری بات سمجھ سکتے ہیں۔ آپ تھری ایکس کو فارٹی ایکس میں تبدیل کر کے مجھ سے بات کریں۔ اوور اینڈ آل"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور صادق چکاری

Admin @ www.hibuddiez.com

بے اختیار چونک پڑا

"اوہ۔ اوہ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ واقعی" صادق چکاری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کو آف کیا اور اس کے بعد اس پر موجود مختلف نابوں کو دائیں بائیں مخصوص انداز میں گھمانا شروع کر دیا۔ ان نابوں کے اوپر لگے ہوئے ڈائلوں میں سوئیاں حرکت کرنے لگیں اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ایک بٹن آن کیا تو مشین سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ چند لمحوں بعد سیٹی کی آواز نکلنا بند ہو گئی اور ایک سرخ رنگ کا بلب بھی جل اٹھا۔

"ہیلو ہیلو۔ صادق چکاری کالنگ۔ اوور" صادق چکاری نے ایک اور بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"یس علی عمران بول رہا ہوں۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ نے نہ صرف میری بات سمجھ لی ہے بلکہ اس پر عمل بھی کر لیا ہے۔ اب میری بات غور سے سنیں۔ آپ کے گرد کافرستانی فوج کا سخت ترین گھیرا ہے اور وہ لوگ کسی بھی لمحے آپ کو زندہ پکڑنے کا فیصلہ تبدیل کر سکتے ہیں جبکہ ہمیں آپ تک پہنچنے میں بہرحال وقت لگ جائے گا اور آپ تک پہنچنے کے بعد بھی ہمیں کافرستانی فوج کا گھیرا توڑنے اور آپ کو زندہ باہر نکالنے کے لئے کافی وقت چاہئے۔ اس لئے سب سے پہلے آپ اپنا تحفظ کریں۔ مجھے آپ کے گاؤں اور اس کے گرد پہاڑیوں کے سلسلے میں ایک تفصیلی نقشہ دیا گیا ہے اور مجھے اس گاؤں میں پہلے رہنے والے ایک آدمی سے بھی ملوایا گیا ہے۔ میں نے اپنے طور پر جو کچھ معلوم کیا ہے اس کے مطابق آپ کے پاس وہاں سے خاموشی سے نکل جانے کا ایک راستہ موجود ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے علی عمران نے کہا تو صادق چکاری اور اس کے دونوں ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ وہ تو کئی روز سے اس پوائنٹ پر سوچ سوچ کر تھک گئے تھے لیکن یہ علی عمران بتا رہا تھا کہ اس نے صرف نقشہ دیکھ کر راستہ تلاش کر لیا ہے۔

"آپ تفصیل بتائیں جناب تاکہ ہم بھی سمجھ سکیں۔ اوور"۔ صادق چکاری نے کہا۔

"آپ کے آدمی تنگ درے مارگا پر موجود ہیں۔ انہوں نے اس راستے سے کافرستانی فوجوں کو اندر داخل ہونے سے روکا ہوا ہے جبکہ اس درے کی دونوں چوٹیوں پر کافرستانی فوج کا قبضہ ہے اور انہوں نے وہاں بھاری مشین گنیں نصب کر رکھی ہیں جن کی مسلسل فائرنگ کی وجہ سے آپ کے آدمی تیزی سے شہید ہو رہے ہیں۔ اس درے کے باہر بھی کافرستانی فوج موجود ہے اور وہ بھی باقاعدہ فائرنگ کر رہی ہے تاکہ آپ کو باہر نکلنے سے روکا جا سکے۔ میں درست کہہ رہا ہوں ناں۔ اوور"...... علی عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن اس سے ہمارے باہر نکلنے کا راستہ آپ کو کیسے مل گیا۔ اوور"...... صادق چکاری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ ایسا کریں کہ اس درے کی مشرقی پہاڑی کو سپیشل ایکس بموں سے اڑا دیں۔ اس پہاڑی کے اڑتے ہی اس کے اوپر موجود

Admin @ www.hibuddiez.com

کافرستانی فوج کا دستہ بھی ہلاک ہو جائے گا اور ان کی لاشیں لامحالہ نیچے آگریں گی۔ اس کے ساتھ ہی آپ میزائلوں سے مغربی پہاڑی پر موجود بھاری مشین گنوں کو نشانہ بنائیں۔ اس طرح مشین گنوں کا فائر کچھ وقت کے لئے رک جائے گا اور کافرستانی فوجیوں کو مشرقی پہاڑی پر نیا پوائنٹ بنانے میں بہرحال ایک ڈیڑھ گھنٹہ لگ جائے گا۔ اس ایک ڈیڑھ گھنٹے سے آپ فائدہ اٹھائیں اور اس تباہ شدہ مشرقی پہاڑی پر چڑھ جائیں اور چوٹی پر پہنچ کر چھپ جائیں۔ اپنے ساتھ زیادہ سے زیادہ ایک یا دو آدمی لے جائیں۔ آپ کے باقی ساتھی ویسے ہی کافرستانی فوجیوں سے لڑتے رہیں۔ چوٹی پر پہنچ کر آپ پتھروں کی اوٹ لے لیں۔ جب کافرستانی فوجی نیا اڈہ بنانے کے لئے وہاں پہنچیں تو آپ ان میں سے اپنی قدوقامت کے آدمی منتخب کر کے انہیں ہلاک کریں اور ان کی یونیفارم پہن لیں اور اس طرح دوسری طرف اتر جائیں جیسے آپ ان کے ساتھی ہوں۔ چونکہ ان کے تصور میں بھی نہ ہوگا کہ ایسا ہو سکتا ہے اس لئے وہ فوری طور پر آپ پر شک نہ کر سکیں گے۔ پہاڑی سے نیچے اترنے کے بعد آپ بڑی آسانی سے کھلی جگہ پر کہیں بھی چھپ سکتے ہیں اور کسی طرف بھی فرار ہو سکتے ہیں۔ آپ کافرستانی فوج میں بھی رہے ہیں اس لئے یہ آپریشن آپ کے لئے مشکل ثابت نہ ہوگا۔ اوور" علی عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ واقعی ایک قابل عمل تجویز ہے۔ گو اس کی راہ میں کافی رکاوٹیں ہیں لیکن پھر بھی اس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ اوور" صادق چکاری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ مشن مکمل کریں۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ آپ کی ہلاکت کا فیصلہ کر لیں اور ہاں۔ آپ اپنے ساتھ زیرو فائیو ٹرانسمیٹر لے جائیں۔ اس زیرو فائیو کے ٹرانسمیٹر کے عقبی پچھلے حصے کے درمیان ایک باریک سا سوراخ ہوتا ہے۔ اگر آپ اس سوراخ میں سوئی پن ڈال کر اسے تین بار دائیں اور چار بار بائیں طرف گھمائیں گے تو یہ زیرو فائیو ٹرانسمیٹر پاکیشیائی خلائی ٹرانسمیٹر کی سپیشل ون فریکونسی پر کال نشر کرنا شروع کر دے گا اور اس فریکونسی پر آپ سے میرا رابطہ ہو سکے گا۔ اس طرح کافرستانی فوج اسے کیچ نہ کر سکے گی آپ مشن مکمل ہوتے ہی اس فریکونسی پر مجھ سے رابطہ کریں گے۔ میں اس دوران وہاں پہنچ چکا ہوں گا۔ پھر ہم آپ کو ٹریس کر کے وہاں سے کسی بھی صورت میں ساتھ لے جائیں گے۔ اوور" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ خدا حافظ۔ اوور اینڈ آل"۔ صادق چکاری نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"جلدی کرو۔ ہمیں فوری طور پر اس منصوبے پر عمل کرنا ہے۔ تم دونوں میرے ساتھ جاؤ گے۔ جلدی کرو۔ کمانڈر عبدالرحیم کو بلاؤ تاکہ میں اسے ہدایات دے سکوں"۔ صادق چکاری نے کہا اور احمد علی تیزی سے دوڑتا ہوا اس تہہ خانے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

آزاد وادی مشکبار کے ایک علاقے وادی چنار کے ایک چھوٹے سے گاؤں کے ایک نیم پختہ مکان میں عمران اپنے ساتھیوں صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کے ساتھ موجود تھا۔ وہ ابھی چند لمحے پہلے ہی یہاں پہنچے تھے۔ پاکیشیا سے وہ ایک فوجی ہیلی کاپٹر کے ذریعے پہلے آزاد وادی مشکبار کی ایک فوجی چھاؤنی میں پہنچے اور پھر وہاں سے ایک جیپ کے ذریعے انہیں یہاں پہنچا دیا گیا تھا۔ یہ گاؤں مقبوضہ وادی مشکبار کی سرحد پر تھا اور پروگرام کے مطابق انہوں نے رات کو یہاں سے ایک آدمی کی رہنمائی میں ایک خفیہ راستے سے سرحد میں داخل ہو کر مقبوضہ وادی مشکبار کے ایک سرحدی گاؤں باشن پہنچنا تھا۔ جہاں سے وہ کافرستانی فوج کی یونیفارمز میں اس گاؤں کے قریب واقع ایک چھوٹی فوجی چھاؤنی میں داخل ہو کر وہاں کے آفیسرز کا میک اپ کر کے فوجی ہیلی کاپٹر میں مارگا گاؤں کے قریب بنی ہوئی عارضی فوجی چھاؤنی میں پہنچ جائیں گے اس کے بعد صادق چکاری اور اس کے ساتھیوں کی آزادی کے لئے وہاں کے حالات دیکھ کر مشن مکمل کریں گے۔ اس وقت یہ چاروں اس مکان کے ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان چاروں نے مقامی میک اپ کر رکھا تھا اور ان کے جسموں پر بھی مقامی لباس تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے مارگا گاؤں پہنچنے کے لئے طویل راستہ تجویز نہیں کیا" صفدر نے کہا۔

"تمہیں حالات کا علم نہیں ہے صفدر۔ اس وقت پوری مقبوضہ وادی مشکبار میں فوجی ہیلی کاپٹروں کو انتہائی سختی سے چیک کیا جا رہا ہے اور باقاعدہ خصوصی کوڈ تیار کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ زمینی راستوں پر بھی انتہائی سخت چیکنگ کی جا رہی ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ چیکنگ اور سختی اچانک شروع ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں بہرحال یہ اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس صادق چکاری اور اس کے ساتھیوں کو چھڑوانے کے مشن پر کام کر رہی ہے اور یہ ساری چیکنگ ہمیں روکنے کے لئے کی جا رہی ہے اور ہمارے پاس وقت نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک تو عبداللہ تھا جو انہیں اس مکان میں لے آیا تھا اور جس نے یہاں سے انہیں نکال کر باشن لے جانا تھا۔ یہ مشکباری مجاہد تھا جبکہ دوسرا آدمی بھی مقامی تھا۔ وہ ادھیڑ عمر تھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

جناب ۔ یہ رحمت علی ہے ۔ یہ اس مارگا گاؤں کا رہنے والا ہے ۔ وہاں گروپ ہیڈ کوارٹر بننے کے بعد یہ وہاں سے یہاں آگیا تھا ۔ میں اسے ساتھ لے آیا ہوں کیونکہ یہ اس علاقے کے ایک ایک چپے کو جانتا ہے اور یہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے" عبداللہ نے اپنے ساتھ آنے والے ادھیڑ عمر آدمی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ ایسے آدمی کی مجھے اشد ضرورت تھی ۔ آؤ بیٹھو رحمت علی ۔" عمران نے کہا اور رحمت علی سلام کر کے عمران کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا ۔

"آپ اس سے باتیں کریں ۔ میں آپ کے کھانے کا انتظام کر لوں" عبداللہ نے کہا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ واپس مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا ۔ عمران نے جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے میز پر پھیلا دیا ۔ اس کے بعد اس نے رحمت علی سے نقشے لو سمجھنا شروع کر دیا ۔ اس کے بعد اس نے رحمت علی سے اس گاؤں اور اس کے اردگرد کے علاقے کے بارے میں سوالات شروع کر دیئے رحمت علی واقعی وہاں کے چپے چپے سے واقف تھا اور جیسے جیسے وہ جواب دیتا گیا عمران کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے ۔ اسی لمحے عبداللہ اندر داخل ہوا ۔

"عبداللہ ۔ کیا تمہیں کافرستانی فوج کے گھیرے کے بارے میں تفصیلات کا علم ہے" عمران نے عبداللہ سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"مجھے تو نہیں ہے البتہ ایک آدمی جو کافرستانی فوج میں ہمارا مخبر ہے وہ وہاں موجود ہے ۔ اس سے خصوصی ٹرانسمیٹر کے ذریعے رابطہ ہو سکتا ہے" عبداللہ نے جواب دیا ۔

"کیا یہ کال چیک نہ ہو جائے گی" عمران نے کہا ۔

"جی نہیں ۔ یہ فکسڈ فریکونسی کا خصوصی ٹرانسمیٹر ہے" عبداللہ نے کہا ۔

"لیکن وہ تو دوسرے فوجیوں کے ساتھ موجود ہو گا ۔ اس طرح وہ بات نہ کر سکے گا" عمران نے کہا ۔

"کال ہوتے ہی اس کی کلائی پر موجود گھڑی میں موجود پن اسے چبھنا شروع ہو جائے گی اور وہ سمجھ جائے گا کہ کال آ رہی ہے پھر وہ خود ہی علیحدہ ہو کر کال رسیو کر لے گا" عبداللہ نے کہا ۔

"اوکے ۔ لے آؤ وہ ٹرانسمیٹر اور میری اس سے بات کراؤ اور رحمت علی ۔ تم چاہو تو جا سکتے ہو ۔ عبداللہ اسے انعام دے دینا ۔ اس نے ہماری کافی مدد کی ہے" عمران نے کہا اور عبداللہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں ہی کمرے سے باہر چلے گئے ۔

"کیا بات ہے عمران صاحب ۔ آپ اس آدمی سے بات چیت کے بعد کافی پریشان ہو گئے ہیں" ... صفدر نے کہا ۔

"عمران صاحب کی پریشانی درست ہے ۔ میں نے بھی جو کچھ سنا ہے اس کے مطابق وہاں مشن کی تکمیل تقریباً ناممکن ہے" ..... کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد عبداللہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک فکسڈ فریکونسی کا مخصوص ساخت کا

Admin @ www.hibuddiez.com

ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے عمران کے ساتھ کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس کا بٹن آن کر دیا اور اس پر ایک چھوٹا سا بلب مسلسل جلنے بجھنے لگا۔ عبداللہ خاموش بیٹھا اس بلب کو جلتے بجھتے دیکھتا رہا۔ کچھ دیر بعد بلب ایک جھماکے کے بعد مسلسل جلنے لگا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو عبداللہ نے اس کا ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ عبداللہ بول رہا ہوں پی اے سی۔ تھرٹی ون۔ اوور"۔ عبداللہ نے کہا۔

"یس۔ پی اے سی۔ الیون ون بول رہا ہوں۔ اوور" دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی لیکن بولنے والے کا لہجہ ایسے تھا جیسے آواز دبا کر سرگوشی کے انداز میں بات کر رہا ہو۔

"الیون ون۔ تمہیں معلوم ہے کہ سورج مشرق سے نکلنے والا ہے اوور"۔۔۔ عبداللہ نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ اس کے متعلق کوڈ بنایا گیا ہے۔

"ہاں اور اس کی اطلاع یہاں بھی پہنچ چکی ہے۔ اس لئے ہر طرف نگرانی سخت کر دی گئی ہے۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سورج سے بات کرو اور وہ جو کچھ پوچھیں درست جواب دو اوور"۔۔۔ عبداللہ نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں جواب دیا گیا۔ شاید یہ بات الیون ون کے تصور میں بھی نہ تھی عمران کی اس سے براہ راست گفتگو ہو گی اور پھر عمران نے الیون ون

سے گاؤں کے گرد کافرستانی فوجیوں کے گھیرے کے بارے میں تفصیلی معلومات سوالات کر کے حاصل کرنا شروع کر دیں۔ کافی دیر تک وہ تفصیلی بات چیت کرتا رہا۔ پھر اس نے شکریہ کہہ کر اوور اینڈ آل کہا اور عبداللہ نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"صفدر۔ بیگ میں سے وہ خصوصی ٹرانسمیٹر نکالو" عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر اٹھ کر ایک طرف موجود الماری کی طرف بڑھ گیا جس میں ان کے بیگ موجود تھے جس میں ضروری سامان اور خصوصی ساخت کا اسلحہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اس میں سے ایک چپٹا سا باکس نکال لایا اور اس نے باکس عمران کے ہاتھ میں دے دیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عبداللہ۔ تم کھانے کا انتظام کرو۔ بھوک اب کافی چمک اٹھی ہے" عمران نے کہا تو عبداللہ سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"صفدر۔ دروازے کے باہر جا کر کھڑے ہو جاؤ۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کال کے بارے میں عبداللہ کو بھی معلوم نہ ہو"۔۔۔ عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے باکس پر موجود ایک سوئی کو گھمایا اور پھر ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس بٹن کے اوپر موجود ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ چند لمحوں بعد بلب ایک جھماکے کے بعد مسلسل جلنے لگا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ میں علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سیکرٹ سروس

Admin @ www.hibuddiez.com

کی ٹیم کا لیڈر ۔ صادق چکاری سے میری بات کرائی جائے ۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔ چند لمحوں بعد

"ہیلو ۔ میں صادق چکاری بول رہا ہوں ۔ اوور" ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"صادق چکاری صاحب ۔ اس ٹرانسمیٹر کی کال کیچ کی جا رہی ہے۔ آپ کافرستانی فوج میں رہے ہیں اس لئے آپ میری بات سمجھ سکتے ہیں ۔ آپ تھری ایکس کو فارٹی ایکس میں تبدیل کر کے مجھ سے بات کریں ۔ اوور اینڈ آل" عمران نے کہا اور بٹن آف کر کے باکس کو میز پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہی بلب ایک بار پھر جلنے بجھنے لگا تو عمران کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ کیونکہ صادق چکاری نے جس طرح اس کی بات سمجھ لی تھی اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ واقعی انتہائی ذہین آدمی ہے۔ گو عمران نے اسے حوالہ کافرستانی فوج کا دیا تھا لیکن کوڈ اس نے ایکریمین فوج کے خصوصی ایس ایس کا دیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس فریکونسی کو یہاں کیچ نہیں کیا جا سکتا تھا اور صادق چکاری نے اس کی بات سمجھ کر اس مخصوص فریکونسی پر کال کی تھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔ صادق چکاری کالنگ ۔ اوور" ..... صادق چکاری کی آواز سنائی دی تو عمران نے اسے گاؤں سے نکل جانے کا ایک راستہ بتانا شروع کر دیا۔ وہ بڑی تفصیل سے بات کر رہا تھا۔ کافی دیر تک بات کرنے کے بعد جب صادق چکاری نے اس تجویز پر فوری عمل کرنے کا وعدہ کر لیا اور خدا حافظ اور اوور اینڈ آل کے الفاظ کہہ دیئے تو عمران نے باکس پر موجود بٹن آف کر دیا۔

"عمران صاحب ۔ کیا صادق چکاری اس مشن پر عمل کر لے گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ مشکل ضرور ہے لیکن بہرحال اس پر کوشش کی جا سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن آپ اسے فوری طور پر کیوں نکالنا چاہتے ہیں۔ کیا واقعی کافرستانی فوج اس گاؤں کو تباہ کرنے کا سوچ رہی ہے اور آپ کو کیسے اطلاع مل گئی" کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس الیون ون سے جو تفصیل معلوم ہوئی ہے۔ اس کے بعد یہ سوچا جا سکتا ہے کہ یہ لوگ کسی طرح بھی زندہ صادق چکاری کو نہیں پکڑ سکتے اور انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اطلاع بھی مل چکی ہے۔ اس لئے کسی بھی لمحے وہ اس پورے گاؤں کو تباہ اور صادق چکاری کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ ایک کوشش کر لینی چاہئے ہو سکتا ہے کہ صادق چکاری نکل جانے میں کامیاب ہو جائے ورنہ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ ہمارے وہاں پہنچنے سے پہلے وہ گاؤں کو تباہ کرنے کا فیصلہ کر دیں گے"۔ عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اگر وہ صادق چکاری اس طرح باہر نکل سکتا ہے یا نکل جائے گا تو پھر ہمارے وہاں جانے کا کیا فائدہ"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے

Admin @ www.hibuddiez.com

کہا۔

"یہ تو ایک امکانی تجویز تھی جو میں نے اسے دے دی ہے۔ اگر یہ نکل گیا تو ٹھیک۔ ورنہ ہم وہاں پہنچ کر کوئی اور تجویز سوچیں گے"۔ عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے صفدر اندر آ گیا۔

"عبداللہ نے کہا ہے کہ کھانا تیار ہو گیا ہے۔ کیا اسے کہہ دوں کہ لے آئے"۔۔۔ صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

شاگل سیکرٹ سروس کے مخصوص ہیلی کاپٹر میں سوار کافرستان کے دارالحکومت سے مقبوضہ مشکبار کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ اس کے پیچھے چار فوجی ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر تھے جن میں شاگل کے ایکشن گروپ کے دس افراد سوار تھے۔ چونکہ فوجی ہیلی کاپٹر آرام دہ نہیں ہوتے تھے اس لئے شاگل نے اپنے لئے سیکرٹ سروس کا ہیلی کاپٹر ہی منتخب کیا تھا۔ وہ اس وقت پائلٹ کی سائیڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹ پر ایک نوجوان موجود تھا۔ یہ رام چندر تھا۔ شاگل کا نیا اسسٹنٹ۔ رام چندر ملٹری انٹیلی جنس میں کیپٹن تھا کہ ایک مشن کے دوران اسے ملٹری انٹیلی جنس سے عارضی طور پر سیکرٹ سروس میں شفٹ کیا گیا اور پھر اس کی کارکردگی اور ذہانت دیکھ کر شاگل نے صدر مملکت سے کہہ کر رام چندر کو مستقل طور پر سیکرٹ سروس میں شفٹ کرا لیا تھا۔ رام چندر بہادر، دلیر اور ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ شاگل کی کمزوری

Admin @ www.hibuddiez.com

سے اچھی طرح واقف ہو گیا تھا۔ اس لئے وہ شاگل کا ادب اس طرح کرتا تھا جیسے مرید کسی پیر کا کرتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ شاگل کو وہ پسند آگیا تھا اور اس نے اسے سیکرٹ سروس میں شفٹ کر کے اپنا نمبر ٹو بنا لیا تھا۔ گو صدر مملکت نے میٹنگ برخاست کرنے سے پہلے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ کافرستانی فوج کے ذریعے گاؤں تباہ کرا دیا جائے گا لیکن شاگل نے اپنے آفس واپس پہنچنے پر فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اپنے ایکشن گروپ کے ساتھ وہاں جائے گا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی لامحالہ وہاں پہنچیں گے اور اب وہ صادق چکاری کی موت کے علاوہ وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کا شکار کرنا چاہتا تھا۔

"باس۔ یہ صادق چکاری کسی بم پروف تہہ خانے میں نہ رہتا ہو"۔ اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے رام چندر نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"بم پروف تہہ خانے میں۔ یہ خیال تمہیں کیسے آگیا۔ کیا تم اس گاؤں میں گئے ہو"۔ شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے لفظ ہیڈ کوارٹر سے اندازہ لگایا ہے باس۔ اب عام سے لکڑی کے مکان میں تو ہیڈ کوارٹر نہیں بنایا جا سکتا"...... رام چندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر تو گاؤں تباہ ہو جانے کے باوجود بھی وہ بچ جائے گا۔ چلو ٹھیک ہے۔ اب ہم جا تو رہے ہیں۔ اسے چیک کر لیں گے"...... شاگل نے کہا اور رام چندر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ کیا علی عمران بھی وہاں آئے گا"۔ رام چندر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہاں۔ کیوں"۔ شاگل نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں چاہتا ہوں باس کہ اس عمران کی موت میرے ہاتھوں سے آئے"۔ رام چندر نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ میرے ہاتھوں میں مہندی لگی ہوئی ہے یا تمہارے ہاتھ مجھ سے زیادہ طاقتور اور مضبوط ہیں۔ تم نے یہ بات کیسے کی۔ تم مجھے سر سیڈ کرنا چاہتے ہو۔ تمہیں ایسا سوچنے کی جرأت ہی کیسے ہوئی"۔ شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں ہے باس۔ دراصل عمران آپ کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ یہ تو اس کی قسمت تھی کہ وہ اب تک آپ کے ہاتھوں سے بچتا رہا ہے۔ ورنہ آپ کے ہاتھوں سے تو موت بھی نہیں بچ سکتی۔ میں تو اس لئے کہہ رہا تھا کہ اس کا آپ کے ہاتھوں مرنا اس کے لئے اعزاز کا باعث ہوگا"...... رام چندر نے بڑے مطمئن سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ شاگل کا پوری طرح مزاج شناس ہو گیا تھا اس لئے اب وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں شاگل کو ہینڈل کر لیا کرتا تھا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ پھر تم نے درست سوچا ہے۔ واقعی اس کی

Admin @ www.hibuddiez.com

میرے مقابل کوئی حیثیت نہیں ہے۔ چلو ٹھیک ہے۔ تم اسے ہلاک کر دینا۔ میری طرف سے اجازت ہے" شاگل نے بڑے مطمئن اور نرم لہجے میں کہا اور عقبی نشست پر بیٹھا ہوا رام چندر بے اختیار مسکرا دیا۔

"مارگاؤں تک پہنچنے میں اور کتنا وقت لگے گا" تھوڑی دیر بعد شاگل نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ چار پانچ گھنٹے مزید لگ جائیں گے" پائلٹ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو ابھی کافی وقت ہے۔ اس سے تو بہتر تھا کہ میں جیٹ جہاز پر سفر کر لیتا" شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن رام چندر اور پائلٹ دونوں ہی خاموش رہے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ شاگل کی بات کا کوئی بھی جواب دینا اپنے آپ کو عذاب میں ڈالنے کے مترادف تھا۔ اس لئے انہوں نے خاموشی میں ہی عافیت سمجھی حالانکہ یہ بات دونوں ہی جانتے تھے اور شاگل بھی جانتا تھا کہ جیٹ جہاز سے وہ وادی کے بڑے اڈے پر اترنے اور پھر وہاں سے انہیں جیپوں پر سوار ہو کر مارگاؤں پہنچنا پڑتا اور پہاڑی سفر ہونے کی وجہ سے اس سے زیادہ وقت لگ جاتا جتنا اب ہیلی کاپٹر کے ذریعے لگنا تھا۔ ان کا سفر جاری تھا کہ اچانک خصوصی ٹرانسمیٹر کی سیٹی سنائی دینے لگی تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر سامنے موجود خصوصی ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ تھری ایس کالنگ۔ اوور" بٹن آن ہوتے ہی ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ شاگل بول رہا ہوں۔ اوور" شاگل نے جواب دیا کیونکہ تھری ایس کافرستان سیکرٹ سروس کا ہی رکن تھا جو پہلے سے مارگاؤں کے قریب موجود تھا۔

"باس۔ گاؤں میں موجود افراد نے تنگ درے کی مشرقی پہاڑی کو انتہائی طاقتور بموں سے اڑا دیا ہے اور انہوں نے باہر موجود فوج پر بھی انتہائی خوفناک میزائلوں کی بارش کر دی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے وہ پاگل ہو گئے ہوں۔ آپ نے چونکہ حکم دیا تھا کہ کوئی بھی غیر معمولی بات ہو تو آپ کو فوراً رپورٹ دی جائے اس لئے کال کر رہا ہوں۔ اوور" تھری ایس نے کہا۔

"کیا ابھی گاؤں پر بمباری کا حکم نہیں دیا گیا۔ اوور" ... شاگل نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ ابھی تو معمول کی فائرنگ جاری ہے۔ اوور" دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ان سے خود بات کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل" شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا اور پھر تیزی سے اس پر ایک نئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل کالنگ

Admin @ www.hibuddiez.com

"کرنل شوالا۔ اوور" شاگل نے چیختے ہوئے لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ کرنل چوپڑہ بول رہا ہوں ماؤنٹین ایسٹ سے۔ اوور" چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"میں نے کرنل شوالا کو کال کیا ہے۔ اس سے میری بات کراؤ۔ اوور" شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"وہ ملٹری ایکشن میں مصروف ہیں جناب۔ اس وقت وہ ٹرانسمیٹر تک نہیں آ سکتے۔ آپ نے جو کچھ کہنا ہے مجھے بتا دیں۔ ان تک پہنچا جائے گا۔ اوور" کرنل چوپڑہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ابھی تک حکومت کی طرف سے مارگا گاؤں پر بمباری کا حکم نہیں ملا کرنل شوالا کو۔ اوور" شاگل نے کہا۔

"نہیں جناب۔ پرائم منسٹر صاحب نے کرنل شوالا سے اس بارے میں ڈسکس کی تھی۔ کرنل صاحب نے انہیں یقین دلایا ہے کہ مشکباریوں کی جدوجہد اب دم توڑ رہی ہے اس لئے بمباری کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم ویسے ہی انہیں گرفتار کر لیں گے۔ اوور" کرنل چوپڑہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے تو اطلاع ملی ہے کہ ان گاؤں والوں نے درے کی کوئی پہاڑی اڑا دی ہے اور اب وہ فوج پر میزائل فائر کر رہے ہیں۔ جبکہ تم کہہ رہے ہو کہ ان کی جدوجہد ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اوور"...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آپ کو درست اطلاع ملی ہے لیکن یہ ان کے پاس آخری ہتھیار تھے۔ ہم چونکہ پہلے سے ان ہتھیاروں کے بارے میں جانتے تھے اس لئے ہم نے اس سلسلے میں انتظامات کر رکھے تھے۔ جہاں تک مشرقی پہاڑی والی بات ہے تو اس سے سوائے چند بھاری مشین گنوں اور بیس پچیس جوانوں کی ہلاکت کے اور کوئی نقصان نہیں ہوا اور وہاں اب دوبارہ پوسٹ قائم کی جا رہی ہے کرنل شوالا بھی اسی سلسلے میں مصروف ہیں۔ اوور" کرنل چوپڑہ نے جواب دیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تمہارے پاس کیا اطلاع ہے۔ اوور" شاگل نے ایک اور رخ پر بات کرتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اطلاعات مل چکی ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ایک ٹیم جس میں چار افراد شامل ہیں ایک فوجی ہیلی کاپٹر کے ذریعے دارالحکومت سے پاکیشیا کی وادی مشکبار کی ایک چھاؤنی میں پہنچے ہیں۔ اس کے بعد ان کے بارے میں اطلاع نہیں مل سکی۔ لیکن ہم نے یہاں ان سے نمٹنے اور انہیں پکڑنے اور ہلاک کرنے کے بہت سخت انتظامات کر لئے ہیں۔ اوور"...... کرنل چوپڑہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں بھی پہنچ رہا ہوں۔ پھر انہیں تو میں خود ہی سنبھال لوں گا۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

صادق چکاری چٹانوں کے درمیان رینگتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے جسم سے جگہ جگہ سے خون رس رہا تھا۔ اس کے جسم پر موجود لباس خون سے بھیگا ہوا تھا۔ عمران کی ٹرانسمیٹر پر دی ہوئی تجویز کے مطابق صادق چکاری اپنے دو ساتھیوں سمیت گاؤں سے نکل جانے میں تو کامیاب ہو گیا تھا لیکن درے کے اوپر مشرقی پہاڑی پر پہنچنے کے بعد ان کی توقع کے خلاف وہاں چند زندہ کافرستانی فوجی ابھی تک موجود تھے اور انہوں نے ان تینوں کو اوپر آتے ہی چیک بھی کر لیا تھا۔ اس لئے انہوں نے ان پر فائر کھول دیا۔ صادق چکاری کے دونوں ساتھی تو براہ راست گولیوں کی بوچھاڑ میں وہیں ختم ہو گئے البتہ صادق چکاری شدید زخمی ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ فوجی ان تک پہنچتے۔ صادق چکاری ایک کریک میں داخل ہو کر رینگتا ہوا دوسری طرف نکل گیا۔ اور وہاں اس نے اپنی بچی کچی پوری طاقت خرچ کر کے اس کریک کا راستہ ایک چٹان کو دھکیل کر بند کر دیا۔ اس طرح اب اس کے پیچھے آنے والے فوجی اس کریک کے راستے اس تک نہ پہنچ سکتے تھے اور انہیں اسے تلاش کرنے کے لئے ایک لمبا چکر کاٹ کر دوسری طرف آنا پڑتا۔ اس لئے صادق چکاری کو کچھ وقفہ مل گیا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ گاؤں کے چاروں طرف چپے چپے پر کافرستانی فوجی پھیلے ہوئے ہیں اور ان کا گھیرا توڑ کر نکل جانا اس کے لئے اس حالت میں تقریباً ناممکن تھا۔ اس لئے اس کی فوری خواہش یہی تھی کہ وہ کوئی ایسی پناہ گاہ تلاش کر لے جہاں وہ چھپ سکے تاکہ کچھ طاقت بحال ہو جانے پر وہ یہاں سے نکل جانے کے بارے میں منصوبہ بندی کر سکے اور پھر رینگتے رینگتے اچانک اسے ایک پناہ گاہ نظر آ گئی۔ یہ ایک لمبی اور تنگ سی غار تھی جس کا بیرونی سرا خاصا تنگ تھا۔ وہ گھسٹ کر اس کے اندر داخل ہوا اور پھر اس نے اس کا دہانہ ایک بڑے سے پتھر سے اس طرح بند کر دیا کہ باہر سے دیکھنے والے کو یہ محسوس ہی نہ ہو سکے کہ اندر کوئی آدمی بھی ہے۔ اس کے بعد وہ غار کی دیوار کے ساتھ پشت لگا کر بیٹھ گیا۔ ہلکی ہلکی روشنی دہانے کے رخنوں سے اندر آ رہی تھی۔ اس نے اپنے زخم چیک کرنے شروع کر دیئے اور پھر اسے یہ دیکھ کر خاصی تسلی ہو گئی کہ کوئی گولی جسم کے اندر داخل نہ ہوئی تھی بلکہ اس کے جسم سے لگ کر نکل گئی تھی جس سے زخم تو آ گئے تھے لیکن بہرحال اس کی زندگی کے لئے کوئی فوری خطرہ موجود نہیں تھا۔ اس نے سوچا کہ رات پڑنے تک وہ

Admin @ www.hibuddiez.com

نکلے گا لیکن ابھی رات پڑنے میں کافی
ہیں رہے گا پھر رات کو یہاں سے نکلے گا لیکن ابھی رات پڑنے میں کافی دیر تھی۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں اور سوچنے لگا کہ کیا اس نے اس طرح باہر نکل کر عقلمندی کی ہے یا نہیں کہ اچانک اسے باہر سے آہٹ سی سنائی دی۔ اسے یوں محسوس ہوا کہ جیسے باہر کافی سارے لوگ موجود ہوں۔ اس نے انتہائی پھرتی سے اپنے لباس کے اندر ایک جیب سے ایک فلم رول نکالا اور پھر اسے تیزی سے سائیڈ پر موجود زمین کے اندر موجود ایک سوراخ میں ڈال دیا۔ فلم رول کے کچھ نیچے گرنے کی آواز اسے سنائی دی اور اس نے ایک چھوٹا سا پتھر اٹھا کر اس سوراخ کے دہانے پر رکھ دیا۔ اس کے بعد اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ اس رول میں وادی مشکبار میں کام کرنے والے مشکباری مجاہدوں کے اڈوں، ان کے اسلحے کے سٹورز اور ان کی تفصیلات کے ساتھ ساتھ مشکبار کی آزادی کے ماسٹر پلان کی مکمل تفصیلات اس میں موجود تھیں اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ یہ فلم رول کافرستانی فوجیوں کے ہاتھ لگے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس فلم رول کے ہاتھ آنے کا مطلب پوری وادی مشکبار میں موجود مجاہدین کی گرفتاری اور ان کا قتل عا اور پوری تحریک کا مکمل طور پر خاتمہ ہی ہو سکتا ہے۔ باہر سے آنے والا آہٹیں اب ختم ہو گئی تھیں اس لئے صادق چکاری اب قدرے مطمئن ہو گیا تھا لیکن اس نے فلم رول واپس نہ نکالا تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جب وہ کافرستانی فوج کا گھیرا توڑ کر کسی محفوظ مقام پر پہنچ جائے گا تو پھر واپس آ کر وہ یہاں سے یہ فلم رول حاصل کر لے گا۔ اسے معلوم

تھا کہ محفوظ مقام تک پہنچنے کے لئے اسے ابھی بہت سے مراحل طے کرنے ہیں اس لئے وہ اس فلم رول کو ساتھ نہ رکھنا چاہتا تھا۔ ہیڈ کوارٹر سے نکلتے ہوئے اس نے سوچا تھا کہ اس اہم ترین فلم رول کو جلا دے لیکن اس میں اس قدر قیمتی معلومات موجود تھیں کہ وہ اسے جلانا نہ چاہتا تھا۔ علی عمران نے جو تجویز دی تھی اس کے مطابق اسے یقین تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت آسانی سے کافرستانی فوجیوں کی یونیفارم پہن کر گھیرے سے نکل جائے گا۔ اس لئے وہ یہ فلم رول ساتھ لے آیا تھا لیکن جب اوپر پہنچتے ہی حالات غیر متوقع طور پر تبدیل ہو گئے اور وہ اب زخمی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک لحاظ سے پھنس بھی گیا تھا اس لئے اس نے یہ فلم رول یہاں محفوظ کر دیا تھا۔ گو یہاں پہنچنے کے بعد اس کی تکلیف میں کمی آ گئی تھی لیکن یہاں پہنچنے کا ایک نتیجہ یہ نکلا تھا کہ چونکہ اس کی زندگی بچانے والی جدوجہد تقریباً ختم ہو گئی تھی اس لئے اب اسے شدید کمزوری سی محسوس ہونے لگ گئی تھی اور ذہن پر بار بار نیند یا بے ہوشی کے جھٹکے سے محسوس ہونے لگ گئے تھے لیکن وہ اپنے آپ کو ہوش میں رکھنا چاہتا تھا۔ اس لئے وہ فوراً آنکھیں کھول لیتا اور جسم کو حرکت دینا شروع کر دیتا لیکن پھر اچانک ایک زوردار جھٹکا اس کے ذہن کو لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر جیسے تاریک پردہ سا پھیلتا چلا گیا۔ آخری احساس جو اس کے ذہن میں ابھرا تھا وہ یہی تھا کہ وہ پہلو کے بل زمین پر گر رہا ہے پھر جیسے تاریکی میں جگہ جگہ ستارے سے چمکتے ہیں اس طرح اس کے ذہن میں روشنی کی کرنیں

Admin @ www.hibuddiez.com

ابھرنے لگیں اور آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں اور اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے جسم نے حرکت کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا۔ اس نے سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے منہ سے بے اختیار طویل سانس نکل گیا۔ وہ اس غار کی بجائے جہاں اس نے پناہ لی تھی کسی بڑے سے کمرے میں موجود پلنگ کے اوپر پڑا ہوا تھا۔ اس کی سائیڈ پر لگے ہوئے سٹینڈ میں گلوکوز اور خون کی بوتلیں اور اس کے جسم پر موجود سرخ رنگ کے کمبل سے وہ ایک لمحے میں سمجھ گیا کہ وہ کسی ہسپتال میں موجود ہے اور اسے یہاں باقاعدہ کلپ کر دیا گیا ہے۔

"یہ کون ہو سکتے ہیں۔ کافرستانی فوجی تو مجھے دیکھتے ہی گولی مار دیتے وہ میرا علاج کیوں کراتے۔ یہ یقیناً مجاہدین کا کوئی گروپ ہے لیکن اس کے جسم کو بیڈ سے کلپ کرنے کا مقصد اسے سمجھ نہ آ رہا تھا کیونکہ وہ غار میں بھی دیکھ چکا تھا کہ اس کی نہ ہی کوئی ہڈی ٹوٹی تھی اور نہ ہی اسے کوئی خطرناک زخم آیا تھا۔ اس لئے جسم کو بیڈ سے کلپ کرنے کی بھی اس کے ذہن میں کوئی توجیہہ نہ آ رہی تھی۔ ابھی وہ ذہنی طور پر اسی ادھیڑ بن میں مصروف تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نرس ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئی۔ وہ اسے ہوش میں دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ کو ہوش آ گیا۔ ویری گڈ۔ میں ڈاکٹر کو اطلاع کرتی ہوں" نرس نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

"سنو۔ میری بات سنو" صادق چکاری نے اس سے مخاطب ہو کر کہا لیکن وہ مڑے بغیر تیزی سے دروازے سے باہر نکل گئی اور صادق چکاری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو وہی نرس ایک ڈاکٹر کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔ ڈاکٹر ادھیڑ عمر تھا۔

"آپ کو ہوش آ گیا مسٹر صادق چکاری"..... ڈاکٹر نے قریب آ کر بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے یا چہرے پر کسی قسم کی مسرت کے تاثرات موجود نہ تھے۔

"جی ہاں۔ لیکن میں کہاں ہوں اور کس کی تحویل میں ہوں"۔ صادق چکاری نے پوچھا۔

"تم کافرستانی فوج کی تحویل میں ہو۔ تمہیں ایک غار میں بے ہوش اور زخمی پڑے ہوئے اٹھایا گیا اور پھر فوجی ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں لایا گیا ہے۔ ویسے تو تم اس قدر شدید زخمی نہ تھے لیکن تمہارے سر کے عقبی حصے پر ایسی چوٹ تھی جس کی وجہ سے تمہیں ہوش نہ آ رہا تھا۔ اس کا میں نے علاج کیا اور اب تمہیں ہوش آ گیا ہے"..... ڈاکٹر نے اسی طرح سپاٹ بلکہ قدرے سخت اور کرخت لہجے میں جواب دیا تو صادق چکاری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ آخر کار کافرستانیوں کے ہاتھ لگ ہی گیا۔ اسے اپنا انجام معلوم تھا لیکن اس کے ذہن میں مایوسی نہ ابھری تھی بلکہ اس کے ذہن میں فوراً

Admin @ www.hibuddiez.com

ہی یہ بات آئی تھی کہ اب اسے فرار ہونے کے لئے کوئی ٹھوس منصوبہ بندی کرنا پڑے گی۔ اسی لمحے ڈاکٹر نے گلوکوز میں انجکشن ملایا تو صادق چکاری کا ذہن ایک بار پھر تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا اور پھر جب اسے ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ یہ راڈز والی کرسی تھی اور راڈز اس کے جسم کے گرد اس قدر تنگ تھے کہ وہ کسمسا بھی نہ سکتا تھا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے سامنے بیٹھے ہوئے دو فوجی کرنلوں کو دیکھا جبکہ ایک آدمی ہاتھ میں ایک سرنج اٹھائے پیچھے ہٹ رہا تھا۔ اس کے جسم پر بھی فوجی یونیفارم تھی وہ سمجھ گیا تھا کہ ڈاکٹر نے اسے بے ہوشی کا ٹیکہ لگا دیا تھا اور پھر اسی حالت میں اسے ہسپتال سے یہاں منتقل کیا گیا اور اب اسے کوئی انجکشن لگا کر ہوش میں لایا گیا ہے۔

"تم صادق چکاری مجھے پہچانتے ہو"۔ ایک کرنل نے صادق چکاری سے مخاطب ہو کر کہا تو صادق چکاری نے اسے غور سے دیکھا اور دوسرے لمحے وہ اسے پہچان گیا۔ وہ کرنل شوالا تھا۔ ماؤنٹین ایف کا کرنل۔ صادق چکاری خود بھی ماؤنٹین ایف میں رہا تھا۔ اس وقت شوالا کیپٹن تھا اور براہ راست اس کا نائب تھا جبکہ اب اس کے ستارے بتا رہے تھے کہ وہ کرنل ہے۔

"تم شوالا ہو۔ مبارک ہو۔ کرنل بن گئے ہو"...... صادق چکاری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارا ذہن درست کام کر رہا ہے۔ ویری گڈ ہمارے لئے یہ اچھی اطلاع ہے۔ یہ میرے ساتھی ہیں کرنل چوپڑہ۔ ان کا تعلق بھی ماؤنٹین ایف سے ہے۔ تم نے مارگا گاؤں سے نکلنے کے لئے واقعی حیرت انگیز پلاننگ کی تھی اور ہم تمہاری اس پلاننگ کو آخری لمحے تک نہ سمجھ سکے تھے لیکن جب تمہارے ساتھی مارے گئے تو انہیں پہچان لیا گیا۔ تب تمہارے جسم سے نکلنے والے خون نے ہمیں راستہ بتا دیا لیکن پھر اچانک یہ خون ختم ہو گیا اور ہم تمہیں کھو بیٹھے لیکن ہم نے اس علاقے کو اچھی طرح گھیر لیا۔ پھر کھوجی کتے منگوائے گئے اور انہوں نے اس تنگ سے غار کو تلاش کر لیا جہاں تم موجود تھے لیکن تم غار میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور تمہارے سر کے پچھلے حصے سے خون بہہ رہا تھا۔ تم خاصے زخمی تھے چنانچہ تمہیں وہاں سے اٹھا کر فوجی ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہسپتال لایا گیا اور وہاں تمہارا علاج کیا گیا اور اب تم یہاں موجود ہو"۔ کرنل شوالا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم لوگوں نے میرا علاج کیوں کیا۔ تم کافرستانی تو اپنے دشمنوں سے ایسا سلوک نہیں کیا کرتے۔ تم تو مجھے وہیں غار میں ہی گولی مار دیتے"۔ صادق چکاری نے کہا۔

"ہم تمہیں زندہ پکڑنا چاہتے تھے۔ اسی لئے تو ہم نے مارگا گاؤں پر بمباری نہیں کی تھی کیونکہ تمہارے پاس وہ ماسٹر پلان ہے جو مشکباریوں نے کافرستانی فوج کے خلاف استعمال کرکے وادی پر قبضہ کرنا ہے۔ ہمیں وہ ماسٹر پلان چاہئے"...... کرنل شوالا نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"میرے ساتھیوں کا کیا ہوا" صادق چکاری نے پوچھا۔

"وہ سب ختم ہو گئے۔ جیسے ہی تم فرار ہوئے۔ ہم نے گاؤں پر بمباری کر دی اور اسے مکمل طور پر تہس نہس کر دیا ہے۔ تمہارے ایک بھی آدمی کو زندہ نہیں نکلنے دیا گیا" کرنل شوالا نے بڑے بے رحم اور سفاک سے لہجے میں کہا۔

"تم نے ظاہر ہے میری تلاشی لی ہو گی۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ میں اس ماسٹر پلان کو تعویز بنا کر اپنے گلے میں لٹکائے پھر تا رہتا ہوں۔ اول تو کوئی ماسٹر پلان ہے ہی نہیں۔ یہ سب تمہارا اپنا پروپیگنڈہ ہے اور اگر تھا بھی تو تم نے ہیڈ کوارٹر تباہ کر کے اس کا بھی خاتمہ کر دیا ہے"۔ صادق چکاری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے حیرت ہے کہ تم نے یہ کہہ کر کہ ہاں میرے پاس ماسٹر پلان ہے، اپنی زندگی بچانے کی کوشش نہیں کی"۔۔۔ کرنل شوالا نے کہا تو صادق چکاری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کرنل شوالا۔ تم جانتے ہو کہ میں بھی طویل عرصے تک کافرستانی فوج میں رہا ہوں اور ابھی تم نے جس طرح بے رحمانہ اور سفاکانہ انداز میں میرے ساتھیوں کے خاتمے کی بات کی ہے اس کے بعد تم لوگوں سے زندگی کی امید رکھنا حماقت ہی ہو سکتی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ بہرحال تم نے مجھے ہلاک کر دینا ہے تو پھر آج کیا اور کل کیا۔ ہم مسلمان موت سے نہیں ڈرا کرتے۔ اس زندگی سے زیادہ ہمیں آنے والی زندگی بہتر لگتی ہے"۔ صادق چکاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہاری موت آسان نہیں ہو گی صادق چکاری۔ تم کافرستان کے قومی مجرم ہو۔ تم نے جتنا نقصان کافرستان کو پہنچایا ہے اس کا تم سے گن گن کر بدلہ لیا جائے گا اور تمہیں جینے بھی نہ دیں گے اور مرنے بھی نہ دیں گے" کرنل شوالا نے بڑے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا جو جی چاہے کر لو۔ میں تمہاری طرف سے ہر طرح کا عذاب سہنے کے لئے تیار ہوں۔ جو کچھ میں نے کیا ہے وہ میرا فرض تھا اور فرض کی ادائیگی کے بعد مجھے اب کسی سے کوئی گلہ نہیں ہے"۔۔۔۔ صادق چکاری نے ٹھوس لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہارے ذہن کی جدید ترین مشینری سے چیکنگ کی ہے۔ تمہارے لاشعور نے بتایا ہے کہ تم جب اپنے ہیڈ کوارٹر سے فرار ہوئے تھے تو تمہارے پاس ایک فلم رول تھا جس میں پوری وادی مشکبار میں پھیلے ہوئے مشکباری مجاہدین کے بارے میں تفصیلات، اڈے اور اسلحے کے سٹورز، مخبروں کے نام اور ماسٹر پلان کے بارے میں مکمل تفصیلات موجود تھیں۔ لیکن تمہارے ذہن نے یہ نہیں بتایا کہ وہ فلم رول تم نے کہاں رکھا ہے۔ ہم نے درے سے لے کر اس غار تک کے پورے راستے اور علاقے کو مشینری سے چیک کیا ہے لیکن وہ فلم رول نہیں مل سکا اور نہ ہی وہ تمہارے پاس موجود ہے۔ ہمیں وہ فلم رول چاہئے"۔۔۔۔۔ کرنل شوالا نے کہا تو صادق چکاری بے اختیار ہنس پڑا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"تم احمق ہو کرنل شوالا۔ بھلا تم خود سوچو۔ میں احمق ہوں کہ ایسی معلومات ایک جگہ اکٹھی کروں گا اور پھر اسے ساتھ اٹھائے پھروں گا۔ میرے ذہن میں یہ خیال آیا تھا کہ ایسی معلومات کو میں مائیکرو فلم میں تبدیل کر دوں لیکن میں کافی عرصے تک اس بارے میں سوچتا رہا لیکن پھر میں نے یہ ارادہ ترک کر دیا۔ اس لئے کہ یہ انتہائی خطرناک تھا۔ یہ فلم رول اگر تمہارے ہاتھ لگ جاتا تو وادی مشکبار میں ایک مجاہد بھی زندہ نہ بچتا۔ ظاہر ہے یہ بات میرے لاشعور میں موجود تھی اور تمہاری مشین نے لاشعور میں موجود اس بات کو ٹریس کر لیا۔ لیکن حقیقت میں ایسے کسی فلم رول کا وجود نہیں ہے۔ اگر ہوتا تو ظاہر ہے میں نے اسے نگل تو نہیں لیا تھا"۔۔۔ صادق چکاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم نے تمہارے ذہن کے ساتھ ساتھ تمہارے جسم کی بھی مکمل سکریننگ کی ہے لیکن وہ فلم رول نہیں مل سکا"۔ کرنل شوالا نے کہا۔

"وہ ہوگا تو ملے گا تمہیں"۔ صادق چکاری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کا وجود ہے صادق چکاری۔ یہ بات سو فیصد طے شدہ ہے کیونکہ بمباری کے بعد جب تمہارے ہیڈ کوارٹر کی تلاشی لی گئی جو بم پروف ہونے کی وجہ سے صحیح سالم تھا تو وہاں سے وہ کمپیوٹر مل گیا جو تم استعمال کرتے تھے۔ گو کمپیوٹر کی میموری واش ہو چکی تھی لیکن ماہرین نے اس خصوصی ساخت کے کمپیوٹر کو چیک کر کے یہ معلوم کر لیا ہے کہ اس کمپیوٹر پر موجود تمام معلومات تم نے ایک فلم رول میں بند کر لی ہیں اور کمپیوٹر کی میموری صاف کر دی۔ اس کے علاوہ وہاں سے کاغذات کی راکھ بھی کثیر تعداد میں ملی ہے۔ اس کے علاوہ تمہارا ایک ساتھی بھی شدید زخمی حالت میں ہمیں مل گیا۔ اس نے مرنے سے پہلے بتایا ہے کہ تم نے اس کے سامنے کمپیوٹر سے سب کچھ ایک فلم رول میں منتقل کیا اور پھر کمپیوٹر کو واش کر کے تم نے وہ فلم رول اپنے لباس کی اندرونی جیب میں رکھ لیا اور پھر اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ گاؤں سے نکل گئے۔ ان تمام شہادتوں کے بعد یہ بات تو طے شدہ ہے کہ وہ فلم رول تم وہاں سے لے کر چلے تھے لیکن پھر وہ کہاں گیا۔ اب یہ بات تم نے ہمیں بتانی ہے"۔ کرنل شوالا نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھو۔ میں تو اس گاؤں سے نکل کر زخمی حالت میں رینگتا ہوا قریب ہی غار میں جا کر بے ہوش ہو گیا تھا اور وہاں سے یہاں اب تک تمہارے قبضے میں رہا ہوں۔ اگر ایسا رول ہوتا تو لامحالہ تمہیں مل جاتا۔ تم خواہ مخواہ ایک بات فرض کئے ہوئے ہو"۔۔۔۔ صادق چکاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم ایک بار پھر وہاں کوشش کرتے ہیں۔ اگر فلم رول مل گیا تو تمہیں آسان موت میسر آجائے گی ورنہ پھر شاید تمہیں ایسے عذاب سے گزرنا پڑے گا کہ جس کا تصور بھی تمہارے ذہن میں نہ ہو"۔۔۔۔ کرنل شوالا نے کہا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب میں مزید کچھ نہیں کہوں گا۔ جو تمہاری مرضی آئے کرتے

Admin @ www.hibuddiez.com

رہو" صادق چکاری نے کہا لیکن وہ مسلسل یہ سوچ رہا تھا کہ آخر وہ فلم رول انہیں اس سوراخ سے کیوں نہ مل سکا جبکہ انہوں نے دہار مشینوں سے چیکنگ کی ہے۔ ایسی صورت میں تو انہیں وہ فلم رول مل جانا چاہئے تھا۔ اسے اچھی طرح یاد تھا کہ اس نے فلم رول سوراخ میں رکھ کر سوراخ کا منہ پتھر سے بند کر دیا تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ ذہن کو چیک کرنے والی مشین نے اس بات کو چیک کیوں نہیں کیا کہ اس نے فلم رول اس سوراخ میں ڈال دیا تھا۔ اس کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ چونکہ اس وقت اس کے ذہن پر بار بار تاریکی جھپٹ رہی تھی اس لئے وہ یقیناً نیم مدہوشی کے عالم میں تھا۔ اس لئے شعور سے یہ بات لاشعور تک پہنچ ہی نہیں سکتی تھی اور اس کے لاشعور کو چیک کرنے والی مشین کو اصل حقیقت کا علم نہ ہو سکا۔

"اسے انجکشن لگا دو کرنل چوہڑہ کیونکہ یہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ اگر یہ ہوش میں رہا تو یہاں سے فرار بھی ہو سکتا ہے یا خودکشی بھی کر سکتا ہے"۔ کرنل شوالا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کرنل چوہڑہ نے جیب سے ایک سرنج نکالی اس کی سوئی پر لگی ہوئی کیپ ہٹائی اور آگے بڑھ کر اس نے سوئی بڑی بے دردی سے صادق چکاری کے بازو میں اتار دی۔ ایک لمحے کے لئے تو صادق چکاری کے جسم میں درد کی تیز لہر سی دوڑتی چلی گئی لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن ایک بار پھر تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ابھی اس سرحدی گاؤں والے مکان میں موجود تھا۔ عبداللہ یہاں سے نکلنے کے آخری انتظامات کا جائزہ لینے گیا ہوا تھا اور وہ چاروں سرحد عبور کرنے کے لئے تیار بیٹھے تھے کہ اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور عبداللہ وحشت زدہ انداز میں اندر داخل ہو گیا۔

"غضب ہو گیا جناب صادق چکاری کافرستانی فوجیوں کے ہاتھ لگ گیا ہے" عبداللہ نے متوحش سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھیوں کے چہرے بھی بگڑ سے گئے تھے۔

"کیسے۔ کب۔ کس طرح اطلاع ملی تمہیں۔ کیا ہوا ہے"۔ عمران نے انتہائی بے چین اور مضطرب سے لہجے میں پوچھا۔

"ایک منٹ۔ میں ابھی آیا" عبداللہ نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا تو عمران واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال پھیل گیا تھا۔

"پھر تو مشن ہی ختم ہو گیا" صفدر نے کہا۔

"تم نے اسے باہر نکلنے کی جو تجویز بتائی تھی یہ اسی کا نتیجہ ہو گا" تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن عمران خاموش رہا۔ چند لمحوں بعد عبداللہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں وہی خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا جس سے اس نے پہلے مارگا گاؤں کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے کافرستانی فوجیوں میں اپنے مخبر الیون ون سے خود بھی بات کی تھی اور عمران کی بھی بات کرائی تھی۔ اس نے ٹرانسمیٹر میز پر رکھا اور اس کا بٹن آن کر کے وہ خود بھی خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ پہلے کی طرح ہی بگڑا ہوا تھا۔ بٹن آن ہوتے ہی ٹرانسمیٹر پر ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ کافی دیر تک یہ بلب اسی انداز میں جلتا رہا۔ پھر اچانک ایک جھماکے کے بعد وہ مسلسل جلنے لگا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ عبداللہ نے ٹرانسمیٹر کا ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ عبداللہ بول رہا ہوں بی اے سی تھرٹی ون اوور" ۔ عبداللہ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ بی اے سی الیون ون بول رہا ہوں۔ اوور" ... دوسری طرف سے وہی آواز سنائی دی جس سے پہلے بات چیت ہوتی رہی تھی۔

"الیون ون۔ سرخ شاہین کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ اوور" ... عبداللہ نے کہا۔

"وہ کرنل شوالا کے ہاتھ لگ گیا ہے۔ انہوں نے انتہائی خوبصورت انداز میں کافرستانی فوج کو ڈاج دے کر گاؤں سے نکلنے کی کوشش کی۔ پہلے سرخ شاہین نے تنگ درے کی مشرقی پہاڑی کو بموں سے اڑا دیا۔ اس طرح اس کے اوپر موجود مشین گن پوسٹ تباہ ہو گئی۔ پھر مغربی پہاڑی پر اور باہر فوج پر انتہائی خوفناک میزائلوں کی بارش کر دی گئی۔ اس دوران سرخ شاہین اپنے دو ساتھیوں سمیت تباہ شدہ مشرقی پہاڑی والے حصے سے باہر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے لیکن وہاں پوری مشین گن پوسٹ تباہ نہ ہوئی تھی۔ وہاں چار مسلح فوجی ابھی موجود تھے۔ ان سے ان کا ٹکراؤ ہو گیا۔ انہوں نے ان پر فائر کھول دیا۔ سرخ شاہین کے دو ساتھی تو وہیں ہلاک ہو گئے جبکہ سرخ شاہین زخمی ہونے کے باوجود وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کا پیچھا کیا گیا لیکن وہ غائب ہو گیا تھا۔ اس کے جسم سے نکلنے والے خون کے نشانات آگے جا کر غائب ہو گئے تھے۔ کرنل شوالا کو جب اس کی اطلاع ملی تو اس نے پورے علاقے کو گھیر لیا اور پھر کھوجی کتے منگوائے گئے۔ ان کھوجی کتوں نے خون کی بو سونگھ کر ایک تنگ سی غار میں سرخ شاہین کو بے ہوشی کے عالم میں تلاش کر لیا۔ اس کے سر کے عقبی حصے میں شدید چوٹ لگی تھی اور وہ بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اسے وہاں سے اٹھا لیا گیا اور پھر ایک فوجی ہیلی کاپٹر کے ذریعے کسی قریبی ہسپتال لے جایا گیا جبکہ گاؤں پر خوفناک بمباری کر کے اسے تباہ کر دیا گیا۔ اس کے بعد زیر زمین بم پروف ہیڈ کوارٹر کو بھی ٹریس کر لیا گیا اور

Admin @ www.hibuddiez.com

فوجی ماہرین نے اسے چیک کیا لیکن وہاں سے کاغذات کی راکھ کے علاوہ اور کچھ نہ ملا۔ البتہ وہاں سے ایک جدید ساخت کا کمپیوٹر ملا جس کی میموری واش کر دی گئی تھی لیکن ماہرین نے اسے چیک کیا تو پتہ چلا کہ کمپیوٹر میں موجود تمام معلومات کو کسی فلم رول میں منتقل کر لیا گیا ہے لیکن فلم رول ہیڈ کوارٹر سے نہ مل سکا تو ایک شدید زخمی آدمی سے اس بارے میں معلومات حاصل کی گئیں۔ اس نے بتایا کہ سرخ شاہین نے کمپیوٹر میں موجود تمام معلومات جن میں مشکباری مجاہدین کے لیڈروں اور تنظیموں کے بارے میں، ان کے خفیہ اڈوں اور ان کے خفیہ اسلحہ کے سٹوروں کی تفصیل کے ساتھ ساتھ فائنل ماسٹر پلان اس کے سامنے سرخ شاہین نے کمپیوٹر سے ایک فلم رول میں منتقل کیا اور پھر کمپیوٹر کی میموری واش کر کے وہ یہ فلم رول جیب میں ڈال کر چلا گیا۔ اس زخمی نے بتایا کہ وہاں سے نکلنے کے لئے کیا ترکیب استعمال کی گئی اور پھر اس نے بتایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی عمران نے ٹرانسمیٹر پر سرخ شاہین کو یہ تجویز بتائی تھی لیکن سرخ شاہین سے وہ فلم رول نہ مل سکا تو پھر اس کے ہیڈ کوارٹر سے لے کر اس غار تک جہاں سے وہ ملا تھا اور ارد گرد کے تمام علاقے کو انتہائی جدید ترین مشینری سے چیک کیا گیا لیکن وہ فلم رول نہیں مل سکا۔ اوور"۔ ایلون ون نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

ہیلو۔ ایلون ون۔ میں سورج بول رہا ہوں۔ اوور"..... عمران نے عبدات کو ہاتھ کے اشارے سے خاموش رہنے کا کہہ کر خود بات کرنا شروع کر دی۔

"یس سر۔ اوور"..... دوسری طرف سے ایلون ون نے کہا۔

"سرخ شاہین کو کہاں لے جایا گیا ہے۔ اوور"..... عمران نے پوچھا۔

"معلوم نہیں جناب۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ اسے کسی ہسپتال میں لے جایا گیا ہے۔ اوور"..... ایلون ون نے جواب دیا۔

"کرنل شوالا کون ہے۔ اوور"..... عمران نے پوچھا۔

"اس مشن کا انچارج کمانڈر ہے۔ ماؤنٹین ایف کا کرنل ہے۔ اوور"..... ایلون ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فوجیوں کے علاوہ بھی کوئی ایجنسی وہاں موجود ہے یا نہیں۔ اوور"..... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف اپنے ایکشن گروپ کے ساتھ ہیلی کاپٹر پر اس وقت پہنچا تھا جب گاؤں بمباری سے تباہ کر دیا گیا تھا اور سرخ شاہین کو غار سے اٹھا کر ہسپتال پہنچا دیا گیا تھا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ چیف شاگل نے سرخ شاہین کو اپنی تحویل میں لینا چاہا لیکن کرنل شوالا نے انکار کر دیا۔ جس پر بات پرائم منسٹر تک پہنچ گئی اور پھر پرائم منسٹر کے حکم پر سرخ شاہین کو کرنل شوالا کی ہی تحویل میں رکھا گیا اور چیف شاگل اپنے ساتھیوں سمیت واپس کافرستان چلے گئے ہیں۔ اوور"..... ایلون ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس ہسپتال کو ٹریس کر سکتے ہو۔ اوور"..... عمران نے

کہا۔

"نہیں جناب۔ اس کا علم صرف کرنل شوالا اور کرنل چوپڑہ ہے۔ کرنل چوپڑہ ہیلی کاپٹر کو پائلٹ کر رہے تھے۔ کرنل شوالا ساتھ گئے تھے اس کے علاوہ کسی اور کو علم نہیں ہے۔ اوور"۔ الیون ون نے جواب دیا۔

"اب گاؤں کے گھیرے کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"باقی سب چلے گئے ہیں صرف ایک کمپنی ماؤنٹین ایف کی باقی رہ گئی ہے۔ اوور"۔ الیون ون نے کہا۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"وہیں سے جناب۔ میرا تعلق بھی ماؤنٹین ایف سے ہی ہے۔ اوور"۔ الیون ون نے جواب دیا۔

"کرنل شوالا کی رہائش گاہ کہاں ہے۔ اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"ماؤنٹین ایف ساپور چھاؤنی میں تعینات ہے جناب۔ کرنل شوالا اس چھاؤنی کے انچارج ہیں۔ وہیں چھاؤنی کے اندر ہی علیحدہ آفیسرز کالونی موجود ہے جس کی کوٹھی نمبر ایک میں کرنل شوالا رہتے ہیں۔ اوور"۔ الیون ون نے جواب دیا۔

"اس کے بیوی بچوں کے بارے میں کچھ جانتے ہو۔ اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"ان کی بیوی تو دماغی طور پر تندرست نہیں ہے۔ صرف ایک بیٹی ہے جس کا نام مورتی ہے۔ وہ یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔ کارگل یونیورسٹی میں۔ یہ سری نگری کی سب سے مشہور یونیورسٹی ہے جناب اوور"۔ الیون ون نے کہا۔

"کس کلاس میں ہے۔ اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ ویسے جوان لڑکی ہے۔ کسی بڑی کلاس میں ہی پڑھتی ہو گی۔ اوور"۔ الیون ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ وہیں یونیورسٹی میں ہی رہتی ہے یا علیحدہ رہتی ہے۔ اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"اس کا مجھے علم نہیں ہے جناب۔ اوور"۔۔۔ الیون ون نے جواب دیا اور عمران نے اوکے اینڈ اوور آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔

"ہاں۔ اب یہی حل ہے"۔۔۔ چند لمحوں بعد عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"کیا"۔۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"ہمیں سری نگری پہنچنا ہے۔ وہاں سے کرنل شوالا کی لڑکی مورتی کو اپنی تحویل میں لے کر اس کرنل شوالا کو قابو میں کرنا ہے۔ اس کے بعد ہی ہم صادق چکاری کو ان کی تحویل سے چھڑوا سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے تو کافی وقت چاہئے عمران صاحب۔ جبکہ صادق چکاری کی زندگی تو خطرے میں ہو گی۔ اسے تو کسی بھی لمحے ہلاک کیا جا

Admin @ www.hibuddiez.com

سکتا ہے" صفدر نے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو معلوم نہیں ہے کہ صادق چکاری کو کہاں رکھا گیا ہے۔ عمران ٹھیک کہتا ہے۔ جب تک یہ کرنل شوالا قابو میں نہیں آئے گا اس وقت تک صادق چکاری کا پتہ نہیں چل سکتا" تنویر نے عمران کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ صادق چکاری ساپور چھاؤنی کے ہسپتال میں موجود ہوگا" اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں چونک پڑے۔

"میرا بھی یہی خیال ہے کیونکہ فوجیوں کی واقعی یہی نفسیات ہوتی ہیں لیکن ساپور چھاؤنی بہت بڑی چھاؤنی ہے اور اس وقت وہاں ریڈ الرٹ ہو چکا ہوگا اور ہمارے پاس کوئی ماورائی طاقتیں نہیں ہیں کہ ہم چھاؤنی میں گھس کر صادق چکاری کو وہاں سے نکال لائیں" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ وقت طویل منصوبہ بندی کا نہیں ہے ورنہ صادق چکاری کو یقیناً ہلاک کر دیا جائے گا۔ ہمیں فوری طور پر ایکشن لینا چاہئے" صفدر نے کہا۔ اس وقت وہ تنویر سے بھی زیادہ ڈائریکٹ ایکشن کا قائل نظر آ رہا تھا۔

"عبداللہ۔ کیا تم کبھی صادق چکاری سے ملے ہو" عمران نے خاموش بیٹھے ہوئے عبداللہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ دو بار مل چکا ہوں" عبداللہ نے جواب دیا تو عمران چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"اس کے حلیے اور قد و قامت کے بارے میں تفصیل بتاؤ" عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"آپ کے ساتھی صفدر جیسا قد و قامت ہے۔ جہاں تک حلیے کا تعلق ہے اگر آپ کہیں تو میں ان کا ایک فوٹو آپ کو دکھا سکتا ہوں" عبداللہ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"فوٹو ہے تمہارے پاس" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ صادق چکاری صاحب ہیڈ کوارٹر سے پہلے ہمارے گروپ کے لیڈر تھے اور میں ان کا نائب تھا۔ ویسے بھی وہ میرے کافی گہرے دوست ہیں" عبداللہ نے کہا۔

"جلدی لے آؤ فوٹو۔ فوراً" عمران نے کہا اور عبداللہ سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"آپ کے ذہن میں کیا پلاننگ آئی ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"صادق چکاری کی زندگی فوری طور پر بچانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ نقلی صادق چکاری کو سامنے لایا جائے۔ اس طرح اصلی اور نقلی کا فرق ڈال کر انہیں الجھا دیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن نقلی صادق چکاری کہاں موجود رہے گا اور کیسے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے لئے شاگل تک یہ بات پہنچانی پڑے گی"...... عمران نے

Admin @ www.hibuddiez.com

گول مول سا جواب دیا۔ اسی لئے عبداللہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک فوٹو موجود تھا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے فوٹو لیا تو اس نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا۔ فوٹو میں عبداللہ کے ساتھ ایک آدمی تھا جس کا قد وقامت صفدر جیسا ہی تھا۔

"اوکے۔ صفدر یہ فوٹو لو اور اپنے چہرے پر صادق چکاری کا میک اپ کرو۔ جلدی کرو۔ میں شاگل تک اس بات کو پہنچاتا ہوں"۔ عمران نے فوٹو صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور صفدر نے فوٹو لیا اور اٹھ کر وہ اپنے بیگ کی طرف بڑھ گیا۔ جس میں میک اپ کا خصوصی سامان موجود تھا۔

"عبداللہ۔ اس مارگا گاؤں سے قریب کوئی سپاٹ ایسا تھا جہاں مشکباری مجاہدوں کا کوئی خفیہ اڈہ ہو" عمران نے عبداللہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آدی پہاڑی کے قریب ایسا خفیہ اڈہ موجود ہے عمران صاحب۔ یہ آدی پہاڑی مارگا گاؤں سے تقریباً پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر صافی چھاؤنی کے قریب واقع ہے اور اس پہاڑی سے اس چھاؤنی پر اکثر حملے بھی ہوتے رہتے ہیں۔ اس اڈے کا علم کافرستانی فوج کو بھی ہے۔ لیکن وہ آج تک اس اڈے کو ٹریس نہیں کر سکے"..... عبداللہ نے کہا۔

"اس اڈے کا انچارج کون ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"کمانڈر ابو یوسف"..... عبداللہ نے جواب دیا۔

"کیا تم کمانڈر ابو یوسف سے میری بات کرا سکتے ہو"..... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ لیکن ٹرانسمیٹر پر ہی ہوگی"..... عبداللہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ لے آؤ ٹرانسمیٹر"..... عمران نے کہا تو عبداللہ اٹھ کر ایک بار پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک خصوصی ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کو میز پر رکھا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ عمران غور سے فریکونسی کو دیکھتا رہا۔

"ہیلو ہیلو۔ بی اے سی تھرٹی ون کالنگ۔ اوور"..... عبداللہ نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا کر بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ بی اے سی۔ فارٹی فارٹی اٹنڈنگ یو۔ اوور"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"فارٹی فارٹی۔ تمہیں معلوم ہے کہ سورج مشرق سے نکلتا ہے۔ اوور"۔ عبداللہ نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب تو سورج کے نکلنے کا سکوپ ہی باقی نہیں رہا۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سورج سے بات کرو۔ پھر وہ تمہیں خود ہی بتا دے گا کہ کیا ہونا ہے۔ اوور"..... عبداللہ نے کہا۔

"ہیلو فارٹی فارٹی۔ میں سورج بول رہا ہوں۔ اوور"..... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ حکم فرمایئے۔ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم نے آپ کے

Admin @ www.mibuddiez.com

ساتھ ہر ممکن تعاون کرنا ہے۔ اوور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ ٹارگٹ ہٹ کر دیا گیا ہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ اسی لئے تو میں نے تھرڈ دن سے کہا تھا کہ اب سور نکلنے کا سکوپ ختم ہو گیا ہے۔ اوور" ابو یوسف نے جواب دیا۔

"مایوس ہونے والی کوئی بات نہیں۔ ہم نے بھی ہر صورت میں ٹارگٹ کو ہٹ کرنا ہے اور ابھی ٹارگٹ میں جان باقی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ ٹارگٹ کی اس جان کو قائم رکھنے کے لئے دوسرا ٹارگٹ سامنے لایا جائے اور اسے آپ کے اڈے میں پہنچایا جائے تاکہ وہ لوگ الجھن میں پھنس جائیں اور ہمیں اصل ٹارگٹ ہٹ کرنے کا وقت مل جائے گا۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ مگر اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا جناب۔ کیونکہ میری اطلاع کے مطابق ٹارگٹ کو گاؤں سے ساپور چھاؤنی لے جایا گیا ہے۔ وہاں ان کا علاج کیا گیا ہے اور پھر مشینری کے ذریعے ان کے ذہن کی چیکنگ کی گئی ہے۔ اس طرح انہیں یہ بات تو معلوم ہو گئی ہے کہ وہ اصل ٹارگٹ ہے لیکن ان کے پاس کوئی فلم رول تھا جو انہیں نہیں مل رہا۔ اس لئے انہوں نے انہیں قید میں رکھا ہوا ہے اور اب وہ فلم رول ٹریس کیا جا رہا ہے۔ اس کے لئے انتہائی جدید ترین مشینری مارگ گاؤں کے قریب لائی جا رہی ہے۔ یہ مشینری اس قدر جدید ہے کہ یہ ہمارا سپاٹ بھی چیک کر سکتی ہے۔ اس لئے ہم اپنا سپاٹ کلوز کر کے فوری طور پر یہاں سے شفٹ ہو رہے ہیں۔ اوور"۔ ابو یوسف نے جواب دیا۔

"تمہیں کس طرح ان باتوں کا پتہ چلا ہے۔ اوور" عمران نے پوچھا۔

"ساپور چھاؤنی میں میرا ایک خاص آدمی موجود ہے جناب۔ اس نے مجھے خفیہ اطلاع بھجوائی ہے تاکہ ہم اپنا سپاٹ بچا لیں۔ اوور"۔ ابو یوسف نے جواب دیا۔

"کیا یہ تمہارا آدمی چھاؤنی سے ٹارگٹ کو برآمد کرانے میں مدد دے سکتا ہے۔ اوور" عمران نے پوچھا۔

"اس چھاؤنی میں انتظامات انتہائی سخت کر دیئے گئے ہیں۔ بہرحال اس سے مدد لی جا سکتی ہے اگر وہ کر سکا تو۔ اوور"۔۔۔ ابو یوسف نے جواب دیا۔

"اس سے براہ راست رابطہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اوور" عمران نے پوچھا۔

"وہ چھاؤنی کے مواصلاتی نظام کا انچارج ہے۔ کیپٹن نرائن اس کا اصل نام ہے۔ اگر آپ اس چھاؤنی کی جنرل فریکوئنسی پر کال کریں تو کیپٹن نرائن ہی کال اٹنڈ کرے گا۔ اس کا کوڈ اسلم ہے۔ آپ کہیں کہ آپ نے کیپٹن اسلم سے بات کرنی ہے تو وہ سمجھ جائے گا اور پھر وہ خود ہی ٹرانسمیٹر کال کو محفوظ کر لے گا۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

Admin @ www.[redacted]hibuddiez.com

"کیا فریکونسی ہے۔ اوور" عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے فریکونسی بتادی گئی۔

"کیا آپ اسے میرے متعلق بریف کر سکتے ہیں۔ اوور" عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیوں نہیں۔ آپ دس منٹ بعد اسے کال کریں۔ میں اس دوران اسے بریف کر دوں گا۔ وہ ہمارا خاص آدمی ہے۔ آپ بے فکر ہو کر اس سے بات کریں۔ اوور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ میں دس منٹ بعد اسے کال کروں گا۔ اوور اینڈ آل" عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر دس منٹ بعد اس نے ٹرانسمیٹر پر ابو یوسف کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ اوور"۔ عمران نے بغیر کوئی نام لئے کہا۔

"یس کیپٹن نرائن بول رہا ہوں۔ اوور" دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"کیپٹن اسلم سے بات کرنی ہے اوور"۔ عمران نے کہا۔

"اچھا۔ ایک منٹ ہولڈ کیجئے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں۔ مجھے فارٹی فارٹی کی کال مل چکی ہے۔ اوور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیپٹن۔ آپ کی چھاؤنی میں صادق چکاری کو رکھا گیا ہے۔ کیا یہ درست ہے۔ اوور"..... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ سرخ شاہین اس وقت چھاؤنی کے ایک خصوصی سیل میں موجود ہے۔ اوور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا اسے اس سیل سے نکالا جا سکتا ہے۔ اوور" عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ سپیشل سیل سے کسی کو نہیں نکالا جا سکتا اور نہ ہی ان سے کوئی رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ اوور۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ تفصیل بتا سکتے ہیں کہ یہ سیل کہاں ہے اور اس کے حفاظتی انتظامات کیا ہیں۔ اوور" عمران نے کہا۔

"سپیشل سیل چھاؤنی کے نیچے بنے ہوئے خصوصی تہہ خانوں میں بنے ہوئے ہیں۔ یہ تہہ خانے میکنزم کے تحت کھلتے اور بند ہوتے ہیں اور ان میں باقاعدہ کمپیوٹر استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان کا تمام تر کنٹرول علیحدہ ایک سیکشن کے پاس ہے جس کا کوئی تعلق چھاؤنی کے دوسرے افراد کے ساتھ نہیں ہے۔ اس لئے مزید تفصیل بھی نہیں بتائی جا سکتی۔ اوور"...... کیپٹن نرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ سرخ شاہین کے زندہ رہنے کے کتنے امکانات موجود ہیں۔ اوور"..... عمران نے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میرا ان سے کسی قسم کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ بس اتنا معلوم ہے کہ وہ سپیشل سیل میں موجود ہیں۔ اوور"۔

Admin @ www.urdubuddiez.com

کیپٹن نرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل شوالا انچارج ہے ساپور چھاؤنی کا۔ اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہی انچارج ہیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کرنل شوالا اب کہاں ہے۔ اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"مارگا گاؤں گئے ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہاں سے انہیں کسی فلم رول کی تلاش ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے صفدر اندر داخل ہوا۔ اس نے واقعی صادق چکاری کا میک اپ کیا ہوا تھا۔

"اب اس کی ضرورت نہیں رہی صفدر۔ اب ہمیں فوری طور پر ساپور چھاؤنی پہنچنا ہے اور وہاں سے ہمیں صادق چکاری کو ہر صورت میں نکالنا ہے اور اس کے لئے ہمیں ڈائریکٹ ایکشن کرنا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"تو میں میک اپ واش کر دوں"..... صفدر نے کہا۔

"ہاں"۔ عمران نے کہا اور صفدر واپس مڑ گیا۔

"عبداللہ۔ ہم نے فوری طور پر براہ راست ساپور چھاؤنی پہنچنا ہے۔ کیا اس کا کوئی انتظام ہو سکتا ہے"..... عمران نے عبداللہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مثلاً کس قسم کا انتظام"..... عبداللہ نے کہا۔

"کوئی فوجی ہیلی کاپٹر مل جائے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ حالات اس قدر سخت ہیں کہ ہمیں جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق اب یہاں سے سرحد پار کرنا بھی انتہائی مشکل ہو رہا ہے۔ یکلخت انتہائی سخت نگرانی اور چیکنگ شروع کر دی گئی ہے"۔ عبداللہ نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں پہلے کافرستان جانا پڑے گا اور وہاں سے مشکبار میں داخل ہونا پڑے گا"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہاں اس قدر سختی نہیں ہو گی۔ وہاں اگر آپ چاہیں تو سہولت مل سکتی ہے"۔ عبداللہ نے کہا۔

"پہلے روٹ چیک کر لیں۔ بہتر بات ہو گی۔ تم ایسا کرو کہ کافرستان اور اس سے ملحقہ مشکبار وادی کا تفصیلی نقشہ لے آؤ"۔ عمران نے کہا اور عبداللہ سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

Admin @ www[redacted]ibuddiez.com

ایک غار کے باہر کرنل شوالا کرنل چوپڑہ اور دوسرے فوجی آفیسرز موجود تھے۔ غار کے اندر ایک چھوٹی سی مشین زمین میں نصب تھی اور ایک آدمی جھک کر اسے آپریٹ کرنے میں مصروف تھا اور سب کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ ان سب کے چہروں پر امید و بیم کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد مشین آف کر دی گئی اور وہ آدمی جس کے جسم پر فوجی یونیفارم تھی باہر آگیا۔

"سوری کرنل۔ اس غار میں کوئی فلم رول موجود نہیں ہے"۔ اس فوجی نے باہر آکر کہا۔

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر وہ فلم رول گیا کہاں"...... کرنل شوالا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر اگر ایسا رول ہوتا تو یقیناً اب تک مل چکا ہوتا"...... کرنل چوپڑہ نے کہا۔

"نہیں کرنل چوپڑہ۔ یہ فلم رول بہرحال تھا لیکن اب کہاں گیا۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آرہی"...... کرنل شوالا نے کہا۔

"سر۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس صادق چکاری نے ہاتھ گھما کر دور کہیں اسے پھینک دیا ہو اور ہم اسے یہیں تلاش کرتے پھر رہے ہوں"۔ ایک فوجی افسر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن جہاں تک کوئی شخص اسے پھینک سکتا ہے وہاں تک تو ہم نے چیکنگ کر لی ہے۔ بہرحال مزید وسیع ایریئے میں چیکنگ کرنی ہوگی"...... کرنل شوالا نے کہا اور پھر وہ واپس مڑ گیا۔ ایک طرف عارضی کیمپ لگایا گیا تھا۔ کرنل شوالا نے وہاں پہنچ کر ہدایات دینا شروع کر دیں اور پھر اس کی ہدایات کے مطابق سب لوگ تیزی سے ادھر ادھر پھیل گئے۔ کرنل شوالا کرنل چوپڑہ کے ساتھ کیمپ میں ہی بیٹھ گیا۔

"مجھے یقین ہے کہ وہ فلم رول یہاں موجود ہے لیکن آخر وہ چیک کیوں نہیں ہو رہا"...... کرنل شوالا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اس صادق چکاری پر کیوں نہ سختی کی جائے اور اسے بتانے پر مجبور کر دیا جائے"...... کرنل چوپڑہ نے کہا۔

"اسے خود بھی معلوم نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس نے اسے نیم بے ہوشی کے عالم میں کہیں پھینک دیا ہو۔ اس لئے اس کے شعور اور لاشعور میں اس بارے میں کچھ بھی موجود نہیں ہے۔ ورنہ تو ہمیں یہاں خراب ہونے کی ضرورت نہ پڑتی"...... کرنل شوالا نے منہ بناتے

Admin @ www.hibuddiez.com

ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ میز پر موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی کرنل شوالا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر کالنگ کرنل شوالا۔ اوور"۔ پرائم منسٹر صاحب کے ملٹری سیکرٹری کی تیز اور سخت آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ کرنل شوالا اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"۔ کرنل شوالا نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب سے بات کریں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ پرائم منسٹر کالنگ۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد پرائم منسٹر کی بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ کرنل شوالا اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"۔ کرنل شوالا نے ایک ہی فقرے میں دو بار سر کہتے ہوئے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"وہ فلم رول مل گیا ہے۔ اوور"۔ پرائم منسٹر صاحب نے پوچھا۔

"نو سر۔ انتہائی جدید ترین مشینری سے مکمل چیکنگ کر لی گئی ہے۔ وہ فلم رول دستیاب نہیں ہو سکا۔ اب ہم وسیع ایریئے میں چیکنگ کر رہے ہیں کہ شاید اس صادق چکاری نے ہاتھ گھما کر اسے دور پھینک دیا ہو۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل شوالا نے جواب دیا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ صادق چکاری کا کوئی ساتھی اور بھی ہو جو فلم رول لے کر نکل گیا ہو۔ اوور"۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"نہیں سر۔ اگر ایسا ہوتا تو اس کا ذہن چیک کرنے والی مشین اس آدمی کے بارے میں بتا دیتی۔ اوور"۔ کرنل شوالا نے جواب دیا۔

"صادق چکاری اب کہاں ہے۔ اوور"۔ پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"وہ چھاؤنی کے سپیشل سیل میں قید ہے جناب۔ اوور"۔ کرنل شوالا نے کہا۔

"تم اپنے نائب کو یہاں چیکنگ کا کام دے کر ساپور چھاؤنی پہنچو۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ صادق چکاری کو ایسی جگہ پر رکھا جائے جس جگہ کا علم صرف اعلیٰ ترین حکام کو ہو کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے خطرہ موجود ہے کہ وہ کسی بھی لمحے صادق چکاری کو تمہاری تحویل سے نکال سکتی ہے۔ اوور"۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"کیا یہ فیصلہ ہو گیا ہے سر کہ اسے زندہ رکھا جائے گا جبکہ پہلے تو یہی حکم تھا کہ اسے فلم رول ملنے کے بعد ہلاک کر دیا جائے گا۔ اوور"۔ کرنل شوالا نے کہا۔

"یہ فیصلہ کرنا حکومت کا کام ہے تمہارا نہیں اور نہ حکومت تمہیں اس بارے میں کچھ بتانے کی پابند ہے۔ اوور"۔۔۔۔ پرائم منسٹر نے انتہائی تلخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوری سر۔ آئی ایم رئیلی سوری سر۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل شوالا نے انتہائی معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"تم ساپور چھاؤنی پہنچو۔ میرے ملٹری سیکرٹری کرنل پرشاد کو تم ذاتی طور پر جانتے ہو۔ وہ پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کے خصوصی ہیلی کاپٹر پر چھاؤنی پہنچے گا۔ تم نے صادق چکاری کو بے ہوش کر کے اس کے ساتھ بھیج دینا ہے اور اسے ہوش میں لانے کی دوا بھی دے دینی ہے اور اس کے بعد تم نے اس فلم رول کی تلاش کا کام کرنا ہے۔ اوور"۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی ہیلی کاپٹر پر روانہ ہو جاتا ہوں۔ اوور"۔ کرنل شوالا نے کہا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل شوالا نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کرنل چوپڑہ۔ میں اس صادق چکاری کی ڈیلوری دے کر واپس آجاؤں گا۔ تم اس دوران فلم رول کی تلاش جاری رکھو"۔ کرنل شوالا نے کرنل چوپڑہ سے کہا جو اس کے اٹھتے ہی خود بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"یس کرنل"۔۔۔۔ کرنل چوپڑہ نے جواب دیا اور کرنل شوالا سر ہلاتا ہوا کیمپ کے بیرونی حصے کی طرف بڑھ گیا۔

کافرستان کے وزیراعظم اپنے آفس میں کرسی پر بیٹھے ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھے۔ میز پر چار مختلف رنگوں کے ٹیلی فون موجود تھے جن کے ساتھ ہی ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر اور ایک انٹرکام بھی موجود تھا کہ سرخ رنگ کے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو پرائم منسٹر نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل میز پر رکھ کر انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ پرائم منسٹر نے باوقار سے لہجے میں کہا۔

"ملٹری سیکرٹری کرنل پرشاد بول رہا ہوں جناب"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے کرنل پرشاد"۔۔۔۔ پرائم منسٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ٹارگٹ کو ساپور چھاؤنی سے وصول کر کے میں نے آپ کی

Admin @ www.hibuddiez.com

ہدایات کے مطابق اسے کرنل سنڈن کے حوالے کر دیا ہے۔ آپ ا
سے رپورٹ لے لیں"۔ ...... دوسری طرف سے اسی طرح انتہائی مؤدبا
لہجے میں کہا گیا۔

"او کے" پرائم منسٹر نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے
کام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس سر" دوسری طرف سے ان کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبا
آواز سنائی دی۔

"کرنل شیام سے بات کراؤ" پرائم منسٹر نے کہا اور رسیو
دیا۔ چند لمحوں بعد سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پرائم منس
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" پرائم منسٹر نے کہا۔

"کرنل شیام بول رہا ہوں سر" دوسری طرف سے انت
مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے ٹارگٹ کے بارے میں" پرائم منسٹ
پوچھا۔

"ٹارگٹ ہٹ کر لیا گیا ہے جناب"...... دوسری طرف سے جوا
دیا گیا۔

"کوئی پرابلم"...... پرائم منسٹر نے پوچھا۔

"نو سر۔ آل از اوکے"...... کرنل شیام نے جواب دیا۔

"او کے"...... پرائم منسٹر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور ر

رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن ابھی انہوں نے میز پر رکھی ہوئی فائل اٹھائی ہی تھی کہ نیلے رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور پرائم منسٹر بے اختیار چونک پڑے کیونکہ نیلے رنگ کے فون کا تعلق براہ راست صدر مملکت سے تھا۔ انہوں نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر" پرائم منسٹر نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ نے ساپور چھاؤنی سے صادق چکاری کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ کیا یہ رپورٹ درست ہے" دوسری طرف سے صدر کی باوقار آواز سنائی دی۔

"یس سر" پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"لیکن آپ نے اس بارے میں کوئی رپورٹ نہیں دی اور نہ ہی اس کی وجہ بتائی ہے"...... صدر مملکت کا لہجہ قدرے ناخوشگوار تھا۔

"میں نے سوچا کہ جب معاملہ مکمل ہو جائے گا تو میں آپ سے تفصیل سے بات کروں گا۔ ابھی چند لمحے پہلے مجھے معاملہ مکمل ہونے کی کال ملی ہے۔ ابھی میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آ گئی ہے۔ دراصل مجھے خفیہ طور پر اطلاع ملی ہے کہ صادق چکاری مشکباریوں کی سب سے خوفناک اور خطرناک تنظیم الجہاد کا لیڈر ہے اور وہ اپنے ہیڈ کوارٹر سے اس تنظیم کو کنٹرول کرتا اور چلاتا ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ تمام تنظیموں میں سے کافرستانیوں کو سب سے زیادہ نقصان الجہاد ہی پہنچا رہی ہے اور یہ تنظیم پاکیشیا اور مشکباری

Admin @ www.[redacted]ibuddiez.com

تنظیموں کے درمیان رابطے کا کام کر رہی ہے اور یہ اطلاع بھی مجھے ملی ہے کہ الجہاد صادق چکاری کو زندہ یا مردہ ہمارے ہاتھوں سے نکلنے کے لئے کام کر رہی ہے اور اس کے مخبر کافرستانی فوجیوں میں بھی موجود ہیں۔ اس رپورٹ کے بعد میں نے مناسب سمجھا کہ صادق چکاری کو ماؤ تین ایف کی تحویل سے نکال کر خصوصی تحویل میں لے لیا جائے اور اس کے بعد اس سے الجہاد کے بارے میں تمام معلومات حاصل کر کے اس تنظیم کے خلاف بھرپور انداز میں کارروائی کی جائے"۔ پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ اطلاع حتمی ہے"۔۔ صدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یس سر"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو آپ نے واقعی جو کچھ کیا ہے اچھا کیا ہے لیکن صادق چکاری کو آپ نے پھر بھی تو فوج کے کسی سیکشن کی تحویل میں ہی دیا ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ الجہاد والے یا پاکیشیا سیکرٹ سروس والے اس کا سراغ لگالیں"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ میں نے اس سلسلے میں باقاعدہ سوچ سمجھ کر منصوبہ بندی کی ہے۔ ساپور چھاؤنی سے صادق چکاری کو میرے ملٹری سیکرٹری نے اپنے ہیلی کاپٹر میں اٹھایا ہے اور پھر اس نے میرے حکم پر بے ہوش صادق چکاری کو راگن کے کرنل شیام کے حوالے کیا ہے لیکن کرنل شیام نے ملٹری سیکرٹری سے اپنا تعارف بطور کرنل شنڈن کرایا ہے اور اس نے کرنل شنڈن کا میک اپ کیا ہوا تھا جبکہ کرنل شنڈن چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ پھر کرنل شیام نے صادق چکاری کو تباہی ایئر بیس کے کمانڈر لچھمن کے حوالے کیا ہے اور کمانڈر لچھمن نے اسے اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر میں کنڈور کے سپیشل کیمپ پہنچا دیا ہے۔ کیمپ کمانڈر کرنل پرشاد اسے اپنے خصوصی کیمپ میں رکھ کر اس سے پوچھ گچھ کرے گا۔ کمانڈر لچھمن کے ہیلی کاپٹر میں مخصوص ٹائم بم لگا دیا گیا تھا جس کی وجہ سے واپسی پر فضا میں ہی اس کا ہیلی کاپٹر دھماکے سے پھٹ گیا اور کمانڈر لچھمن ہلاک ہو گیا اسے حادثہ ظاہر کیا جائے گا کہ کمانڈر لچھمن کا ہیلی کاپٹر کسی پہاڑی چٹان سے ٹکرا کر تباہ ہوا ہے جبکہ کرنل شیام کو بھی ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس کی کار کو ایک ٹرالر اچانک ٹکر مارے گا۔ اس طرح وہ روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو جائے گا اس طرح صادق چکاری تک پہنچنے کے تمام راستے مسدود کر دیئے گئے ہیں۔ اب صرف کرنل پرشاد، آپ اور میرے علاوہ کسی اور کو معلوم نہیں ہے کہ صادق چکاری کہاں گیا۔ آیا وہ زندہ بھی ہے یا نہیں"۔ پرائم منسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے تو واقعی حیرت انگیز منصوبہ بندی کی ہے لیکن جب تک صادق چکاری کی لاش سامنے نہیں آئے گی اسے ٹریس کرنے کی بہرحال کوشش جاری رہے گی"...... صدر نے کہا۔

"جناب کرتے رہیں ٹریس۔ آپ سے اور مجھ سے ظاہر ہے وہ معلوم نہیں کر سکتے اور سپیشل بیس کے بارے میں بھی سوائے آپ کے اور

Admin @ www.[redacted]hibuddiez.com

میرے اور کسی کو علم نہیں ہے۔اس لئے وہ کہاں اور کیسے ٹریس کریں گے جبکہ کرنل پرشاد پوچھ گچھ کے سلسلے میں انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے۔وہ اس صادق چکاری کی روح سے بھی سب کچھ اگلوا لے گا اور اس کے بعد اس الجہاد کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا جائے گا اور اگر وہ فلم رول مل گیا تو پھر باقی تنظیموں اور اڈوں کا بھی خاتمہ ہو جائے گا اس طرح مشکباری تحریک آزادی کو ہمیشہ کے لئے کچل دیا جائے گا۔ پرائم منسٹر نے کہا۔

"گڈ۔اب میں پوری طرح مطمئن ہوں۔بہرحال یہ مشن آپ کا ہے اور آپ نے ہی اسے مکمل طور پر ڈیل کرنا ہے"۔ صدر نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔آپ دیکھیں گے کہ میں مشکباریوں کی جدوجہد کا خاتمہ کس طرح کرتا ہوں"۔ پرائم منسٹر نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"آپ چیف شاگل کو فون کر کے اس کے ذمے یہ ڈیوٹی لگا دیں کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ڈیل کرے تاکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس صادق چکاری کے معاملے میں کام کرے تو کافرستان سیکرٹ سروس اسے کور کر سکے"...... صدر نے کہا۔

"جناب اس کی ضرورت ہی نہیں ہے۔پاکیشیا سیکرٹ سروس چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لے وہ صادق چکاری تک پہنچ ہی نہیں سکتی"۔ پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔اس کے علاوہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ فلم رول کو تلاش کیا جا رہا ہے اس لئے وہ وہاں پہنچ کر فلم رول کو اپنے قبضے میں لے لیں۔آپ کافرستان سیکرٹ سروس کی ڈیوٹی لگا دیں کہ وہ انہیں چیک کرے اور پاور ایجنسی کی ڈیوٹی لگا دیں کہ وہ مارگا گاؤں جا کر وہاں چارج سنبھال لے اور فوج کے ساتھ مل کر اس فلم رول کو ٹریس بھی کریں اور مل جانے پر اسے اپنی تحویل میں لے کر آپ تک پہنچا دیں"۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ٹھیک ہے سر۔میں ابھی ہدایات دے دیتا ہوں"۔ پرائم منسٹر نے کہا تو دوسری طرف سے "اوکے" کے الفاظ کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔پرائم منسٹر نے رسیور رکھا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس سر"۔ دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کافرستان سیکرٹ سروس چیف شاگل کی مجھ سے بات کراؤ"۔ پرائم منسٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

چار پانچ منٹ بعد سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پرائم منسٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... پرائم منسٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل لائن پر موجود ہیں جناب"...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں

Admin @ www.[redacted]buddiez.com

کہا۔

"ہیلو"۔ پرائم منسٹر نے ایک لمحہ رک کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس"۔ دوسری طرف سے شاگل کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مسٹر شاگل۔ صادق چکاری کو حکومت اپنی تحویل میں لے چکی ہے۔ حکومت کو اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس صادق چکاری کو ٹریس کر کے اور حکومت کی تحویل سے حاصل کرنے کے لئے کام کر رہی ہے۔ اب یہ آپ کا کام ہے کہ آپ انہیں ٹریس کر کے نہ صرف انہیں روکیں بلکہ ان کا خاتمہ کر دیں"۔ پرائم منسٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"صادق چکاری تو فوج کی تحویل میں تھا جناب اور میں نے پہلے بھی کہا تھا جناب کہ اسے فوج کی تحویل سے نکال لیا جائے کیونکہ فوج تربیت یافتہ سیکرٹ ایجنٹوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ لیکن میری بات رد کر دی گئی۔ اس لئے میں خاموش ہو گیا۔ اب آپ فرما رہے ہیں کہ صادق چکاری کو فوج کی تحویل میں سے لیا گیا ہے۔ اس سے کیا مطلب ہوا۔ مجھے معلوم ہونا چاہئے تاکہ میں اسی انداز میں کام کر سکوں"۔ شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صادق چکاری کو فوج کی تحویل سے لے لیا گیا ہے اور حکومت سے مطلب آپ میری ذات اور صدر مملکت کی ذات سمجھ لیں اور بس۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں بتایا جا سکتا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"صرف اتنا بتا دیں کہ اسے مشکبار میں رکھا گیا ہے یا کافرستان میں تاکہ میں اسی لحاظ سے اپنی منصوبہ بندی ترتیب دے سکوں"۔ شاگل نے کہا۔

"مشکبار کا مسئلہ مشکبار میں ہی حل کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے اسے مشکبار میں ہی رکھا گیا ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ اب میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ڈیل کر لوں گا"۔ شاگل نے جواب دیا۔

"مجھے آپ نے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"یس سر"۔ شاگل نے کہا اور پرائم منسٹر نے رسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ تیرنے لگی تھی کیونکہ انہوں نے جان بوجھ کر شاگل کو چکر دیا تھا کہ صادق چکاری کو مشکبار میں رکھا گیا ہے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے اس شاگل کے کسی آدمی سے بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح وہ مشکبار میں ہی صادق چکاری کو ڈھونڈتے رہ جائیں گے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کافرستان کے دارالحکومت میں ناٹران کے خصوصی اڈے پر موجود تھا۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ایکریمین میک اپ اور ایکریمین سیاحوں کے کاغذات کی بنیاد پر دارالحکومت پہنچے تھے اور پھر ایئرپورٹ سے نکل کر وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر ایکریمین سیاحوں کے سب سے مقبول ہوٹل گرانڈ پہنچے تھے جہاں انہیں چوتھی منزل پر کمرے مل گئے۔ عمران نے ایک ہفتے کے لئے کمرے بک کرائے تھے لیکن کمرے میں پہنچ کر عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا میک اپ تبدیل کیا اور پھر میک اپ کے ساتھ ساتھ لباس بھی تبدیل کر کے انہوں نے باقی بیگ تو کمروں میں چھوڑے اور ضروری سامان ایک بیگ میں ڈال کر وہ اس بیگ سمیت ہوٹل سے باہر آ گئے۔ عمران ساتھیوں سمیت ہوٹل سے پیدل ہی قریبی مارکیٹ پہنچا اور پھر ایک پبلک فون بوتھ سے اس نے ناٹران کو فون کر کے اسے گاڑی بھیجنے کے لئے کہا۔ چنانچہ اس گاڑی میں بیٹھ کر وہ ناٹران کے خصوصی اڈے پر پہنچ گئے۔

"عمران صاحب۔ آپ مجھے یہاں آنے سے پہلے فون کر دیتے تو میں آپ کو ایئرپورٹ سے ہی اٹھا لیتا"۔۔ ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے اٹھانے سے پہلے ہمیں شاگل اٹھا کر لے جاتا"۔ عمران نے جواب دیا تو ناٹران بے اختیار چونک پڑا۔

"تو کیا شاگل کو آپ کی یہاں آمد کا علم تھا جبکہ مجھے تو چیف نے اس بارے میں کوئی بات نہیں بتائی"۔ ناٹران حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف کے لحاظ سے تو ہم وادی مشکبار میں موجود ہیں لیکن وہاں حالات ایسے پیش آئے کہ ہمیں یہاں آنا پڑا اور جس قسم کا مشن ہے اس لحاظ سے لامحالہ شاگل نے ہمیں چیک کرنے کے لئے انتظامات کر رکھے ہوں گے۔ اس لئے ہمیں یہاں تک پہنچنے کے لئے چکر چلانا پڑا"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی اہم ترین مشن ہے"...... ناٹران نے چونک کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ ایک ملازم ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ٹرالی پر چائے کے برتن موجود تھے۔ ملازم نے چائے کے برتن درمیانی میز پر رکھے اور ٹرالی لے کر وہ واپس چلا گیا۔ ناٹران نے چائے بنانا شروع کر دی اور عمران نے اسے

Admin @ www.hibuddiez.com

مشن کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"اوہ۔ تو آپ یہاں سے مشکبار میں داخل ہونا چاہتے ہیں تاکہ ساپور چھاؤنی سے صادق چکاری کو آزاد کرایا جا سکے"..... ناٹران نے چائے کی تیار شدہ پیالیاں ہر ایک کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہاں سے ہم زیادہ آسانی سے اور جلدی وہاں تک پہنچ سکتے ہیں جبکہ وہاں سے وہ لوگ الرٹ تھے اور ہمارے پاس جلد از جلد ساپور پہنچنے کا کوئی ذریعہ موجود نہیں تھا اور صادق چکاری کو کسی بھی وقت ہلاک کیا جا سکتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"یہاں سے تو آپ براہ راست ساپور جا سکتے ہیں۔ ساپور عمارتی لکڑی کی بہت بڑی منڈی ہے اور وہاں دنیا بھر کے تاجر جاتے رہتے ہیں۔ باقاعدہ ایئر سروس ہے"..... ناٹران نے کہا۔

"پہلے مجھے ٹرانسمیٹر لا دو تاکہ میں معلوم کر سکوں کہ اب تک کی کیا پوزیشن ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم جب وہاں پہنچیں تو چڑیاں کھیت ہی چگ چکی ہوں"..... عمران نے کہا۔

"تو کیا آپ کا وہاں کوئی آدمی موجود ہے"..... ناٹران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دل والوں کے دل والوں سے رابطے تو بہرحال ہوتے ہی ہیں"۔ عمران نے جواب دیا تو ناٹران بے اختیار مسکرا دیا اور پھر وہ اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"عمران صاحب۔ یہ لوگ آخر صادق چکاری کو کیوں زندہ رکھے ہوئے ہیں"..... صفدر نے کہا۔

"صادق چکاری اس وقت مشکباری مجاہدین، ان کی تنظیموں، ان کے خفیہ اڈوں اور اسلحے کے سٹوروں کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ لوگ احمق ہیں کہ اسے ہلاک کر کے اس سنہری موقع سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ وہ صادق چکاری کو اس وقت تک زندہ رکھنے پر مجبور ہیں جب تک وہ اس سے اپنے مطلب کی تمام معلومات حاصل نہ کر لیں"۔ عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ناٹران ایک بڑا سا ٹرانسمیٹر اٹھائے واپس آیا اور اس نے ٹرانسمیٹر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ اوور"۔ عمران نے صرف ہیلو ہیلو کہہ کر کال کرتے ہوئے کہا۔

"یس کیپٹن نرائن سپیکنگ۔ اوور"..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"کیپٹن اسلم سے بات کرنی ہے۔ اوور"..... عمران نے کہا۔

"ایک منٹ توقف کیجئے۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں۔ اوور"..... چند لمحوں بعد وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"سورج بول رہا ہوں۔ کیا پوزیشن ہے سرخ شاہین کی۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"انہیں یہاں سے لے جایا جا چکا ہے جناب۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کہاں۔ کب۔ اوور"..... عمران نے پوچھا۔

"کرنل شوالا مارگا گاؤں سے اچانک یہاں چھاؤنی آئے۔ اس کے بعد پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کے خصوصی ہیلی کاپٹر میں پرائم منسٹر کے ملٹری سیکرٹری یہاں پہنچ گئے اور پھر سرخ شاہین کو سپیشل سیل سے بے ہوشی کے عالم میں نکال کر پرائم منسٹر کے ملٹری سیکرٹری کے حوالے کر دیا گیا اور وہ ہیلی کاپٹر لے کر واپس چلے گئے اور کرنل شوالا بھی واپس مارگا گاؤں چلے گئے ہیں۔ اوور"..... کیپٹن نرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل شوالا کو وہ فلم رول مل گیا ہے کہ نہیں۔ اوور"..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ وہاں اس کی مسلسل تلاش جاری ہے اوور"..... کیپٹن نرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"..... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب یہ کام تم نے کرنا ہے کہ معلوم کرو کہ پرائم منسٹر کا ملٹری سیکرٹری صادق چکاری کو کہاں لے گیا ہے اور کیوں"..... عمران نے ناٹران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں ابھی معلوم کر لوں گا۔ وہاں میرے باخبر ذرائع موجود ہیں۔ آپ مجھے پندرہ منٹ کی اجازت دے دیں"..... ناٹران نے کہا تو

عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ناٹران اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب ساپور چھاؤنی جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اب پہلے صادق چکاری کو ٹریس کرنا ہوگا"..... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ناٹران ابھی معلوم کر لے گا۔ یہ تو اچھا ہوا کہ ہم ادھر آ گئے۔ ورنہ ہم خواہ مخواہ لڑتے بھڑتے ساپور چھاؤنی پہنچتے تو وہاں سے ہمیں ناامید ہونا پڑتا"..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ اس فلم رول کو کوئی اہمیت نہیں دے رہے۔ حالانکہ جو کچھ بتایا گیا ہے اگر یہ فلم رول کافرستان کے ہاتھ لگ گیا تو مشکباری جہاد کو زبردست نقصان اٹھانا پڑے گا"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اگر یہ فلم رول انہیں مل بھی گیا تو یہ لوگ اس سے فوری طور پر کوئی فائدہ نہ اٹھا سکیں گے کیونکہ صادق چکاری اتنا احمق نہیں ہے جتنا یہ لوگ اسے سمجھ رہے ہیں۔ اس نے یقیناً یہ معلومات کسی خفیہ کوڈ میں ہی محفوظ کی ہوں گی۔ دوسری بات یہ کہ زندہ صادق چکاری اس فلم رول سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ مشکباری تنظیموں کو بھی یقیناً اس فلم رول کے بارے میں علم ہوگا۔ اس لئے انہوں نے اپنے اڈے اور پلاننگ تبدیل کر لی ہوگی۔ جو تنظیمیں ان حالات میں کام کر رہی ہیں وہ کسی ایک جگہ جامد نہیں ہو سکتیں"..... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً پندرہ بیس منٹ بعد

Admin @ www.hibuddiez.com

ناٹران واپس آیا تو اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات موجود تھے۔

"عمران صاحب۔ ملٹری سیکرٹری نے صادق چکاری کو راگن چھاؤنی کے کرنل نندن کے حوالے کیا اور واپس آگیا۔ کرنل نندن کا پتہ کرایا تو معلوم ہوا کہ وہ تو ایک ہفتے سے چھٹی پر گیا ہوا ہے جبکہ راگن چھاؤنی میں کسی کو ملٹری سیکرٹری کی آمد کا سرے سے علم ہی نہیں ہے"۔ ناٹران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ صادق چکاری کو باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ کہیں رکھا گیا ہے۔ صدر کو یقیناً اس کا علم ہوگا۔ کیا وہاں تمہارے آدمی نہیں ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"وہاں سے بھی میں معلوم کر چکا ہوں انہیں کسی بات کا علم نہیں ہے"۔ ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس ملٹری سیکرٹری سے پوچھ گچھ کرنی پڑے گی"۔ عمران نے کہا۔

"وہ وزیراعظم کے ساتھ تین روزہ دورے پر یورپ چلا گیا ہے۔ اب سے ایک گھنٹہ پہلے وہ گئے ہیں۔ دورہ پہلے سے طے شدہ تھا"۔ ناٹران نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ ملٹری سیکرٹری نے صادق چکاری کو کس جگہ کرنل نندن کے حوالے کیا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں آپ کی بات اپنے آدمی سے کراتا ہوں۔ آپ خود اس سے پوچھ لیں وہ پرائم منسٹر سیکرٹریٹ میں سپیشل سیل کا انچارج ہے"۔ ناٹران نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑا ہوا فون اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"پرائم منسٹر سیکرٹریٹ"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گوبند بول رہا ہوں۔ سپرنٹنڈنٹ سپیشل سیل میجر ونود سے بات کرائیں"۔ ناٹران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میجر ونود بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"گوبند بول رہا ہوں میجر ونود۔ تم نے کہا تھا کہ تم جلد ہی چھٹی لے کر میرے پاس آؤ گے۔ کیا پروگرام ہے"۔۔۔۔ ناٹران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ آئی ایم سوری گوبند۔ میں نے کوشش کی تھی لیکن مجھے چھٹی نہیں مل سکی اور نہ ابھی فوری طور پر ملنے کی کوئی امید ہے۔ اس لئے میں تمہیں خود ہی فون کروں گا"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ پھر تو واقعی مجبوری ہے۔ گڈ بائی"۔۔۔۔ ناٹران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب وہ محفوظ مقام سے خود ہی فون کرے گا"۔۔۔۔ ناٹران نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی

Admin @ www.hibuddiez.com

تو ناٹران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... ناٹران نے کہا۔

"ظفر بول رہا ہوں۔ مجھے سلیم خان سے بات کرنی ہے"۔ دوسری طرف سے ایک باریک سی آواز سنائی دی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دوسری طرف سے بولنے والے کے دانت نہ ہوں اور بولتے ہوئے اس کے منہ سے ہوا نکل جاتی ہو۔ اس لئے آواز باریک محسوس ہو رہی تھی۔

"سلیم خان پانچ منٹ بعد آئے گا پھر آپ فون کر لیں"۔ ناٹران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی تو ناٹران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ لاؤڈر کا بٹن چونکہ پہلے سے ہی پریس تھا اس لئے اسے دوبارہ پریس کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

"یس"..... ناٹران نے کہا۔

"ونود بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"گوبند بول رہا ہوں ونود۔ میرے باس رابرٹ سے بات کرو۔ وہ تم سے ایس سی کے بارے میں تفصیل سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ ناٹران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ناٹران نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں"..... عمران نے بھی لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ونود بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ملٹری سیکرٹری نے ریڈ ایگل کو کہاں پہنچایا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے پہلے ہی گوبند کو بتایا ہے کہ ملٹری سیکرٹری نے جو آفیشل رپورٹ دی ہے اس کے مطابق اس نے ریڈ ایگل کو ساپور چھاؤنی سے لے کر راگن کے کرنل ننڈن کے حوالے کیا ہے۔ کہاں کیا ہے اس بارے میں معلوم نہیں ہے"..... دوسری طرف سے ونود نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس ہیلی کاپٹر کا پائلٹ کون تھا"..... عمران نے پوچھا۔

"پائلٹ کیپٹن موبو رام ہے۔ وہی پرائم منسٹر کے ہیلی کاپٹر کا پائلٹ ہے"..... ونود نے جواب دیا۔

"موبو رام اس وقت کہاں ہوگا"..... عمران نے پوچھا۔

"پرائم منسٹر صاحب فارن ٹور پر چلے گئے ہیں اس لئے وہ فارغ ہوگا۔ اس کی رہائش گاہ تو پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کے اندر ہی ہے لیکن اس وقت وہ یقیناً سپیشل آفیسرز کلب میں ہوگا۔ کیونکہ اس کے بیوی بچے نہیں ہیں۔ اس لئے اس کا زیادہ وقت کلب میں ہی گزرتا ہے"۔ ونود نے جواب دیا۔

"یہ سپیشل آفیسرز کلب کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اولڈ فورٹ روڈ پر جناب"...... ونود نے جواب دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اوکے۔گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا تم وہاں سے اس موبو رام کو اغوا کرا سکتے ہو۔اس سے اہم معلومات ملیں گی"...... عمران نے ناٹران سے کہا اور ناٹران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"فیصل جان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے فیصل جان کی آواز سنائی دی۔

"ناٹران بول رہا ہوں فیصل جان۔عمران صاحب اپنے ساتھیوں سمیت سپیشل اڈے میں موجود ہیں۔تم پرائم منسٹر کے خصوصی ہیلی کاپٹر کے پائلٹ موبو رام سے واقف ہو گے"...... ناٹران نے کہا۔

"ہاں۔اچھی طرح جانتا ہوں۔کیوں"...... فیصل جان نے پوچھا۔

"وہ اس وقت سپیشل آفیسرز کلب میں ہو گا۔عمران صاحب اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ پوچھ گچھ کے بعد اسے زندہ واپس پہنچا دیا جائے تاکہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اس سے پوچھ گچھ کی گئی ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔میں اسے بے ہوش کر کے سپیشل اڈے پر لے آتا ہوں"...... فیصل جان نے کہا۔

"لیکن خیال رکھنا کہ ہم نے اسے واپس بھی بھیجنا ہے ورنہ اس کے غائب ہونے سے وہ لوگ الرٹ ہو جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ ہمارا مقصد ہی فوت ہو جائے جس کے لئے اس سے پوچھ گچھ کی جانی ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"میں یہ کام ماسک میک اپ میں کروں گا کیونکہ وہ مجھے ذاتی طور پر جانتا ہے۔پھر اسے بے ہوش کر کے لے آؤں گا۔اس سے پوچھ گچھ کر کے اس کو دوبارہ بے ہوش کر کے وہاں پہنچا دیا جائے گا۔اس کے بعد وہ خود ہی اپنی زبان بند رکھے گا۔ویسے وہ ذاتی طور پر انتہائی لالچی آدمی ہے۔اگر اسے بھاری رقم کا لالچ دیا جائے تو وہ خود ہی سب کچھ بتا دے گا"...... فیصل جان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔تم اسے لے آؤ۔پھر جیسا موقع ہو گا دیکھا جائے گا"...... ناٹران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میں ملازم کو کہہ آؤں کہ جب فیصل جان اسے لے کر آئے تو وہ ہمیں اطلاع کر دے"...... ناٹران نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ناٹران نے عمران کو اطلاع دی کہ موبو رام کو خصوصی تہہ خانے میں پہنچا دیا گیا ہے تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت ناٹران کی رہنمائی میں اس خصوصی تہہ خانے میں پہنچ گیا۔موبو رام جس کے مخصوص خدوخال بتا رہے تھے کہ وہ واقعی انتہائی لالچی آدمی ہے وہاں موجود تھا۔فیصل جان بھی وہاں موجود تھا۔اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ سلام دعا کی۔

"اسے کس طرح بے ہوش کیا گیا"...... عمران نے فیصل جان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کنپٹی پر چوٹ مار کر"...... فیصل جان نے جواب دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اوکے ۔ پھر ایسا ہے کہ تم اور ناٹران باہر چلے جاؤ۔ تم دونوں مقامی میک اپ میں ہو جبکہ ہم ایکریمین میک اپ میں ہیں اور مقامی آدمیوں کی نسبت ایکریمین بہرحال رقم دینے میں زیادہ فیاض ہوتے ہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ناٹران اور فیصل جان دونوں بے اختیار ہنس پڑے اور پھر وہ دونوں ہی اس تہہ خانے سے باہر چلے گئے تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس موبو رام کے سامنے موجود کرسیوں پر بیٹھ گیا۔ عمران کے کہنے پر صفدر نے موبو رام کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا اور جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر پیچھے ہٹا اور عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد موبو رام نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے تو اس کی آنکھوں میں دھندسی چھائی رہی۔ پھر اس کا شعور جاگ پڑا اور اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

"کک ۔ کک ۔ کون ہو تم۔ اور یہ میں کہاں ہوں۔ میں تو فون روم کی طرف جا رہا تھا کہ کسی نے مجھے ضرب لگائی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ یہ میں کہاں آ گیا ہوں۔ کیا مطلب"..... موبو رام نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام موبو رام ہے اور تم پرائم منسٹر کافرستان کے خصوصی ہیلی کاپٹر کے پائلٹ ہو" عمران نے ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں ۔ مگر تم کون ہو۔ اور اس طرح تم نے مجھے کیوں یہاں جکڑا ہوا ہے" موبو رام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر موبو رام ۔ ہمارے متعلق تم جتنا کم جانو گے اتنا ہی محفوظ رہو گے ۔ ہم تمہیں ایک آفر کر رہے ہیں۔ اگر تم نے یہ آفر قبول کر لی تو تمہیں بھاری رقم مل جائے گی اور کسی کو تمہارے یہاں آنے کا علم بھی نہیں ہو گا اور تمہیں بے ہوش کر کے واپس پہنچا دیا جائے گا اور یہ رقم دس لاکھ ڈالر بھی ہو سکتی ہے"... عمران نے کہا تو موبو رام کی آنکھوں میں یکلخت تیز چمک ابھر آئی۔

"دس لاکھ ڈالر" موبو رام نے اس طرح الفاظ ادا کئے جیسے وہ دل ہی دل میں دس لاکھ ڈالروں کو گن رہا ہو۔ ان کی اہمیت کا اندازہ کر رہا ہو۔ اس کے چہرے پر بیک وقت حیرت اور جوش کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"یہ تو واقعی بہت بڑی رقم ہے اور اس رقم سے میری زندگی بھی بدل سکتی ہے۔ لیکن کیا تم واقعی اتنی بڑی رقم ادا کر سکتے ہو" موبو رام نے کہا۔

"ایکریمیا کے لئے دس لاکھ ڈالر تمہارے کافرستانی دس لاکھ روپوں سے بھی کم اہمیت رکھتے ہیں مسٹر موبو رام"... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ واقعی تم درست کہہ رہے ہو۔ ایکریمیا تو سپر پاور ہے۔ اس کے لئے دس لاکھ ڈالرز کی کیا اہمیت ہے۔ لیکن مجھے کیا کرنا ہو گا۔ کیا تم پرائم منسٹر کو ہلاک کرانا چاہتے ہو" موبو رام نے

Admin @ www.hibuddiez.com

کہا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر" عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اس کے لئے یہ رقم کم ہے۔ تمہیں اسے بیس سے ضرب دینا ہوگی اور ساتھ ہی مجھے ایکریمیا میں پناہ دینی ہوگی" موبو رام نے کہا۔

"نہیں۔ ہم نے یہ کام نہیں کرانا۔ ہمیں صرف چند معلومات چاہئیں۔ درست اور صحیح معلومات" عمران نے کہا لیکن وہ بہرحال اتنا جان گیا تھا کہ فیصل جان کی بات درست ہے کہ یہ آدمی حد درجہ لالچی ہے۔

"کیسی معلومات" موبو رام نے چونک کر پوچھا۔

"پہلے یہ بات سن لو کہ اگر ہم تمہیں وہاں سے اغوا کر کے یہاں لا سکتے ہیں تو یہاں تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ بھی علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ تم پر انتہائی ہولناک تشدد بھی کیا جا سکتا ہے اور اس طرح بھی ہم وہ معلومات تم سے حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس کے بعد تم زندہ بھی نہیں رہو گے مگر ہم ایکریمین جانتے ہیں کہ اگر رقم خرچ کرنے سے ہمارا کام ہو سکتا ہے تو ہمیں کسی کی جان لینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے" عمران نے کہا۔

"میرے لئے یہ بہت بڑی رقم ہے جناب۔ آپ پوچھیں کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ جو کچھ مجھے معلوم ہوگا۔ میں درست بتاؤں گا" ...... موبو رام نے کہا۔

"تم پرائم منسٹر کے ملٹری سیکرٹری کے ساتھ پرائم منسٹر کے خصوصی ہیلی کاپٹر پر ساپور چھاؤنی گئے جہاں کرنل شوالا نے ایک مشکباری آدمی صادق چکاری کو بے ہوشی کے عالم میں ملٹری سیکرٹری کے حوالے کیا اور پھر تم اسے ہیلی کاپٹر میں لاد کر وہاں سے لے آئے اور ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ملٹری سیکرٹری نے اسے راگن کے کرنل ننڈن کے حوالے کیا لیکن ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کرنل ننڈن ایک ہفتے سے چھٹی پر ہے اور راگن کے کسی آدمی کو بھی اس لین دین کا علم نہیں ہے۔ ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اس آدمی کو ملٹری سیکرٹری نے کس کے حوالے کیا اور کہاں کیا۔ چونکہ ملٹری سیکرٹری پرائم منسٹر کے ساتھ غیر ملکی دورے پر چلا گیا ہے اس لئے یہ بھاری رقم کمانے کا تمہیں موقع مل رہا ہے ورنہ ہم ملٹری سیکرٹری کو اغوا کر کے اس سے سب کچھ معلوم کر لیتے" ...... عمران نے کہا۔

"تم مجھے رقم دو۔ تمہیں میں سب کچھ بتا دوں گا وہ کچھ بھی جو شاید کسی کو بھی نہیں معلوم" ...... موبو رام نے کہا۔

"رقم تمہیں مل جائے گی۔ جب ہم نے خود ہی پیشکش کی ہے تو ظاہر ہے ہم رقم دیں گے لیکن اس وقت جب ہمیں احساس ہو جائے گا کہ تم نے ہمارے مطلب کی اور درست معلومات مہیا کی ہیں" ۔ عمران نے سرد اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اس مشکباری صادق چکاری کو بظاہر کرنل ننڈن کے ہی حوالے کیا گیا ہے لیکن وہ کرنل ننڈن نہ تھا بلکہ راگن کا کرنل شیام تھا البتہ

Admin @ www.hibuddiez.com

اس نے کرنل شنڈن کا میک اپ کر رکھا تھا لیکن میرے کرنل شنڈن اور کرنل شیام دونوں سے انتہائی گہرے تعلقات ہیں اس لئے میں اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ وہ کرنل شنڈن نہیں بلکہ کرنل شیام ہے لیکن چونکہ یہ سرکاری معاملات تھے اس لئے میں خاموش رہا"۔ موبو رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل شیام کو کہاں یہ آدمی دیا گیا تھا"۔ عمران نے پوچھا۔

راگن کمپنی مشکبار اور کافرستان کی درمیانی سرحد پر فرائض سر انجام دیتی ہے۔ وہیں سرحد پر ہی راگن کا ایک خفیہ اڈہ ہے جو چاسبا وادی میں ہے۔ یہ کام وہیں ہوا تھا"۔ موبو رام نے کہا۔

"لیکن راگن کے کسی آدمی کو اس کا علم نہیں ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہو بھی نہیں سکتا کیونکہ کرنل شیام ہلاک ہو چکا ہے"۔ موبو رام نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ موبو رام واقعی بے حد باخبر ہے اس لئے اگر اسے مزید رقم کا لالچ دیا جائے تو یہ بہت کچھ بتا سکتا ہے۔ اس نے کوٹ کی جیب سے ایک چیک بک نکالی اور اس کا ایک چیک پھاڑ کر اس نے ہاتھ میں لے لیا۔

"اسے آزاد کر دو"۔ عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر سے کہا تو صفدر خاموشی سے اٹھ کر موبو رام کی کرسی کے عقب میں گیا اور اس نے کرسی کے ایک پائے کے عقب میں موجود بٹن کو پیر سے پریس کیا تو راڈز غائب ہو گئے اور موبو رام آزاد ہو گیا۔

"ادھر ہمارے پاس آ کر بیٹھو موبو رام۔ تم نے چونکہ سچ بولا ہے اس لئے تم واقعی انعام کے حق دار ہو"۔ عمران نے کہا تو موبو رام اٹھا اور اس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا جس پر پہلے صفدر بیٹھا ہوا تھا جبکہ صفدر نے ایک اور خالی کرسی سنبھال لی۔

"یہ دیکھو۔ یہ دس لاکھ ڈالر کا گارنٹڈ چیک۔ یہ تمہارا ہو گیا"۔ عمران نے چیک موبو رام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ موبو رام نے چیک عمران کے ہاتھ سے جھپٹا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ پھر اس کے چہرے پر جیسے یکلخت مسرت کا آبشار سا بہنے لگا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی یہ اصل گارنٹڈ چیک ہے۔ اوہ۔ بہت شکریہ۔ یہ رقم تو میرا خواب تھا"۔ موبو رام نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر چیک کو احتیاط سے تہہ کر کے اسے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔

"تم ایسے ہی ایک اور چیک کے بھی مالک بن سکتے ہو موبو رام"۔ عمران نے چیک بک کو کھول کر پھر بند کرتے ہوئے کہا تو موبو رام بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ دس لاکھ ڈالر کا ایک اور چیک۔ کیا واقعی۔ اوہ۔ اوہ کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا"۔ موبو رام نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ شعور کی بجائے لاشعوری انداز میں بول رہا ہو یا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ دوسرے لمحے اس نے بے اختیار خود ہی اپنی کلائی پر چٹکی بھری اور عمران اور اس کے ساتھی موبو رام کے اس انداز

Admin @ www.hibuddiez.com

پر بے اختیار مسکرا دیئے۔

"یہ سب کچھ حقیقت ہے موبو رام۔ہم رقم دینے کے معاملے میں واقعی فیاض ہیں جو ہمارے ساتھ تعاون کرے ہم اسے مالا مال کر دیتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بتاؤ کیا معلوم کرنا چاہتے ہو۔جلدی بتاؤ"۔ موبو رام نے کہا۔

"میں نے محسوس کیا ہے کہ تم صادق چکاری کے بارے جانتے ہو کہ اسے کہاں لے جایا گیا ہے اور کس طرح اور کس انداز میں۔اگر تم مجھے یہ سب کچھ بتا دو تو ایک اور چیک تمہیں مل جائے گا اور کسی کو کبھی بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ تم نے ہمیں کچھ بتایا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔میں واقعی جانتا ہوں۔وہ ملٹری سیکرٹری احمق آدمی ہے۔وہ سمجھتا ہے کہ موبو رام بس پائلٹ ہی ہے جبکہ میری آنکھیں ہر وقت کھلی رہتی ہیں۔سنو میں بتاتا ہوں تمہیں۔جب اس خفیہ اڈے پر ملٹری سیکرٹری نے صادق چکاری کو کرنل نندن کے سیک میں موجود کرنل شیام کے حوالے کیا تو میں نے وہاں تبائی ایئر بیس کے کمانڈر لچھمن کا خصوصی ہیلی کاپٹر بھی کھڑا ہوا دیکھا تھا۔مجھے یقین ہے کہ صادق چکاری کو کمانڈر لچھمن کے حوالے کیا گیا ہوگا اور پھر یہ بھی اطلاع مجھے مل چکی ہے کہ کمانڈر لچھمن کالانگ کے پہاڑی علاقے میں ہلاک ہو چکا ہے۔اس کا خصوصی ہیلی کاپٹر کسی پہاڑی سے ٹکرا گیا تھا حالانکہ یہ بات سو فیصد جھوٹ پر مبنی ہے۔کمانڈر لچھمن انتہائی ماہر ترین پائلٹ تھا پھر کالانگ تو اس کا اپنا علاقہ ہے۔وہ سینکڑوں نہیں ہزاروں بار وہاں سے گزرا ہوگا۔اس کی تو آنکھیں بند کر دی جائیں تب بھی وہ اس علاقے سے صحیح سلامت ہیلی کاپٹر کراس کر کے لے جائے گا۔یقیناً کمانڈر لچھمن کو اس لئے ہلاک کرایا گیا ہے کہ وہ یہ نہ بتا سکے کہ صادق چکاری کو کہاں اس نے پہنچایا ہے جس طرح کرنل شیام کو روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ظاہر کیا گیا ہے"۔ موبو رام نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ کمانڈر لچھمن نے صادق چکاری کو کہاں پہنچایا ہوگا"۔ عمران نے کہا۔

"جہاں تک میری معلومات ہیں کمانڈر لچھمن کا ہیلی کاپٹر تباہ ہوا تو اس کا رخ شمال مغرب کی طرف تھا۔اس کا مطلب صاف ہے کہ وہ کنڈور کے علاقے سے واپس اپنے تبائی ایئر بیس پر آ رہا تھا اور کنڈور انتہائی دشوار گزار پہاڑی علاقہ ہے اور وہاں ایک ہی سپیشل بیس کیمپ ہے جس کا نام کنڈور بیس کیمپ ہے اور کرنل پرشاد اس کا کمانڈر ہے۔میں پرائم منسٹر سمیت کئی بار کنڈور بیس کیمپ جا چکا ہوں۔یہ جگہ ایسی ہے جہاں کوئی اجنبی آدمی کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتا۔مجھے یقین ہے کہ صادق چکاری کو وہیں بھجوایا گیا ہوگا۔ویسے بھی کرنل پرشاد پہلے ملٹری انٹیلی جنس میں کیپٹن تھا۔وہ پرائم منسٹر کا دور کا رشتہ دار ہے۔پرائم منسٹر نے خصوصی طور پر اسے کرنل کے عہدے پر ترقی دے کر کنڈور سپیشل بیس کیمپ کا کمانڈر بنا دیا ہے۔پرائم منسٹر صاحب اس پر بے حد اعتماد کرتے ہیں اور میں نے اکثر دیکھا

Admin @ www.hibuddiez.com

ہے کہ وہ کرنل پرشاد کی صلاحیتوں کی تعریف کرتے رہتے ہیں۔ پھر کرنل پرشاد حد درجہ ظالم اور سفاک آدمی ہے۔ یہ بیس کیمپ اس لئے بنایا گیا ہے کہ کافرستان کے ایسے آدمیوں کو جن سے معلومات حاصل کرنی ہوں وہاں بھیجا جاتا ہے اور وہاں کرنل پرشاد ان آدمیوں پر ایسے ایسے ظلم کرتا ہے کہ وہ چاہے دنیا کے بہادر ترین آدمی کیوں نہ ہوں سب کچھ بتا دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں" موبو رام نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب سے تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے سامنے رکھی ہوئی میز پر پھیلا دیا۔

"اب تم بتاؤ کہ کنڈور بیس کیمپ کہاں ہے" عمران نے موبو رام سے مخاطب ہو کر کہا تو موبو رام نقشے پر جھک گیا۔ وہ چند لمحوں تک نقشے کو غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ایک جگہ پر انگلی رکھ دی۔

"یہ ہے کنڈور کا پہاڑی علاقہ اور یہاں یہ کیمپ ہے۔ کیانگ نامی پہاڑی کے اندر خفیہ کیمپ"..... موبو رام نے کہا۔

"تم وہاں گئے ہو۔ اس کی جو کچھ تفصیل تم بتا سکتے ہو بتا دو"۔ عمران نے کہا تو موبو رام نے جو تفصیل بتائی اس سے معلوم ہوا کہ پہاڑی کے اندر ایک خفیہ اڈہ بنا ہوا ہے۔ جہاں پندرہ کے قریب افراد ہیں۔ یہاں ایسی مشینری نصب ہے جو ارد گرد کے تمام علاقوں کی چیکنگ کرتی رہتی ہے اور اس بارے میں اطلاع کنڈور علاقے میں واقع ایک پہاڑی چھاؤنی اور ایئر بیس کو پہنچا دیتی ہے جبکہ ایئر بیس کیمپ میں باقاعدہ ٹارچنگ روم بھی بنایا گیا ہے جہاں لوگوں کی زبانیں کھلوائی جاتی ہیں۔

"وہاں فون تو ہوگا" عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ٹرانسمیٹر سے رابطہ ہے یا اندر موجود مشینری کی مدد سے۔" موبو رام نے جواب دیا۔

"ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی" عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم اور نہ میں نے کبھی معلوم کرنے کی کوشش کی ہے" موبو رام نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن جو کچھ تم نے بتایا ہے اسے جب تک کنفرم نہ کر لیا جائے تب تک تمہاری باتوں پر کیسے یقین کیا جا سکتا ہے اگر تمہیں ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کا علم نہیں تو تم پرائم منسٹر سیکرٹریٹ سے اپنے طور پر معلوم کر سکتے ہو" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں معلوم تو کر سکتا ہوں لیکن میں وہاں کال تو نہیں کر سکتا ورنہ تو سب کچھ وہ لوگ سمجھ جائیں گے"..... موبو رام نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"تم کال نہ کرنا۔ تم صرف فریکوئنسی معلوم کرو"..... عمران نے کہا۔

"مجھے فون کرنا ہوگا"..... موبو رام نے کہا۔

"جا کر فون لے آؤ البرٹ"۔ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"میری سمجھ میں اب تک یہ بات نہیں آئی کہ ایکریمیا کو اس صادق

Admin @ www.hibuddiez.com

چکاری سے کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے جبکہ ایکریمیا کا کسی طرح بھی کوئی تعلق اس صادق چکاری سے نہیں ہے"۔ موبو رام نے کہا۔

"تمہیں یہ تو معلوم ہے کہ ایکریمیا کے چند سیاح وادی مشکبار میں اغوا کر لیئے گئے تھے۔ یہ سیاح نہ تھے بلکہ ایکریمی حکومت کے اہم آدمی تھے اور ایکریمیا حکومت ہر صورت میں انہیں برآمد کرنا چاہتی ہے جبکہ مشکبار تنظیمیں اور کافرستان حکومت دونوں نے ان سیاحوں کے اغوا سے لاتعلقی اور لاعلمی کا اظہار کر دیا ہے لیکن ایکریمیا کو معلوم ہوا ہے کہ صادق چکاری ان کے بارے میں جانتا ہے لیکن اس سے پہلے کہ ایکریمین ایجنٹ صادق چکاری تک پہنچتے کافرستان حکومت نے اسے اغوا کرا لیا۔ چنانچہ ہمیں یہاں بھیجا گیا تاکہ ہم صادق چکاری کو ٹریس کر کے اس سے ان سیاحوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ صادق چکاری کو ساپور چھاؤنی میں رکھا گیا ہے لیکن پھر اطلاع ملی کہ اسے وہاں سے نکال لیا گیا ہے۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا اس کے بارے میں تمہیں علم ہے"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو موبو رام نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اسے واقعی اب سمجھ آ گئی ہو کہ ایکریمیز کیوں صادق چکاری کے پیچھے اتنی بھاری رقم خرچ کر رہے ہیں۔

تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔

"یہ موبو رام کو دے دو اور موبو رام۔ اس پر لاؤڈر کا بٹن موجود ہے اسے آن کر دو تاکہ ہم بھی تمہاری بات چیت سن سکیں"۔ عمران نے کہا تو موبو رام نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر صفدر کے ہاتھ سے اس نے کارڈلیس فون پیس لے کر اس پر لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سپیشل آفیسرز کلب"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"موبو رام بول رہا ہوں۔ یہاں میرا دوست سوشیل موجود ہوگا۔ اس سے میری بات کراؤ"۔ موبو رام نے کہا۔

"ہیلو۔ سوشیل بول رہا ہوں"۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"موبو رام بول رہا ہوں سوشیل"۔ موبو رام نے کہا۔

"تم اچانک کہاں چلے گئے ہو۔ میں یہاں تمہارا انتظار کرتے کرتے سوکھ گیا ہوں۔ کامنی بھی آئی ہوئی ہے۔ وہ بھی تمہارا انتظار کر رہی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے اچانک ایک سرکاری کام کے لئے جانا پڑا ہے۔ میں جلد ہی واپس پہنچ جاؤں گا۔ مجھے اس کام کے سلسلے میں کرنل پرشاد سے بات کرنی ہے لیکن مجھے اس کی فریکونسی کا علم نہیں ہے۔ اس کی فریکونسی تو بتاؤ"۔۔۔۔ موبو رام نے کہا۔

"کرنل پرشاد کی فریکونسی۔ تمہارا مطلب ہے کہ کنڈور سپیشل بیس کیمپ کی فریکونسی۔ لیکن وہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے۔ سوری موبو

Admin @ www.hibuddiez.com

رام میں وہ نہیں بتا سکتا"۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں ـــ سرکاری کام کر رہا ہوں۔ کوئی ذاتی کام تو نہیں کر رہا"۔ موبو رام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کچھ بھی ہو۔ بہرحال آئی ایم سوری"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ اسی کو معلوم ہے"۔ موبو رام نے بے بس سے لہجے میں کہا۔

"تم یہیں بیٹھو۔ میں آرہا ہوں"۔ عمران نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے باہر نکل گیا۔ باہر ناٹران اور فیصل جان موجود تھے۔

"ناٹران کیا تم پرائم منسٹر سیکرٹریٹ میں اپنے آدمی سے یہ معلوم کر سکتے ہو کہ کنڈور سپیشل بیس کیمپ کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کیا ہے"۔ عمران نے ناٹران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوشش تو کی جا سکتی ہے"۔۔۔۔ ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر جلد از جلد معلوم کرو۔ ورنہ دوسری صورت میں فیصل جان کو سپیشل آفیسرز کلب سے ایک اور آدمی کو اغوا کر کے یہاں لانا پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ناٹران اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"کس کو عمران صاحب"۔۔۔۔ فیصل جان نے چونک کر پوچھا۔

"ایک آدمی سوشیل نام کا ہے۔ اس موبو رام کا بڑا گہرا دوست ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ہاں۔ وہ واقعی اس کا گہرا دوست ہے اور انتہائی عیاش طبع آدمی ہے"۔۔۔۔ فیصل جان نے جواب دیا اور پھر دس منٹ بعد ناٹران واپس آگیا۔

"معلوم نہیں ہو سکا عمران صاحب۔ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے"۔ ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر فیصل جان تم جاؤ اور اسے بے ہوش کر کے یہاں لے آؤ"۔ عمران نے کہا تو فیصل جان سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"اس موبو رام نے کیا بتایا ہے عمران صاحب"۔ ناٹران نے پوچھا۔

"ایک منٹ۔ میں اس کو بے ہوش کر دینے کا کہہ کر ابھی واپس آتا ہوں۔ ظاہر ہے سوشیل کے آنے میں کچھ وقت لگ جائے گا"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور ناٹران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران واپس تہ خانے میں چلا گیا۔

"البرٹ۔ موبو رام کا خاص خیال رکھنا۔ میں کچھ دیر بعد آؤں گا"۔ عمران نے کہا اور پھر واپس مڑ کر باہر آگیا اور پھر باہر آ کر اس نے ناٹران کو تفصیل بتانی شروع کر دی جبکہ اس دوران صفدر باقی ساتھیوں کے ساتھ وہاں آگیا۔

"موبو رام کو بے ہوش کر کے میں نے دوبارہ راڈز میں جکڑ دیا ہے"۔ صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ اب آپ کو اس کنڈور بیس کیمپ پر ریڈ کرنا ہوگا"...... ناٹران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس سے پہلے مجھے معلوم کرنا ہوگا کہ اس کی حفاظت کے لئے کس کس ایجنسی کو تعینات کیا گیا ہے"... عمران نے کہا۔

"وہ کیسے معلوم ہوگا"...... ناٹران نے حیران ہو کر کہا۔

"شاگل سے معلوم کرنا ہوگا۔ فون تم لے آئے ہو گے صفدر"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پہلے ناٹران کو جواب دیا اور پھر صفدر سے مخاطب ہو گیا اور صفدر نے ہاتھ میں پکڑا ہوا فون پیس عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہاں عمران صاحب۔ آپ بے فکر ہو کر بات کریں" ناٹران نے جواب دیا اور عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس جناب شاگل سے میری بات کرائیں"...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ شاگل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ارے ارے۔ اتنا اونچا کیوں بول رہے ہو۔ کیا بہرے ہو گئے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو"۔ شاگل نے اس بار قدرے آہستہ بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہارے سیکرٹری کو بتایا ہے کہ میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ کیا اس نے تمہیں کچھ نہیں بتایا۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ تم نے مجھ سے بات کرنے سے پہلے متعلقہ آدمیوں کو حکم دے دیا ہوگا کہ وہ معلوم کر کے بتائیں کہ میں کہاں سے بات کر رہا ہوں"... عمران نے کہا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔ میرے پاس مصدقہ اطلاعات موجود ہیں کہ تم پاکیشیا سے وادی مشکبار میں داخل ہو چکے ہو"... شاگل نے کہا۔

"آج نہیں تو کل وہ بھی پاکیشیا کا ہی حصہ بن جائے گا۔ ویسے مجھے افسوس ہے شاگل کہ تم نے اپنی اہمیت اس قدر کم کر لی ہے کہ اب پرائم منسٹر اور صدر تم پر اعتماد ہی نہیں کرتے۔ مجھے اس پر بے حد افسوس ہوا ہے حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تم میں کتنی صلاحیتیں ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے خلاف مشن مکمل کرتے ہوئے مجھے کتنے کٹھن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اور پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ اب تک میری قسمت نے مجھے تمہارے ہاتھوں ہلاک ہونے سے بچایا ہوا ہے لیکن اس کے باوجود تمہارے ملک کا پرائم منسٹر اور صدر تمہیں ایک فضول اور ناکارہ آدمی سمجھتے ہیں اور تمہارے علاوہ وہ تھرڈ کلاس لوگوں

Admin @ www.hibuddiez.com

پر اعتماد کرتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم خواہ مخواہ غلط بات کر رہے ہو۔ ویسے تمہاری یہ بات تو واقعی درست ہے کہ تم اپنی قسمت کی وجہ سے ہی اب تک میرے ہاتھوں سے بچے ہوئے ہو۔ لیکن یہ بتا دوں کہ ہر بار قسمت ساتھ نہیں دیا کرتی"۔ شاگل نے جواب دیا اور عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی شاگل کا جواب سن کر بے اختیار مسکرا دیئے۔

"مجھے معلوم ہے لیکن اس کا فیصلہ تو بعد میں ہوتا رہے گا۔ میں نے اس لئے تمہیں فون کیا ہے کہ پرائم منسٹر صاحب، صادق چکاری کو ساپور چھاؤنی سے نکال کر لے گئے ہیں اور اس کے لئے انہوں نے اپنا خصوصی ہیلی کاپٹر اور اپنے ملٹری سیکرٹری کو استعمال کیا ہے اور یہ بھی مجھے معلوم ہوا ہے کہ صادق چکاری کو انہوں نے کافرستان میں کسی خفیہ مقام پر پہنچا دیا ہے جبکہ تمہیں اس کی ہوا تک نہیں لگنے دی"۔ عمران نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم مجھ سے وہ سپاٹ معلوم کرنا چاہتے ہو جہاں صادق چکاری کو رکھا گیا ہے۔ مجھے معلوم ہے لیکن میں تمہیں نہیں بتا سکتا"۔ شاگل نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تم اپنے آفس میں بیٹھے اپنے ماتحتوں پر رعب جھاڑتے رہو۔ اب میں مزید کیا کہہ سکتا ہوں۔ ویسے مجھے تم سے ہمدردی ہے۔ تمہیں واقعی عضو معطل بنا کر رکھ دیا گیا ہے"۔ عمران نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ صادق چکاری کو وادی مشکبار میں ہی رکھا گیا ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ مجھے سب کچھ معلوم ہے"..... شاگل نے کہا۔

"تو پھر تو تمہیں وادی مشکبار میں ہونا چاہئے تھا جبکہ تم یہاں بیٹھے ہوئے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے صرف تمہارے خلاف کام کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور مشکبار میں میرے آدمی موجود ہیں۔ جیسے ہی مجھے تمہاری کسی جگہ موجودگی کی اطلاع ملی۔ میں موت بن کر تم پر جھپٹ پڑوں گا۔ تمہارے علاوہ بھی چونکہ ہمیں اور بہت سے کام کرنے ہوتے ہیں اس لئے میں ہیڈ کوارٹر میں ہی رہتا ہوں"۔ شاگل نے کہا۔

"جب میں صادق چکاری کا پتہ کر لوں گا تو میرا وعدہ کہ میں تمہیں فوراً اطلاع کر دوں گا۔ گڈ بائی"..... عمران نے کہا اور فون آف کر دیا۔

"شاگل تو کہہ رہا ہے کہ صادق چکاری وادی مشکبار میں ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن مجھے چیک کرنا پڑے گا۔ ویسے میرا خیال ہے کہ اس بار پرائم منسٹر نے یہ مشن اپنے ہاتھ میں رکھا ہے اور شاگل کو بھی درست بات نہیں بتائی گئی۔ البتہ کرنل پرشاد سے اگر بات ہو گئی تو پھر اصل بات سامنے آجائے گی۔ ہو سکتا ہے کہ اس موبو رام کے

Admin @ www.hibuddiez.com

اندازے سرے سے ہی غلط ہوں۔ عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

صادق چکاری کو ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے پایا۔ اس کے جسم کے گرد فولادی راڈز موجود تھے۔ جبکہ سامنے ایک کافرستانی فوجی ہاتھ میں سرنج پکڑے کھڑا ہوا تھا۔ صادق چکاری نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا کیونکہ وہ جس کمرے میں پہلے راڈز والی کرسی میں جکڑا ہوا تھا اور اسے اس طرح ایک فوجی نے انجکشن لگا کر بے ہوش کیا تھا یہ کمرہ اس سے قطعی مختلف تھا یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں انتہائی جدید ترین ٹارچنگ کے سامان کے ساتھ ساتھ قدیم دور کے ہتھیار تلواریں، نیزے اور خنجر بھی دیوار کے ساتھ لٹکے ہوئے تھے جبکہ وہ کمرہ بالکل سادہ تھا۔

"ہم کہاں ہیں"...... صادق چکاری نے اس فوجی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم کنڈور سپیشل بیس کیمپ میں ہو۔ تم یقیناً اس بیس کیمپ

Admin @ www.hibuddiez.com

کے بارے میں جانتے ہو گے"۔۔۔ اس فوجی نے جواب دیا اور صادق چکاری بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ وہ اس کیمپ کے بارے میں کافی کچھ سن چکا تھا۔ کئی مشکباری لیڈروں کو یہاں پہنچایا گیا تھا اور کئی بار مشکباری مجاہدین نے اس کیمپ کو ٹریس کرنے کی بھی کوشش کی تھی لیکن آج تک اس کیمپ کو ٹریس نہ کیا جا سکا تھا۔

"تو میں کرنل پرشاد کی تحویل میں ہوں"۔ صادق چکاری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور ابھی کرنل صاحب آ رہے ہیں۔ تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ جو کچھ کرنل صاحب پوچھیں۔ تم بتا دو۔ ورنہ اس کمرے میں بڑے بڑے جغادری بھی بولنے پر مجبور ہو گئے ہیں لیکن یہ اور بات ہے کہ اس کے بعد پھر وہ کبھی نہ بول سکے"۔ اس فوجی نے کہا۔

"تمہارا کیا نام ہے"۔۔ صادق چکاری نے پوچھا۔

"میرا نام کیپٹن نریندر ہے"۔ اس فوجی نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر بھی فوجی یونیفارم تھی اور سٹارز کے لحاظ سے وہ کرنل تھا۔ لیکن اس کے چہرے پر بے پناہ معصومیت اور سادگی تھی جیسے وہ بے حد سادہ مزاج آدمی ہو۔

"ہونہہ۔ تو تم ہو وہ صادق چکاری جو کافرستانی حکومت کے لئے مسئلہ بنا ہوا تھا"۔۔۔۔ آنے والے نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اس کا لہجہ بھی بے حد نرم تھا۔

"تمہارا نام کرنل پرشاد ہے"۔ صادق چکاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اس نے جو کچھ کرنل پرشاد کے بارے میں سن رکھا تھا اس سے یہ شخص بالکل مختلف نظر آ رہا تھا۔

"ہاں۔ میرا نام کرنل پرشاد ہے"۔۔ اس آدمی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارے متعلق جو کچھ کہا جاتا ہے تم بظاہر تو اس سے قطعی مختلف ہو"۔ صادق چکاری نے کہا تو کرنل پرشاد بے اختیار ہنس پڑا۔

"جو کچھ میرے بارے میں کہا جاتا ہے وہ بے حد کم ہے۔ لیکن ایسا میں اس وقت بنتا ہوں جب سیدھی انگلی سے کام نہیں چلتا۔ بہرحال تمہیں یہاں اس لئے لایا گیا ہے کہ تم سے دو معاملات کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں۔ ایک تو فلم رول ہے جو باوجود کوشش کے ٹریس نہیں ہو سکا اور دوسرا الجہاد تنظیم کے بارے میں تمام معلومات جس کے تم لیڈر ہو"۔۔۔۔۔ کرنل پرشاد نے کہا۔

"کیا مجھے یہاں کرنل شوالا نے بھجوایا ہے"۔۔۔۔۔ صادق چکاری نے کہا۔

"نہیں۔ تمہیں یہاں پرائم منسٹر کے حکم سے لایا گیا ہے"۔ کرنل پرشاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم پہلے کرنل شوالا سے بات کر لو۔ کرنل شوالا نے میری بے ہوشی کے دوران میرے ذہن کو انتہائی جدید ترین مشینری سے چیک کیا تھا۔ اس کی تفصیلی رپورٹ بھی اس کے پاس ہو گی اور اگر

Admin @ www.hibuddiez.com

واقعی کوئی فلم رول میرے پاس تھا تو اس کے بارے میں بھی تمہیں علم ہو جائے گا اور الجہاد کے بارے میں بھی" صادق چکاری نے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے کسی سے کچھ پوچھنے کی۔ تم یہاں موجود ہو۔ تم خود ہی سب کچھ بتا دو گے" کرنل پرشاد نے جواب دیا۔

"تو پھر سن لو کہ میرا الجہاد سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ علیحدہ تنظیم ہے۔ اس کے لیڈر کا نام البتہ محمد علی مجاہد ہے۔ بس میں اتنا جانتا ہوں اس سے زیادہ نہیں۔ جہاں تک اس فلم رول کا تعلق ہے۔ ایسا رول بنانے کا میں نے سوچا ضرور تھا لیکن اسے عملی جامہ نہیں پہنایا تھا کیونکہ اتنی سمجھ مجھ میں بھی ہے کہ اگر ایسا رول کافرستان کے ہاتھ لگ گیا تو پھر وادی مشکبار کی تمام تحریک آزادی ہمیشہ کے لئے دم توڑ دے گی" صادق چکاری نے جواب دیا۔

"تم درست کہہ رہے ہو گے لیکن مجھے تو بہرحال الجہاد کے بارے میں تفصیلات چاہئیں اور اس فلم رول کے بارے میں بھی اور تم نے بتانا ہے" کرنل پرشاد نے اسی طرح سادہ لہجے میں کہا۔

"جو کچھ میں جانتا تھا وہ میں نے بتا دیا ہے" صادق چکاری نے جواب دیا۔

"جو کچھ میں نے معلوم کرنا تھا وہ تم نے بتایا نہیں۔ تم نے وہ بتانا ہے" کرنل پرشاد کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"اب مزید میں کیا کہہ سکتا ہوں" صادق چکاری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن نریندر" کرنل پرشاد نے مڑ کر کیپٹن نریندر سے کہا۔

"یس سر" کیپٹن نریندر نے اٹین شن ہوتے ہوئے کہا۔

"صادق چکاری کو پا سم ون ہنڈرڈ کا انجکشن لگا کر چھت سے لٹکا دو" کرنل پرشاد نے کہا۔

"یس سر" کیپٹن نریندر نے کہا۔

"سنو۔ رک جاؤ۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ انتہائی ہولناک عذاب ہے" صادق چکاری نے کہا۔

"یہ ہولناک عذاب نہیں ہے بلکہ سب سے کم درجے کا عذاب ہے" کرنل پرشاد نے جواب دیا۔

"میں دونوں باتیں بتانے کے لئے تیار ہوں لیکن یہ دونوں باتیں میں کافرستان کے پرائم منسٹر کو بتاؤں گا تاکہ میں ان سے اپنے بارے میں تحفظ کی یقین دہانی حاصل کر سکوں۔ ویسے میرا نام صادق چکاری ہے۔ تم چاہے جو کچھ بھی کر لو۔ تم مجھ سے کچھ حاصل نہیں کر سکتے" صادق چکاری نے کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب تم جیسے تھرڈ کلاس آدمی سے کیسے بات کر سکتے ہیں صادق چکاری۔ تمہاری کیا اہمیت ہے"... کرنل پرشاد نے غراتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ پھر پا سم ون ہنڈرڈ کیا تھری ہنڈرڈ کا انجکشن لگا کر دیکھو۔ میں تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ میں نے کواسیما کا باقاعدہ

Admin @ www.hibuddiez.com

مکمل کورس کر رکھا ہے"۔ صادق چکاری نے کہا تو کرنل پرشاد بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم کواسیما کے بارے میں کیسے جانتے ہو" کرنل پرشاد کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میرا نام صادق چکاری ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ میری کیا اہمیت ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ کسی بھی وقت میں کافرستانیوں کے ہاتھ لگ سکتا ہوں اور میں کافرستانیوں کی فطرت اور ظلم وستم کے بارے میں بھی جانتا ہوں۔ اس لئے میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر یہ کورس کیا تھا اور تم نے یہ الفاظ سن کر جس ردعمل کا اظہار کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں معلوم ہے کہ کواسیما کا مکمل کورس جس نے کر رکھا ہو اس پر جسمانی تشدد بے کار ثابت ہوتا ہے۔ جیسے ہی تم تشدد کرو گے میرے اعصاب مردہ ہو جائیں گے"۔۔۔ صادق چکاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر تم پام ون ہنڈرڈ سے کیوں خوفزدہ ہو گئے تھے"۔ کرنل پرشاد نے کہا۔

"میں اس سے خوفزدہ نہیں ہوا تھا۔ اس کا مجھ پر کیا اثر ہونا ہے۔ میں نے یہ بات اس لئے کی ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ جب تم نے مجھ سے کچھ حاصل نہیں کر سکنا تو تم نے ردعمل کے طور پر مجھے ہلاک کر دینا ہے جبکہ پرائم منسٹر بہرحال ایک ذمہ دار آدمی ہیں۔ ان سے تحفظ کی یقین دہانی لی جا سکتی ہے"۔۔۔ صادق چکاری نے کہا۔

"صادق چکاری۔ تم دنیا کو تو احمق بنا سکتے ہو۔ مجھے نہیں۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ تم جیسا آدمی صرف اپنی جان بچانے کے لئے سب کچھ بتا دے۔ میں تم لوگوں کی نفسیات سے اچھی طرح واقف ہوں۔ تم جان تو دے سکتے ہو لیکن خود کچھ نہیں بتا سکتے۔ اس لئے تمہاری یہ بات کہ تم صرف اپنی جان کے تحفظ کی خاطر سب کچھ خود ہی بتا دو گے قطعاً غلط ہے" کرنل پرشاد نے کہا۔

"جو کچھ تم نے سوچا ہے وہ درست ہے لیکن جو کچھ میں نے کہا ہے وہ بھی درست ہے۔ اس کی چند خاص وجوہات ہیں جو تمہیں نہیں بتائی جا سکتیں۔ صرف پرائم منسٹر کو ہی بتائی جا سکتی ہیں۔ اگر تم میری بات مان لیتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ تمہارا جو جی چاہے کر لو۔ میں کوئی اعتراض نہیں کروں گا" صادق چکاری نے کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب تو تین روز کے لئے غیر ملکی دورے پر گئے ہوئے ہیں"۔۔۔ کرنل پرشاد نے کہا۔

"تو پھر کیا ہوا۔ میں یہاں سے بھاگ تو نہیں سکتا"۔۔۔۔۔ صادق چکاری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن پھر تمہیں ان تینوں دنوں کے دوران بے ہوش رہنا پڑے گا"۔۔۔۔۔ کرنل پرشاد نے کہا۔

"کیا تم مجھ سے اس قدر خوفزدہ ہو۔ حیرت ہے جبکہ مجھے بھی معلوم ہے کہ کنڈر بیس کیمپ سے فرار ناممکن ہے"۔۔۔۔۔ صادق چکاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"میں تم سے خوفزدہ نہیں ہوں بلکہ میں اس بات سے خوفزدہ ہوں کہ کہیں تم خودکشی نہ کر لو" کرنل پرشاد نے کہا۔

"مسلمان خودکشی کو حرام موت سمجھتے ہیں اور میں کم از کم حرام موت نہیں مرنا چاہتا۔ میری تو خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کی موت نصیب کرے لیکن اگر شہادت کی موت میرے نصیب میں نہیں ہے تو پھر فطری موت میرے لئے قابل قبول ہو گی۔ حرام موت نہیں۔ صادق چکاری نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ تمہیں اس بیس کیمپ کے ایک علیحدہ کمرے میں رکھا جائے گا" کرنل پرشاد نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ کیپٹن نریندر کی طرف مڑ گیا۔

"صادق چکاری کو سپیشل سیف سیل میں پہنچا دو۔ خیال رکھنا۔ اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جس سے یہ فرار ہو سکے۔ کیونکہ اس کی ذہانت اور منصوبہ بندی پوری وادی مشکبار کے ساتھ ساتھ کافرستان میں بھی مشہور ہے" کرنل پرشاد نے کہا تو صادق چکاری بے اختیار مسکرا دیا۔

"سنو صادق چکاری۔ چونکہ تم ایک ذہین آدمی ہو اور میں ہمیشہ ذہانت کا قدر دان رہا ہوں اس لئے میں نے تم پر کسی قسم کا کوئی تشدد نہیں کیا۔ ورنہ میرے پاس ایسے ایسے آلات موجود ہیں کہ جو کورس تم نے کیا ہوا ہے وہ بھی ان آلات کے راستے میں حائل نہیں ہو سکتا۔ میں تم سے ہر بات اگلوا لیتا۔ لیکن اس طرح تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتے لیکن میں اس لئے خاموش ہو گیا ہوں کہ اگر تم خود اپنے طور پر سب کچھ بتانے پر آمادہ ہو گئے ہو اور بہرحال تم کافرستان کی فوج میں رہے ہو۔ اس لئے ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ تم دوبارہ ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ" .. کرنل پرشاد نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری اس قدر افزائی کا شکریہ کرنل پرشاد۔ مجھے یقین ہے کہ پرائم منسٹر کی آمد پر تمہیں ان کے سامنے شرمندہ نہیں ہونا پڑے گا"۔ صادق چکاری نے کہا تو کرنل پرشاد نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر واپس چلا گیا جبکہ کیپٹن نریندر نے جیب سے ایک انجکشن نکالا اور اس کی سوئی پر موجود کیپ ہٹائی اور آگے بڑھ کر اس نے سوئی انتہائی بے دردی سے صادق چکاری کے بازو میں اتار دی۔

"تم مجھے بے ہوش رکھنا چاہتے ہو" صادق چکاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اس سے تم صرف ایک گھنٹے کے لئے عارضی طور پر بے ہوش ہو گے۔ پھر تمہیں خود بخود ہوش آ جائے گا۔ سپیشل سیف سیل جسے ہم ٹرپل ایس کہتے ہیں تمہیں وہاں تک پہنچانے کے لئے تمہارا بے ہوش ہونا ضروری ہے" ...... کیپٹن نریندر نے دوا انجکٹ کرتے ہوئے جواب دیا اور پھر صادق چکاری کے ذہن پر دھند سی چھانے لگی اور چند لمحوں بعد اس کے احساسات اس دھند میں جیسے ڈوب سے گئے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

نہیں ....ل نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"کندن بول رہا ہوں باس چیکنگ روم سے۔ جو کال عمران نے آپ کو کی ہے وہ کسی سیٹلائٹ کے ذریعے کی جا رہی تھی۔ اسے چیک نہیں کیا جا سکا"..... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سیٹلائٹ سے کی جا رہی تھی۔ کیا مطلب ہے تمہارا۔ کیا یہ عمران کسی خلائی سیارے پر بیٹھا مجھے کال کر رہا تھا"..... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ میرا مطلب تھا کہ جہاں سے وہ کال کر رہا تھا وہ براہ راست کافرستان نیٹ ورک سے مربوط نہیں ہے بلکہ کسی خفیہ مواصلاتی سیٹلائٹ سے اس کا رابطہ ہے اور اس خفیہ سیٹلائٹ کا ہمارے مواصلاتی نیٹ ورک سے رابطہ ہے۔ اس لئے چیکنگ مشینری یہ چیک نہیں کر سکی کہ کال کہاں سے کی جا رہی ہے"..... دوسری طرف سے کندن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتی احمق آدمی۔ تم کافرستان سیکرٹ سروس کے مواصلاتی سنٹر کے انچارج ہو۔ جس کا یہ سیٹلائٹ ہے اس سے بات کرو اور اسے مجبور کرو کہ وہ بتائے اور اگر وہ نہ بتائے تو پھر اسے کان سے پکڑ کر میرے پاس لے آؤ۔ میں اس کی روح سے بھی اگلوا لوں گا۔ کیوں نہیں ہو سکتی چیکنگ۔ ہو سکتی ہے۔ بالکل ہو سکتی ہے۔ یقیناً ہو سکتا ہے۔ لیکن ٹھہرو۔ اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس عمران نے خود ہی مجھے بتا دیا ہے کہ وہ وادی مشکبار سے بول رہا ہے۔ اس لئے اب

شاگل نے فون کا رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کا چہرہ بگڑا ہوا تھا۔

"میں اس احمق، نانسنس کو گولی مار دوں گا۔ یہ اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے نانسنس۔ اگر قسمت نے اسے اب تک میرے ہاتھوں سے بچا رکھا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس طرح یہ مجھے فون کر کے میرے ساتھ طنزیہ گفتگو کرے۔ میں اسے گولی مار دوں گا اور اس کا ریشہ ریشہ اپنے ہاتھوں سے ادھیڑ دوں گا"..... شاگل نے بار بار اور مسلسل میز پر مکے مارتے ہوئے کہا۔ اس کی ابھی عمران سے فون پر بات ہوئی تھی اور عمران نے اسے کھلے عام کہہ دیا تھا کہ اس کی اہمیت صدر اور پرائم منسٹر کی نظروں میں کچھ نہیں رہی اور عمران کی ان باتوں سے جیسے شاگل کی رگوں میں خون کی بجائے چنگاریاں سی دوڑنے لگ گئی تھیں۔ اسی لمحے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور شاگل نے مسلسل بڑبڑاتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر جھٹکے سے رسیور اٹھا لیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

کسی چیکنگ کی ضرورت نہیں رہی۔ خواہ مخواہ وقت ضائع کرتے ہو نانسنس"..... شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"آخر اس عمران نے مجھے فون کیوں کیا تھا۔ یہ شیطان ہے۔ یقیناً اس کا کوئی خاص مقصد ہوگا"..... شاگل نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"یس۔ کم ان"..... شاگل نے حلق پھاڑ کر چیختے ہوئے کہا تو دروازہ کھلا اور شاگل کا نائب رام چندر اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں شاگل کو سلام کیا۔

"بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ عمران نے مجھے فون کیوں کیا ہے۔ وہ کیا چاہتا ہے۔ بتاؤ"..... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے تیز لہجے میں کہا تو رام چندر بے اختیار چونک پڑا۔

"عمران نے آپ کو فون کیا ہے۔ وہ تو ہمارا دشمن ہے اور ہم تو اسے تلاش کر رہے ہیں"..... رام چندر نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تو کیا دشمن مجھے فون نہیں کر سکتا۔ کیا مطلب ہے تمہارا۔ کیوں۔ وہ فون کیوں نہیں کر سکتا۔ وجہ بتاؤ"..... شاگل اس پر الٹ پڑا۔

"یہ اس کے لئے اعزاز ہے جناب کہ وہ آپ سے فون پر بات کرتا ہے۔ ورنہ آپ کے مقابل اس کی اپنی حیثیت ہی کیا ہے۔ آپ کافرستان جیسے عظیم اور طاقتور ملک کی سیکرٹ سروس کے چیف ہیں جبکہ وہ انتہائی پس ماندہ اور چھوٹے سے ملک پاکیشیا کا ایک عام سا آدمی ہے"..... رام چندر نے کہنا شروع کیا تو شاگل کا بگڑا ہوا چہرہ ساتھ ساتھ نارمل ہونے لگ گیا اور رام چندر کے فقرے کے آخر میں تو اس کے چہرے پر فخریہ مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔

"گڈ۔ مجھے ایسے ہی ماتحت چاہئیں جو افسر کی عزت و وقار کے بارے میں بہت جانتے ہوں۔ گڈ"..... شاگل نے بڑے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"اس عمران نے کہاں سے آپ کو فون کیا تھا باس"..... رام چندر نے چند لمحوں بعد پوچھا۔

"کسی خفیہ سیٹلائٹ سے"..... شاگل نے جواب دیا تو رام چندر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اتنا ڈرتا ہے آپ سے وہ۔ ویسے ڈرنا بھی چاہئے اسے"..... رام چندر نے کہا تو شاگل کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اوہ۔ تم واقعی درست کہہ رہے ہو۔ اس لئے اس نے خفیہ سیٹلائٹ کے ذریعے مجھے فون کیا ہے تاکہ میں اسے گردن سے نہ پکڑ لوں۔ لیکن پھر اس نے غلط ہی کیوں مجھے بتایا ہے کہ وہ کافرستان سے نہیں بلکہ وادی مشکبار سے بول رہا ہے"..... شاگل نے کہا۔

"اس نے غلط بتایا ہوگا باس۔ اسے فکر ہو گی کہ آپ لازماً اسے

Admin @ www.hibuddiez.com

چیک کر لیں گے۔اس لئے اس نے خود ہی بتا دیا ہوگا"۔ رام چندر نے کہا۔

"ہاں۔وہ شیطان ہے۔اس لئے وہ غلط ہی بتا سکتا ہے۔بہرحال ٹھیک ہے۔وہ جو مرضی آئے کرتا رہے۔تم بتاؤ کہ تم نے معلوم کیا ہے کہ صادق چکاری کو وادی مشکبار میں کہاں رکھا گیا ہے"۔شاگل نے کہا۔

"باس۔اس بار پرائم منسٹر صاحب نے انتہائی خفیہ طریقہ کار استعمال کیا ہے۔یوں لگتا ہے جیسے وہ صادق چکاری کو اپنے علاوہ باقی ہر ایک سے چھپانا چاہتے ہوں"۔ رام چندر نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔اس کے چہرے پر یکلخت حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔تفصیل بتاؤ"۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔پرائم منسٹر کے ملٹری سیکرٹری نے پرائم منسٹر کے خصوصی ہیلی کاپٹر میں ساپور چھاؤنی جا کر وہاں سے کرنل شوالا سے صادق چکاری کو بے ہوشی کے عالم میں حاصل کیا اور پھر اسے راگن کے کرنل شنڈن کے حوالے کر دیا۔یہ آفیشل رپورٹ ہے لیکن میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق کرنل شنڈن چھٹی پر ہے اور کرنل شیام نے کرنل شنڈن کا میک اپ کر کے ملٹری سیکرٹری سے صادق چکاری کو وصول کیا ہے اور باس۔کرنل شیام نے صادق چکاری کو تباکی ایئر بیس کیمپ کے کمانڈر لچھمن کے حوالے کر دیا اور کمانڈر لچھمن اسے اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر میں لے کر چلا گیا اور اس کے بعد کمانڈر لچھمن کی موت کی اطلاع ملی۔اس کا ہیلی کاپٹر کسی پہاڑی سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا اور کرنل شیام کی کار کو کسی نامعلوم ٹرالر نے ٹکر مار دی۔اس طرح یہ دونوں ہلاک ہو گئے اور پرائم منسٹر صاحب اپنے ملٹری سیکرٹری کے ساتھ تین روز کے غیر ملکی دورے پر چلے گئے ہیں"۔ رام چندر نے کہا تو شاگل کے چہرے پر عجیب سی کیفیات ابھر آئیں۔

"اوہ۔اس کا مطلب ہے کہ یہ عمران ٹھیک کہہ رہا تھا اور پرائم منسٹر صاحب نے یہ کیا حماقت کی ہے۔اس طرح کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا اور وہ شیطان عمران صادق چکاری کو اس طرح اچک کر لے جائے گا جیسے عقاب کبوتر کو اچکتا ہے۔ویری سیڈ۔لیکن یہ تو معلوم ہونا چاہئے کہ صادق چکاری کو پہنچایا کہاں گیا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"باس۔میں نے جو اندازہ لگایا ہے اس کے مطابق صادق چکاری کو کنڈور سپیشل بیس کیمپ پہنچایا گیا ہے جس کا انچارج مشہور زمانہ سفاک کرنل پرشاد ہے"..... رام چندر نے کہا تو شاگل کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"تم نے اس طرح حتمی طور پر کیسے بات کر دی"..... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کمانڈر لچھمن کا ہیلی کاپٹر جہاں تباہ ہوا ہے۔وہ علاقہ تباکی ایئر بیس کیمپ کے تحت ہی ہے اور جس وقت وہ تباہ ہوا ہے اس وقت اس کا

Admin @ www.hibuddiez.com

رخ اس انداز میں تھا جیسے وہ کنڈور بیس کیمپ سے واپس تبا کی ایئر بیس کی طرف آرہا ہو اور ہیلی کاپٹر میں صادق چکاری موجود نہیں تھا"۔ رام چندر نے کہا۔

"لیکن یہ اندازہ بھی تو ہو سکتا ہے حتمی بات تو نہیں ہو سکتی۔ مجھے حتمی طور پر معلوم ہونا چاہئے تاکہ میں صدر صاحب سے بات کر سکوں"۔ شاگل نے سر پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ کرنل پرشاد سے بات کریں۔ آپ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف ہیں اور وہ ایک عام سا کرنل۔ وہ آپ کو سب کچھ بتانے پر مجبور ہوگا"..... رام چندر نے کہا۔

"تم احمق ہو۔ تمہیں وہ کچھ معلوم نہیں ہے جو کچھ مجھے معلوم ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ پرائم منسٹر صاحب نے اگر صادق چکاری کو خفیہ رکھنے کے لئے کمانڈر لچھمن اور کرنل شیام کو ہلاک کرا دیا ہے تو کیا انہوں نے کرنل پرشاد کو اجازت دے دی ہو گی کہ وہ مجھے بتا دے۔ نانسنس۔ نجانے تمہاری کھوپڑی میں کیا بھرا ہوا ہے۔ کچھ بھرا ہوا بھی ہے یا نہیں۔ وہ صاف مکر جائے گا۔ پھر"..... شاگل نے کہا تو رام چندر کے چہرے پر بے اختیار حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ یہ تو شاید اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ شاگل اس قدر عقلمندانہ تجزیہ کرے گا۔

"آپ کا تجزیہ سو فیصد درست ہے۔ واقعی آپ باس ہیں۔ مجھے اپنی کم علمی اور کوتاہی کا اعتراف ہے لیکن باس۔ اس کرنل پرشاد سے یہ بات دوسری طرح سے بھی تو اگلوائی جا سکتی ہے"..... رام چندر نے کہا۔

"دوسری طرح سے۔ کیا مطلب۔ کھل کر بات کیا کرو۔ میرے سامنے بیٹھ کر آئندہ پہیلیوں میں بات کی تو گولی مار دوں گا۔ سمجھے"۔ شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"م۔ م۔ میرا مطلب ہے کہ پرائم منسٹر صاحب کے لہجے میں ٹرانسمیٹر پر اس سے بات کی جا سکتی ہے۔ پھر تو وہ نہ مکر سکے گا"..... رام چندر نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا مطلب ہے کہ میں پرائم منسٹر بن کر اس سے بات کروں۔ کیا مطلب۔ میں پرائم منسٹر بن کر کیسے بات کر سکتا ہوں۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا"..... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کا انداز غصیلا تھا۔

"باس۔ پرائم منسٹر صاحب کی آواز اور لہجے کی نقل تو کی جا سکتی ہے"..... رام چندر نے کہا۔

"کون کرے گا"..... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں کر سکتا ہوں باس"..... رام چندر نے کہا۔

"تم۔ تم پرائم منسٹر کی آواز میں کرنل پرشاد سے بات کرو گے۔ یہی کہہ رہے ہو ناں تم"..... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کی نگاہیں رام چندر پر جمی ہوئی تھیں۔

"یس باس۔ اس طرح کم از کم آپ کو حتمی طور پر یہ معلوم ہو جائے

Admin @ www.hibuddiez.com

گا کہ صادق چکاری وہاں موجود ہے یا نہیں"..... رام چندر نے کہا۔

"بولو۔ پہلے پرائم منسٹر کی آواز اور لہجے میں بول کر مجھے دکھاؤ"۔ شاگل نے کہا۔

"میں کافرستان کا پرائم منسٹر بول رہا ہوں کرنل پرشاد" رام چندر نے آواز اور لہجہ بدل کر کہا تو شاگل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم زندہ بچ جانے میں کامیاب ہو گئے ہو۔ نہ ہی تمہاری آواز اور نہ ہی تمہارا لہجہ پرائم منسٹر سے ملتا ہے اگر ملتا ہوتا تو اس وقت تک تمہاری لاش کسی گٹر میں بہہ رہی ہوتی" شاگل نے کہا۔

"ج۔ جی۔ کیا مطلب"..... رام چندر نے حیرت اور خوف کے ملے جلے لہجے میں کہا۔ شاید اس کی سمجھ میں شاگل کی بات ہی نہ آئی تھی۔

"نانسنس۔ اگر تم پرائم منسٹر کی آواز اور لہجے کی کامیاب نقل کر سکتے تو اس کا مطلب تھا کہ تم کسی بھی وقت ان کی آواز اور لہجے میں صدر سے بات کر کے میرے خلاف شکایت کر کے مجھے معطل کرا سکتے تھے اور خود تم میری سیٹ سنبھال لیتے۔ تمہارا کیا خیال تھا کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ دیتا۔ نہیں۔ میں اپنے ممکنہ مخالف کو بھی زندہ چھوڑنے کا قائل نہیں۔ یہ دیکھو مشین پسٹل میں نے اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔ اگر مجھے یقین آ جاتا کہ تم واقعی پرائم منسٹر کی آواز اور لہجے کی کامیاب نقل کر سکتے ہو تو میں اس میں موجود تمام میگزین تمہارے سینے میں اتار دیتا۔ نانسنس۔ جاؤ اور جا کر اس بات کا شکر مناؤ کہ تم

زندہ بچ گئے ہو۔ جاؤ۔ دفع ہو جاؤ"..... شاگل نے چیختے ہوئے کہا تو رام چندر تیزی سے اٹھا۔ اس نے سلام کیا اور پھر اس قدر تیزی سے بھاگا جیسے اس کے پیچھے پاگل کتے لگ گئے ہوں۔

"ہونہہ۔ آ جاتے ہیں نانسنس، احمق، پتہ نہیں ایسے احمقوں کو ان کی مائیں پیدا ہی کیوں کرتی ہیں۔ نانسنس"..... شاگل نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور مشین پسٹل واپس میز کی کھلی ہوئی دراز میں ڈال کر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا۔ فون پیس کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس بول رہا ہوں۔ صدر سے بات کراؤ" شاگل نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں جناب"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس"..... شاگل نے کہا۔

"صدر صاحب سے بات کریں جناب"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ہیلو جناب - میں شاگل بول رہا ہوں جناب"۔ شاگل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس مسٹر شاگل کیوں فون کیا ہے کیا کوئی خاص بات ہے"۔ صدر نے سادہ اور پروقار لہجے میں کہا۔

"جناب - مجھے انتہائی افسوس ہے کہ اب کافرستان سیکرٹ سروس کو اہمیت ہی نہیں دی جا رہی۔ حالانکہ کافرستان سیکرٹ سروس کسی بھی لحاظ سے کم نہیں ہے۔ پرائم منسٹر صاحب نے صادق چکاری کو ساپور چھاؤنی سے اپنے ملٹری سیکرٹری کے ذریعے وصول کر کے اسے کنڈور بیس کیمپ میں کرنل پرشاد کے پاس پہنچا دیا اور مجھے انہوں نے خود کہا کہ صادق چکاری کو وادی مشکبار میں رکھا گیا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا جناب کہ پرائم منسٹر صاحب نے آخر کیوں یہ بات کی ہے۔ اگر میں اپنی آنکھیں کھلی نہ رکھوں تو وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تو کنڈور بیس کیمپ سے صادق چکاری کو لے جاتی اور میں اپنی سروس کے ساتھ وادی مشکبار میں انہیں تلاش کرتا رہ جاتا"۔ شاگل نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کس نے بتایا ہے کہ صادق چکاری کو کنڈور بیس کیمپ میں رکھا گیا ہے"۔ صدر کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"جناب - مجھے کسی نے کیا بتانا ہے۔ جو بتا سکتے تھے وہ تو ایئر اور روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نگرانی کرائی اور پھر مجھے اطلاع مل گئی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے صادق چکاری کو ٹریس کر لیا ہے اور وہ کنڈور بیس کیمپ میں ہے اور ان کا ٹارگٹ اب یہ بیس کیمپ ہے"۔ شاگل نے سارا ملبہ پاکیشیا سیکرٹ سروس پر ڈالتے ہوئے کہا ساتھ ہی اس نے جان بوجھ کر ایئر اور روڈ ایکسیڈنٹ کی بات کی تھی تاکہ پرائم منسٹر پر براہ راست ان کی ہلاکتوں کا الزام نہ آ سکے۔ ظاہر ہے اتنے طویل عرصے کی ملازمت سے وہ ایسی نزاکتوں کو سمجھنے لگ گیا تھا۔

"لیکن کیا تمہارا خیال ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ درست ہے"۔ صدر نے سرد لہجے میں کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ - نہیں جناب۔ لیکن اگر یہ درست ہوا تو پھر وہ بغیر کسی رکاوٹ کے اپنا مشن مکمل کر لیں گے"۔ شاگل نے ایک اور پتا کھیلتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ - ٹھیک ہے۔ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ صادق چکاری کو وہیں پہنچایا گیا ہے اور یہ سب راز داری اس لئے کی گئی ہے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم نہ ہو سکے لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ ان لوگوں کو کیسے علم ہو جاتا ہے۔ کیا وہ کسی نجومی کی مدد حاصل کرتے ہیں"...... صدر نے کہا۔

"جناب - اب میں کیا عرض کروں۔ یہ لوگ دوسروں کی خامیوں کا تجزیہ کر کے معلومات حاصل کرتے ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"کیا مطلب - کیسی خامیاں"...... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں

Admin @ www.hibuddiez.com

کہا۔

"اب دیکھیں جناب۔ ملٹری سیکرٹری نے صادق چکاری کو بظاہر راگن کے کرنل نندن کے حوالے کیا لیکن سب کو کھلے عام معلوم ہے کہ کرنل نندن ایک ہفتے کی چھٹی پر گیا ہوا ہے اور کرنل شیام نے کرنل نندن کا میک اپ کر کے صادق چکاری کو وصول کیا اور پھر سب کو علم ہے کہ اس نے صادق چکاری کو تباکی ایئر بیس کے کمانڈر لچھمن کے سپرد کیا اور پھر کمانڈر لچھمن کا ہیلی کاپٹر جب پہاڑی سے ٹکرا کر تباہ ہوا تو اس کا رخ کنڈور سے تباکی ایئر بیس کیمپ کی طرف تھا اور اس کے ہیلی کاپٹر میں صادق چکاری موجود نہیں تھا۔ اس سے صاف اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ صادق چکاری کو کہاں پہنچایا گیا ہے" شاگل نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی یہ تو اب بڑی کھلی سی بات لگتی ہے۔ واقعی تم سیکرٹ ایجنٹس غیر معمولی طور پر ذہین ہوتے ہو۔ بہرحال تم نے اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کا راستہ بہر صورت روکنا ہے۔ صادق چکاری کو اس لئے کرنل پرشاد کے حوالے کیا گیا ہے کہ یہ حتمی اطلاع ملی ہے کہ صادق چکاری مشکبار کی سب سے خطرناک تنظیم الجہاد کا اصل لیڈر ہے۔ اس سے اس بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنی ہیں اور یہ کام کرنل پرشاد ہی کر سکتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حکومت یہ بھی نہیں چاہتی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یا کوئی اور تنظیم صادق چکاری تک پہنچ سکے۔ اس لئے تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا راستہ بہر

صورت روکنا ہے اور یہ بھی سن لو کہ اس بار معافی کی کوئی گنجائش نہ ہوگی۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس صادق چکاری تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی تو پھر تمہیں حتمی طور پر کافرستان سیکرٹ سروس کی سربراہی سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ چاہے اس کے لئے مجھے قومی اسمبلی میں اپنا خاص اثر و رسوخ استعمال کر کے تمہارے خلاف قرارداد کیوں نہ پاس کرانی پڑے" صدر نے کہا۔

"لیکن جناب۔ اس کے لئے مجھے فری ہینڈ ملنا چاہئے" شاگل نے کہا۔

"میں تمہیں فری ہینڈ دے رہا ہوں لیکن تم نے کنڈور بیس کیمپ کے اندر داخل نہیں ہونا اور نہ ہی کرنل پرشاد سے کسی قسم کا رابطہ رکھنا ہے۔ تمہارا کام پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کیمپ تک پہنچنے سے روکنا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس صرف چند افراد پر مشتمل ہوتی ہے جبکہ تمہارے پاس اتنی وسیع و عریض تنظیم ہے اس کے علاوہ اگر تم چاہو تو پاور ایجنسی اور بلیک فورس کو بھی تم اپنی مدد کے لئے کال کر سکتے ہو۔ چاہے فوج کو کال کر لو۔ چاہے ایئر فورس کو۔ تمہیں ہر قسم کے اختیارات حاصل ہوں گے لیکن مجھے اس بار تمہاری کامیابی چاہئے"...... صدر نے کہا۔

"آپ کا بے حد شکریہ جناب۔ اس بار ایسا ہی ہوگا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی لاشیں آپ کے سامنے میں ہی رکھوں گا"۔ شاگل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اوکے۔ سپیشل اتھارٹی کارڈ میں تمہارے آفس بھجوا دوں گا اور اس کی اطلاع سب کو پہنچ جائے گی"۔۔۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے مسرت سے کپکپاتے ہوئے انداز میں رسیور کریڈل پر رکھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اب میں سپر ہوں۔ سب سے سپر۔ پرائم منسٹر نے تو مجھے اہمیت ہی نہ دی تھی لیکن اب انہیں بھی معلوم ہو جائے گا کہ اصل اہمیت ہی شاگل کی ہے"۔۔۔ شاگل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"۔۔۔ دوسری طرف سے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یہ رام چندر کہاں ہے۔ اسے میرے پاس بھیجو۔ ابھی اور اسی وقت"۔۔۔ شاگل نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"احمق آدمی عین موقع پر غائب ہو جاتا ہے۔ نانسنس"۔ شاگل نے کہا۔ اسے یہ یاد ہی نہ رہا تھا کہ اس نے خود ہی رام چندر کو کمرے سے بھگا دیا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور رام چندر نے اندر داخل ہو کر انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو۔ کہاں چلے گئے تھے تم۔ سنو صدر صاحب نے تسلیم کر لیا ہے کہ صادق چکاری کو کنڈور بیس کیمپ میں رکھا گیا ہے۔ دیکھا تم نے کس طرح راز اگلوائے جاتے ہیں اور تم نانسنس۔ الٹا غلط اور غیر قانونی بات سوچ رہے تھے"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"مجھے اپنی سوچ پر شرمندگی ہے جناب۔ اب میں آپ جیسے ذہین اور اعلیٰ دماغ کے سامنے تو کوئی حیثیت نہیں رکھتا"۔۔۔ رام چندر نے کہا تو شاگل بے اختیار مسکرا دیا۔

"اچھا اچھا۔ خوشامد کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے خوشامدیوں سے شدید نفرت ہے۔ سمجھے۔ البتہ سچ ضرور بولا کرو اور سنو۔ صدر صاحب نے مجھے فری ہینڈ دے دیا ہے۔ اب سوائے صدر اور پرائم منسٹر کے پورا کافرستان میرا محکوم ہو چکا ہے۔ فوج، ایئر فورس، پاور ایجنسی، بلیک فورس، ملٹری انٹیلی جنس، سول انٹیلی جنس، پولیس، سپیشل فورس سب میرے احکامات پر عمل کرنے کے پابند ہیں"۔ شاگل نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"کیوں نہ ہوں جناب۔ آپ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف ہیں جناب اور یہ عہدہ تو صدر اور پرائم منسٹر کے بعد سب سے بڑا عہدہ ہے"۔۔۔ رام چندر نے کہا۔

"وہ تو ہے لیکن صدر نے مجھے خصوصی اتھارٹی کارڈ جاری کر دیا ہے۔ یہ سب کچھ اسی وجہ سے ہے اور سنو۔ ساتھ ہی صدر نے دھمکی دی ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس صادق چکاری تک پہنچ گئی تو پھر کافرستان سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ سمجھے۔ اس لئے اب ہم نے ہر صورت میں اور ہر قیمت پر ان شیطانوں کو وہاں تک پہنچنے سے

Admin @ www.hibuddiez.com

روکتا ہے"۔ شاگل نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر۔ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو معلوم ہے کہ صادق چکاری کنڈور بیس کیمپ میں ہے"۔ رام چندر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اسے تو واقعی علم نہیں ہوگا۔ پھر"۔ شاگل نے کہا۔

"باس۔ ہم کنڈور بیس کیمپ کو گھیر لیتے ہیں۔ پھر وہاں ایسی چیکنگ کریں گے کہ کوئی چڑیا بھی کیمپ تک نہ پہنچ سکے۔ اس کے بعد اگر یہ لوگ وہاں پہنچے بھی تو خود بخود مارے جائیں گے اور نہ پہنچ سکے تو پھر بھی کامیابی بہرحال کافرستان سیکرٹ سروس کو ہی ملے گی"۔ رام چندر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ تو پھر چلو اور جا کر اس بارے میں تفصیلی منصوبہ تیار کرو۔ لیکن یہ بات سن لو کہ اس بار منصوبے میں کسی قسم کی خامی یا کوئی جھول وغیرہ نہیں ہونا چاہئے۔ ورنہ میں تمہیں گولی سے اڑا دوں گا"..... شاگل نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ رام چندر آپ کے احکامات کی تعمیل اپنا فرض سمجھتا ہے"..... رام چندر نے اٹھ کر سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سر جھکا کر کہا۔

"گڈ۔ جاؤ"..... شاگل نے مسکراتے ہوئے کہا اور رام چندر سلام کر کے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

عمران نے ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ کالنگ۔ اوور"۔ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں کرنل پرشاد بول رہا ہوں کنڈور بیس کیمپ سے۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد ایک نرم اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل پرشاد۔ صدر صاحب سے بات کیجئے۔ اوور"۔ عمران نے ملٹری سیکرٹری کے لہجے میں کہا۔

"ہیلو سر۔ میں کرنل پرشاد بول رہا ہوں۔ اوور"..... کرنل پرشاد نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل پرشاد۔ صادق چکاری کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ اوور"..... عمران نے اس بار صدر کے لہجے اور انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"کون صادق چکاری جناب۔ میں سمجھا نہیں۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کرنل پرشاد کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا اور عمران سمجھ گیا کہ صدر نے کرنل پرشاد کے ساتھ کوئی خصوصی کوڈ طے کر رکھا ہو گا اور چونکہ اس نے کوڈ نہیں بولا اس لئے کرنل پرشاد کا لہجہ اور انداز یکلخت بدل گیا ہے۔

"کیا مطلب۔ کیا تم نشے میں ہو۔ کیا پرائم منسٹر صاحب نے صادق چکاری کو تمہارے بیس کیمپ پر نہیں پہنچایا۔ اوور"۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ یہاں اس نام کا تو کوئی آدمی نہیں پہنچا سر۔ آپ بے شک پرائم منسٹر صاحب سے پوچھ لیں۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ فیصل جان سوشیل کو اغوا کر کے لے آیا تھا اور پھر عمران نے سوشیل سے کرنل پرشاد کی فریکوئنسی معلوم کر کے اسے بھی اور موہو رام دونوں کو ہلاک کرا دیا تھا کیونکہ اب ان دونوں کو زندہ چھوڑنا حماقت تھی۔

"میرا خیال ہے کہ صدر نے اس کرنل پرشاد کے ساتھ کوئی خصوصی کوڈ مقرر کر رکھا ہے"۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے اس کا لہجہ اور انداز یکلخت بدل گیا تھا۔ ویسے یہ بات بہرحال طے ہو گئی ہے کہ صادق چکاری اسی بیس کیمپ میں ہے۔ ورنہ کرنل پرشاد کے ساتھ صدر اس انداز میں کوڈ طے نہ کرتا"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ لیکن اب کرنل پرشاد خود صدر سے رابطہ کرے گا اور مجھے یقین ہے کہ صدر فوراً سمجھ جائیں گے کہ ایسا صرف آپ ہی کر سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ صادق چکاری کو فوری طور پر وہاں سے شفٹ کر دیا جائے"۔ ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اب وہ یہ رسک نہیں لیں گے بلکہ وہ صادق چکاری سے معلومات حاصل کرنے میں جلدی کریں گے۔ بہرحال ہم نے کنڈور بیس پہنچنا ہے"۔۔۔ عمران نے جیب سے تہہ شدہ نقشہ نکالتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اسے کھول کر درمیانی میز پر بچھا دیا۔

"یہ دیکھو۔ یہ ہے وہ پہاڑی جس پر بیس کیمپ موجود ہے اس کی تصدیق موہو رام نے کی تھی اور موہو رام نے جو کچھ اس کیمپ کے بارے میں بتایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو تباہ کرنا تو دور کی بات ہے اس تک پہنچنا بھی ناممکن ہے۔ اگر ہیلی کاپٹر استعمال کئے گئے تو انہیں آسانی سے ہٹ کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے نقشے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر ہم بلیک فورس کے ہیلی کاپٹر استعمال کریں یا ملٹری انٹیلی جنس کے تو پھر"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اوہ گڈ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ ایک بار ہم وہاں پہنچ جائیں پھر جو

Admin @ www.hibuddiez.com

ہو گا دیکھا جائے گا"...... تنویر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اگر انہوں نے اس حد تک پلاننگ کی ہے کہ صدر اور کرنل پرشاو کے درمیان کوڈ طے کر رکھے ہیں تو پھر لامحالہ انہوں نے اس بارے میں بھی انتہائی سخت انتظامات کر رکھے ہوں گے۔ ہمیں کچھ اور سوچنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہم اس بیس کیمپ کو باہر سے تباہ بھی نہیں کر سکتے۔ ہمیں بہرحال صادق چکاری کو زندہ وہاں سے نکالنا ہے اور پھر اسے وہاں سے صحیح سلامت وادی مشکبار پہنچانا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں سوچ رہا ہوں کہ کوئی فول پروف پلان بن جائے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر نقشے پر جھک گیا۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ کہیں تو میں یہ معلوم کروں کہ کافرستان سیکرٹ سروس یا بلیک فورس یا پاور ایجنسی یا ملٹری انٹیلی جنس کیا وہاں حفاظت کر رہے ہیں یا نہیں"...... نائران نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا تم معلوم کر سکتے ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ میں نے بڑی محنت اور کوشش سے ان تمام ایجنسیوں کے اندر انتہائی بااثر آدمیوں کو خریدا ہے"...... نائران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ معلوم کرو۔ اس سے ہمارے مشن کو کافی مدد ملے

[illegible] عمران نے کہا اور [illegible] ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"تم یہ سوچ بچار کے چکر سے نکلو عمران۔ یہاں سے کوئی ہیلی کاپٹر اڑاؤ اور سیدھے وہاں چلو۔ پھر وہاں جا کر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ یہاں بیٹھ کر نقشے پر تمہیں وہ رکاوٹیں اور وہ انتظامات تو نظر آنے سے رہے"...... تنویر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے تنویر۔ یہ مشن واقعی اس قسم کا ہے لیکن اس کے باوجود ہم نے بہرحال اسے کامیاب کرنا ہے۔ اس لئے جس قدر معلومات ہمارے پاس ہوں گی اتنا ہی اس مشن کی کامیابی کے چانسز بڑھ جائیں گے"...... عمران نے کہا اور تنویر نے کوئی جواب دینے کی بجائے اپنے ہونٹ بھینچ لئے۔

"عمران صاحب۔ یہ بیس کیمپ سطح زمین سے کتنی بلندی پر ہے"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"پتہ نہیں۔ یہاں نقشے پر تو اس کی نشاندہی نہیں ہے۔ یہ تو وہاں جا کر ہی معلوم ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہمیں دو ٹیمیں بنانی چاہئیں ایک ٹیم ایک سائیڈ سے وہاں پہنچنے کی کوشش کرے اور دوسری ٹیم دوسری سائیڈ سے۔ اس طرح اگر وہاں روکنے والے ہوں گے تو وہ دو اطراف میں پھنس جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"پہلے یہ تو معلوم ہو جائے کہ وہاں کون موجود ہے۔ پھر اس کے

Admin @ www.hibuddiez.com

مطابق پلاننگ ہوگی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران شاگل کی موجودگی میں شاگل کی فطرت اور نفسیات کو سامنے رکھ کر پلان بنائے گا اور مادام ریکھا، کرنل موہن، ملٹری انٹیلی جنس کے چیف اگر وہاں موجود ہوئے تو ان کی فطرت اور نفسیات کے مطابق اور یہ بات واقعی درست تھی اس لئے صفدر بھی خاموش ہو گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ناٹران اندر داخل ہوا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"کیا ہوا۔ تم مسکرا رہے ہو۔ کیا کوئی خاص بات ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ آپ کا دوست شاگل اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ وہاں پہنچ چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ صدر نے اسے سپیشل اتھارٹی کارڈ بھی جاری کر دیا ہے۔ اب شاگل چاہے تو سوائے صدر اور پرائم منسٹر کے باقی سب کو کال کر کے ان سے کام لے سکتا ہے"۔ ناٹران نے کہا۔

"کیا اس نے اپنی مدد کے لئے کسی اور ایجنسی کو کال کیا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ ابھی تک تو وہ خود اپنی ٹیم کے ساتھ وہاں گیا ہے البتہ یہ اطلاع ملی ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس کا ایک کیپٹن رام چندر آج کل اس کا نائب ہے۔ یہ شخص بے حد ذہین آدمی ہے اور اس کی پلاننگ کی وجہ سے کافرستان سیکرٹ سروس نے بے شمار کامیابیاں حاصل کی ہیں"۔۔۔ ناٹران نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں فی الحال شاگل کو سامنے رکھ کر منصوبہ بندی کرنی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں اور اب تنویر کی بات درست ہے۔ اب ہمیں ڈائریکٹ ایکشن کرنا ہوگا کیونکہ شاگل کے نائب رام چندر کے بارے میں مجھے بھی اطلاعات مل چکی ہیں کہ یہ شخص بے حد کامیاب پلاننگ بنا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ کامیاب پلاننگ کا مقابلہ کرنے کے لئے تو اس سے زیادہ کامیاب پلاننگ کی ضرورت ہوتی ہے"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے لئے طویل وقت چاہئے اور وقت ہمارے پاس نہیں ہے۔ اگر وقت نہ ہو تو پھر کامیاب پلاننگ کو ڈائریکٹ ایکشن سے ہی ختم کیا جا سکتا ہے۔ ڈائریکٹ ایکشن کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ موقع کے مطابق کارروائی خود بخود آگے بڑھتی چلی جاتی ہے جس طرح ایک منہ زور ندی کو کسی جگہ روکا جائے تو وہ اپنا راستہ خود بنا لیتی ہے"۔ عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران ٹھیک کہہ رہا ہے صفدر۔ اگر ہم یہاں بیٹھے پلاننگ بناتے رہے تو وہ لوگ صادق چکاری سے معلومات حاصل کر کے اسے ہلاک کر دیں گے۔ ہمیں انتہائی تیز رفتاری سے ایکشن کرنا چاہئے"۔ تنویر نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ٹھیک ہے" صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ناٹران تم ایک کام کرو۔ کنڈور کے علاقے میں کسی مقامی قبیلے کا کوئی آدمی تلاش کرو تاکہ اسے گائیڈ بنایا جاسکے" عمران نے ناٹران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم کرنا پڑے گا کیونکہ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ اس علاقے میں کون کون سے قبیلے رہتے ہیں" ناٹران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیسے معلوم کرو گے" ... عمران نے پوچھا۔

"میں اپنے پورے سیکشن کو کال کر کے کہہ دیتا ہوں وہ اگر ایسے کسی آدمی کو جانتے ہوں گے تو اطلاع کر دیں گے" ناٹران نے جواب دیا۔

"بیٹھو۔ اس طرح کام نہیں چلے گا۔ اس طرح تو بہت وقت ضائع ہو جائے گا۔ میں خود معلوم کرتا ہوں" ... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے فون کا رسیور اٹھالیا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"نیشنل لائبریری کے انچارج کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"صولت مرزا بول رہا ہوں انچارج نیشنل لائبریری" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

"مسٹر صولت مرزا۔ میرا نام کرنل راٹھور ہے اور میں پرائم منسٹر سیکرٹریٹ سے بول رہا ہوں اور ان کا اسسٹنٹ سیکرٹری ہوں"۔ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ حکم فرمائیں سر" دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کنڈور کے پہاڑی علاقے کے بارے میں جغرافیکل سروے ڈیپارٹمنٹ کی ریسرچ بکس آپ کی لائبریری میں موجود ہوں گی"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان ریسرچ بکس پر کام کرنے والے کسی ایسے آدمی کے بارے میں آپ جانتے ہیں جو دارالحکومت میں موجود ہو"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے خود بھی ریسرچ بکس پڑھی ہیں۔ کنڈور کے علاقے میں جغرافیکل سروے ڈیپارٹمنٹ کے مشہور ریسرچ سکالر جناب گوبند رام نے بے حد کام کیا ہے۔ وہ ان دنوں ریٹائر ہو چکے ہیں اور اب بھی ہماری لائبریری میں آتے جاتے رہتے ہیں۔ میں ان کی رہائش گاہ کا پتہ اور فون نمبر آپ کو بتا سکتا ہوں اگر آپ مجھے چند منٹ دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بالکل آپ معلوم کر کے بتائیں۔ میں ہولڈ کئے ہوئے ہوں"۔

Admin @ www.hibuddiez.com

عمران نے کہا اور دوسری طرف خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... کچھ دیر خاموشی کے بعد صولت مرزا کی آواز سنائی دی۔

"یس"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گوبند رام صاحب کا پتہ سرجیت کالونی پرانی دھوبی منڈی روڈ ہے۔ کوارٹر نمبر ایک سو آٹھ۔ بلاک بی ہے"۔ صولت مرزا نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے ایک فون نمبر بھی بتا دیا۔

"شکریہ"..... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر وہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو صولت مرزا نے بتائے تھے۔

"ہیلو"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کیا یہ گوبند رام صاحب کی رہائش گاہ ہے"۔ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ آپ کون بول رہے ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں پرائم منسٹر سیکرٹریٹ سے بول رہا ہوں۔ میرا نام کرنل راٹھور ہے اور میں پرائم منسٹر کا اسسٹنٹ ملٹری سیکرٹری ہوں۔ میں نے گوبند رام صاحب سے ایک ضروری بات کرنی ہے"..... عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"جی بہتر۔ ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں گوبند رام بول رہا ہوں"..... تھوڑی دیر بعد ایک

مردانہ آواز سنائی دی لیکن بولنے والے کی آواز اور لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی ریٹائرڈ آدمی ہے۔

"میں اسسٹنٹ ملٹری سیکرٹری پرائم منسٹر کرنل راٹھور بول رہا ہوں"۔ عمران نے ایک بار پھر اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب۔ فرمایئے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ گوبند رام نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایک انتہائی ضروری اور خفیہ مشن درپیش ہے اور یہ مشن کنڈور پہاڑی علاقے میں مکمل کیا جانا ہے۔ اس کے لئے ایک ایسے گائیڈ کی ضرورت ہے جو اس سارے علاقے کے چپے چپے سے واقف ہو۔ آپ نے جغرافیکل سروے ڈیپارٹمنٹ میں ملازمت کے دوران اس علاقے پر تفصیلی ریسرچ کی ہے۔ اس لئے آپ یقیناً وہاں رہنے والے مقامی قبائل کے بارے میں سب سے زیادہ جانتے ہوں گے۔ کیا آپ کے نوٹس میں کوئی ایسا آدمی ہے جس کا تعلق ان قبائل میں سے کسی سے ہو اور وہ یہاں دارالحکومت میں موجود ہو"..... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ اس علاقے کے بے شمار لوگ دارالحکومت میں محنت مزدوری کرتے ہیں۔ میں چونکہ طویل عرصے تک اس علاقے میں رہا ہوں اس لئے مجھے ان کے بارے میں بھی معلوم ہے۔ اب بھی ان میں سے اکثر سے میری ملاقات رہتی ہے"..... گوبند رام نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگنے لگی۔ ظاہر ہے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"پھر آپ کسی ایسے آدمی کی نشاندہی کریں جو معقول معاوضے پر حکومت کے ایک خفیہ مشن میں گائیڈ کے فرائض انجام دے سکے۔ لیکن یہ بات سن لیں کہ یہ مشن ایسا ہے کہ اس میں کسی اجنبی آدمی کی مداخلت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کسی ایسے آدمی کا پتہ دیں جو مزدور ٹائپ آدمی ہو۔ ہمیں پڑھا لکھا ٹائپ کا آدمی نہیں چاہئے۔ بس صرف دو شرائط ہیں کہ وہ صحت مند ہو اور اس سارے علاقے کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہو"...... عمران نے کہا۔

"جی میں سمجھ گیا۔ ایسا ایک آدمی میری نظر میں ہے۔ وہ یہاں دارالحکومت میں واقع ایک کلب جسے سٹیش کلب کہا جاتا ہے اور جو راجواڑی روڈ پر واقع ہے میں ویٹر ہے۔ وہ ابھی چار پانچ سال قبل ہی کنڈور کے ایک گاؤں ڈوس سے یہاں آیا ہے۔ اس کا نام آنند ہے۔ نوجوان اور صحت مند ہے اور آپ کی دوسری شرائط پر بھی پورا اترتا ہے۔ میری اس سے کل ہی ملاقات ہوئی ہے کیونکہ میں بھی اس کلب میں آتا جاتا رہتا ہوں"...... گوبند رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کلب کا فون نمبر"...... عمران نے پوچھا اور دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا۔

"گوبند رام صاحب۔ آپ جیسے آدمی کو یہ بتانے کی تو ضرورت نہیں ہے کہ یہ انتہائی ٹاپ سیکرٹ سرکاری معاملہ ہے۔ اس لئے آپ اس بارے میں کسی سے کوئی ذکر نہیں کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"جی میں سمجھتا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے سٹیش کلب کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو گوبند رام نے بتائے تھے۔

"سٹیش کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"آپ کے کلب میں ایک ویٹر آنند نامی ہے۔ کیا وہ موجود ہے اس وقت"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن آپ کون بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"میرا نام راٹھور ہے۔ میں نے آنند سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔ ان کے بارے میں مجھے آپ کے کلب کے ایک ممبر نے بتایا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے ویٹر سے کیا بات کرنی ہے جناب۔ مجھے بتائیں یا منیجر صاحب سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ آپ کے کلب کے بارے میں کوئی بات میں نے نہیں کرنی۔ میں شکاری ہوں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ ویٹر آنند کا تعلق کنڈور کے پہاڑی علاقے سے ہے۔ میں نے وہاں شکار کے لئے جانا ہے اس لئے میں آنند سے ملنا چاہتا ہوں تاکہ وہاں کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کر سکوں۔ میں اسے اس کا معقول معاوضہ دوں

Admin @ www.hibuddiez.com

گا۔" عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں۔ میں اسے بلواتی ہوں" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو۔ میں آنند بول رہا ہوں جناب" چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔ بولنے والا گو اپنی طرف سے نرم آواز میں بول رہا تھا لیکن پہاڑی علاقوں میں رہنے والوں کے لہجے میں جو فطری کرختگی موجود ہوتی ہے وہ اب بھی موجود تھی۔

"آنند۔ میں نے تمہارے آبائی علاقے کنڈور میں شکار کے لئے جانا ہے۔ مجھے وہاں کے بارے میں معلومات چاہئیں۔ میں تمہیں ان معلومات کے معاوضہ میں ایک ہزار روپے دوں گا۔ کیا تم میرے ساتھ کچھ دیر کے لئے ملاقات کر سکتے ہو" عمران نے کہا۔

"کیوں نہیں جناب۔ مجھ جیسے غریب آدمی کو اگر اکٹھے ایک ہزار روپے مل جائیں تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ آپ جہاں حکم کریں میں وہاں پہنچ جاؤں گا"..... آنند کے لہجے میں مسرت کی جھلک نمایاں تھی۔

"تمہاری ڈیوٹی کس وقت آف ہوتی ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"جی ایک گھنٹہ باقی رہ گیا ہے۔ ویسے میں ایک گھنٹے کی چھٹی بھی لے سکتا ہوں جناب"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔ ظاہر ہے اسے اکٹھے ایک ہزار روپے کا سن کر خطرہ تھا کہ کہیں زیادہ دیر ہونے سے عمران اپنا ارادہ ہی نہ بدل دے۔

"اوکے۔ تم چھٹی کر کے اپنے کلب کے باہر مین گیٹ پر کھڑے ہو جاؤ۔ میرا آدمی کار میں وہاں آئے گا اور تمہیں میرے پاس لے آئے گا۔ تم اپنی کوئی شناخت بتا دو تاکہ میرا آدمی تمہیں آسانی سے پہچان سکے" عمران نے کہا۔

"میں نے نیلے رنگ کا لباس پہنا ہوا ہو گا جناب اور سر پر سرخ رنگ کا رومال باندھا ہو گا" آنند نے جلدی سے نشانی بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ لباس اور رومال تمہارے کلب کی یونیفارم ہے"۔ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اوہ نہیں جناب۔ چھٹی لے کر میں کلب میں اپنے کوارٹر میں جا کر لباس بدل لوں گا۔ پھر آپ سے ملاقات ہو گی"..... آنند نے کہا۔

"تمہیں کتنی دیر لگ جائے گی"..... عمران نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ دس پندرہ منٹ جناب"..... آنند نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میرا آدمی میرا نام راٹھور لے گا۔ تم اس کے ساتھ بے فکر ہو کر آ جانا۔ تمہیں واپس بھی پہنچا دیا جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب"..... آنند نے جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"فیصل جان۔ تم جا کر اس آنند کو لے آؤ۔ اگر یہ ہمارے لئے مفید ثابت ہوا تو ہو سکتا ہے کہ بھاری معاوضے پر ہم اسے مستقل

Admin @ www.hibuddiez.com

طور پر ساتھ رکھ لیں"۔ عمران نے کہا تو فیصل جان سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"ناٹران۔ تم اس دوران کسی سیاحتی کمپنی کے ہیلی کاپٹر کا انتظام کرو اور ضروری کاغذات بھی تیار کرا لو۔ ہم مقامی میک اپ میں سیاحت اور شکار کی غرض سے وہاں جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا آپ اور آپ کے ساتھی ہی جائیں گے یا کوئی اور بھی"۔ ناٹران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہم چاروں۔ میں زیادہ بھیڑ نہیں بنانا چاہتا"۔ عمران نے کہا اور ناٹران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

پہاڑی کی سائیڈ پر ایک بڑا سا فوجی خیمہ نصب تھا جس کے گرد مسلح ...لی بڑے چوکنا انداز میں پہرہ دے رہے تھے۔ خیمے کا سامنے کا پردہ ہٹا ...وا تھا۔ اندر باقاعدہ آفس کے انداز میں میز اور کرسیاں موجود تھیں اور ...ان کرسیوں میں سے چار کرسیوں پر افراد موجود تھے جن میں سے ایک ...پر کرنل شوالا اور دوسری کرسی پر اس کا نائب کرنل چوپڑہ تھا اور ...دوسری کرسیوں پر پاور ایجنسی کی مادام ریکھا اور اس کی نائب کاشی ...بیٹھی ہوئی تھی۔ ان سب کے چہرے لٹکے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کرنل شوالا کہ ایسی کسی فلم رول کا واقعی کوئی ...وجود نہیں ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ اب تو یہی تسلیم کرنا پڑے گا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ ...جو کچھ ہو سکتا تھا وہ تو میں نے کر لیا"...... کرنل شوالا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ہاں۔ اگر یہ رول ہوتا تو لامحالہ مل جاتا۔ ٹھیک ہے۔ پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے" مادام ریکھا نے کہا۔

"واپسی کی تیاری مادام اور کیا ہو سکتا ہے۔ مارگا گاؤں تباہ ہو چکا ہے۔ صادق چکاری کو زندہ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ہم تو یہاں صرف اس فلم رول کی وجہ سے موجود تھے" کرنل شوالا نے جواب دیا۔

"یہ صادق چکاری کہاں ہے۔ میں اس سے خود اس معاملے میں بات کرنا چاہتی ہوں" مادام ریکھا نے کہا۔

"پہلے تو وہ میری تحویل میں تھا مادام ساپور چھاؤنی میں۔ لیکن اب نجانے کہاں ہوگا" کرنل شوالا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ آپ نے بتایا تھا کہ پرائم منسٹر کے ملٹری سیکرٹری اسے لے گئے تھے لیکن ظاہر ہے وہ کسی اور چھاؤنی میں ہی ہوگا" مادام ریکھا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ بہرحال مجھے معلوم نہیں" کرنل شوالا نے جواب دیا تو مادام ریکھا اٹھ کر کھڑی ہو گی۔ اس کے اٹھتے ہی کاشی اور دونوں کرنل بھی کھڑے ہو گئے۔

"اوکے۔ اب ہم بھی جا رہے ہیں تاکہ پرائم منسٹر صاحب کو رپورٹ دی جا سکے" ..... مادام ریکھا نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ کاشی اور دونوں کرنل اس کے پیچھے چلتے ہوئے خیمے سے باہر آئے اور پھر وہ سب ایک طرف موجود ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئے جس پر پاور ایجنسی کا نام اور نشان بنا ہوا تھا۔ ساتھ ہی ہیلی کاپٹر کے

ساتھ پائلٹ کھڑا ہوا تھا۔ جب مادام ریکھا اور کاشی ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئیں تو دونوں کرنلوں نے انہیں سلام کیا اور پھر وہ واپس مڑ گئے۔

"اپنے ہیڈ کوارٹر واپس چلو" مادام ریکھا نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام" پائلٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں پرواز کر رہا تھا۔ مادام ریکھا اور کاشی دونوں ہیلی کاپٹر کی عقبی سیٹوں پر بیٹھی ہوئی تھیں۔

"آپ کا چہرہ بتا رہا ہے مادام ریکھا کہ آپ مطمئن نہیں ہیں" ۔ کاشی نے کہا۔ چونکہ پائلٹ موجود تھا اس لئے وہ تکلف بھرے انداز میں بات کر رہی تھی۔

"ہاں۔ میں واقعی مطمئن نہیں ہوں۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ فلم رول یہاں موجود ہے لیکن وہ ہمیں مل نہیں رہا" ... مادام ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے مجھے حیرت ہے کہ جب یہ آدمی صادق چکاری زندہ ہے تو اس سے آسانی سے صحیح معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اس کے باوجود اسے اس طرح تلاش کیا جا رہا ہے جیسے صادق چکاری ہلاک ہو چکا ہو اور اس سے پوچھ گچھ نہ کی جا سکتی ہو" ..... کاشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی ذہنی چیکنگ کی گئی ہے۔ اس سے یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ فلم رول ہے لیکن کہاں ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا اور صادق چکاری کا

Admin @ www.hibuddiez.com

بیان ہے کہ اس نے اس بارے میں سوچا ضرور تھا لیکن عملی طور پر ایسا کوئی رول تیار نہیں کیا گیا تھا"..... مادام ریکھا نے جواب دیا۔

"لیکن اس کی یہاں تلاش بتا رہی ہے کہ کرنل شوالا اور پرائم منسٹر صاحب کسی کو بھی صادق چکاری کے اس بیان پر یقین نہیں ہے۔ پھر اس سے مزید پوچھ گچھ کیوں نہیں کی جاتی" کاشی نے کہا۔

"ہو گی کوئی مصلحت۔ بہرحال اب میں خود ہی پوچھ گچھ کروں گی"۔ مادام ریکھا نے کہا اور کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً چار پانچ گھنٹے کے مسلسل اور تیز سفر کے بعد وہ دارالحکومت پہنچ گئے۔ شہر کے مضافات میں ایک بڑی کالونی کے اندر ایک کوٹھی میں بنے ہوئے خصوصی ہیلی پیڈ پر پائلٹ نے ہیلی کاپٹر اتار دیا۔ یہ کوٹھی پاور ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر تھی۔ ہیلی کاپٹر سے اتر کر مادام ریکھا کاشی کے ساتھ اپنے آفس میں پہنچ گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن اس نے پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کاشی میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گئی۔

"پرائم منسٹر سیکرٹریٹ"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ریکھا بول رہی ہوں چیف آف پاور ایجنسی۔ پرائم منسٹر صاحب سے بات ہو سکتی ہے"..... مادام ریکھا نے کہا۔

"وہ تو تین روزہ غیر ملکی دورے پر گئے ہوئے ہیں مادام"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ پھر تو ان کے ملٹری سیکرٹری بھی ساتھ ہی گئے ہوں گے" مادام ریکھا نے کہا۔

"یس مادام" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کے سپیشل سیکرٹری سے بات کرا دیں"..... مادام ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ ہولڈ آن کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

ہیلو۔ آتما رام بول رہا ہوں سپیشل سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر"۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مسٹر آتما رام۔ میں ریکھا بول رہی ہوں چیف آف پاور ایجنسی" مادام ریکھا نے کہا۔

یس مادام۔ فرمایئے" دوسری طرف سے کہا گیا۔

پرائم منسٹر صاحب نے مشکباری لیڈر صادق چکاری کو ساپور چھاؤنی سے منگوا لیا تھا۔ اسے اب کہاں رکھا گیا ہے میں اس سے ضروری بات کرنا چاہتی ہوں"..... مادام ریکھا نے کہا۔

"اوہ مادام۔ یہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے۔ پرائم منسٹر صاحب نے اسے صرف اپنے تک ہی محدود رکھا ہوا ہے۔ یہاں کسی کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔ صرف اتنی آفیشل رپورٹ موجود ہے کہ صادق چکاری کو راگن کے کرنل تنڈن کے حوالے کر دیا گیا ہے اور بس"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

کیا مطلب۔ پھر یہ ٹاپ سیکرٹ کیسے ہو گیا۔ کرنل ننڈن سے تو معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں" مادام ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل ننڈن سرکاری طور پر چھٹی پر تھے اس لئے نجانے کون کرنل ننڈن تھا جس نے صادق چکاری کو وصول کیا" سپیشل سیکرٹری نے کہا۔

"اوہ۔ یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ اوکے۔ شکریہ" مادام ریکھا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ایسا کیوں کیا گیا ہے" مادام ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں ایسا صادق چکاری کو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچانے کے لئے کیا گیا ہے" کاشی نے کہا اور مادام ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن میرا اس سے ملنا ضروری ہے۔ کہاں سے اور کیسے معلوم کیا جائے" ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"پائلٹ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے پرائم منسٹر کے پائلٹ سے۔ وہ یقیناً ساتھ ہوگا" ... کاشی نے کہا تو مادام ریکھا بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ پائلٹ موبو رام کو میں جانتی ہوں۔ وہ ویسے بھی انتہائی باخبر آدمی ہے"...... ریکھا نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے پہلے فون پیس کے نیچے موجود بٹن کو دبایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پرائم منسٹر سیکرٹریٹ" رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"ریکھا بول رہی ہوں چیف آف پاور ایجنسی۔ موبو رام پائلٹ سے بات کرائیں" مادام ریکھا نے کہا۔

"موبو رام کل شام آفیسرز کلب سے غائب ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہاں سے سیکرٹریٹ کا مواصلاتی انچارج سوشیل بھی غائب ہے۔ پولیس ان کو تلاش کر رہی ہے مادام۔ لیکن ابھی تک ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیسے غائب ہو گئے وہ دونوں" ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا مادام۔ بہرحال وہ غائب ہیں" دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام ریکھا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا ہوا۔ موبو رام اور سوشیل دونوں غائب ہو گئے ہیں" ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک خیال آرہا ہے مادام ریکھا۔ کہیں انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اغوا نہ کیا ہو"...... کاشی نے کہا تو مادام ریکھا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ یہ خیال تمہیں کیسے آگیا"... ریکھا نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"جس طرح ہم صادق چکاری کو تلاش کر رہے ہیں۔ اس طرح یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اسے تلاش کر رہی ہو گی اور پھر ہمارے ذہن میں یہ خیال آیا ہے کہ موبو رام اس بارے میں جانتا ہو گا اس طرح انہوں نے بھی سوچا ہو گا"۔ کاشی نے کہا تو مادام ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوہ۔ واقعی ایسا ہی ہوا ہو گا۔ اس کا مطلب ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس صادق چکاری کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ لیکن یہ شاگل کیا کر رہا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو روکنے کا کام تو اس کے ذمے تھا۔ مجھے اس سے بات کرنا ہو گی۔ ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور فون کو ڈائریکٹ کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ریکھا بول رہی ہوں چیف آف پاور ایجنسی۔ جناب شاگل سے بات کرائیں"...... ریکھا نے کہا۔

"وہ تو موجود نہیں ہیں مادام۔ وہ کسی مشن پر گئے ہوئے ہیں۔ آپ چاہیں تو ان کے آفس انچارج سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ کراؤ بات"...... ریکھا نے کہا۔

"ہیلو۔ موتی لعل بول رہا ہوں آفس انچارج مادام۔ حکم فرمائیں"۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شاگل کہاں گیا ہے اور کس مشن پر۔ اسے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کو روکنے کا مشن دیا گیا تھا۔ کیا اسی مشن پر ہیں"۔ ریکھا نے کہا۔

"نہیں مادام۔ وہ کنڈور پہاڑی علاقے میں گئے ہیں۔ فل فورس کے ساتھ۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہے"۔ آفس انچارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کنڈور پہاڑی علاقے میں مشن۔ یہ کونسا مشن ہے"... ریکھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف شاگل کی صدر مملکت سے طویل بات چیت ہوئی تھی۔ پھر صدر صاحب نے انہیں سپیشل اتھارٹی کارڈ جاری کیا اور پھر وہ فل فورس کے ساتھ وہاں چلے گئے"۔ آفس سپرنٹنڈنٹ نے جواب دیا۔

"وہاں کیسے رابطہ ہو سکتا ہے"۔ ریکھا نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر پر مادام۔ ان کی پرسنل فریکوئنسی پر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... ریکھا نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ مادام ریکھا کالنگ۔ اوور"...... ریکھا نے بٹن آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"شاگل بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے اوور۔" شاگل نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا اور ریکھا کے ذہن میں اس کا لہجہ سنتے ہی آفس انچارج کی بتائی ہوئی بات گھوم گئی کہ صدر نے شاگل کو سپیشل اتھارٹی کارڈ بھی جاری کیا ہے۔ وہ اس کارڈ کے بارے میں اچھی طرح جانتی تھی۔ اس کارڈ کے جاری ہونے کا مطلب تھا کہ اب سب ایجنسیاں شاگل کی ماتحت ہو چکی ہیں اور ظاہر ہے اس کارڈ کی موجودگی میں شاگل کا لہجہ تحکمانہ تو ہونا ہی تھا۔

"میں نے تمہارے ہیڈ کوارٹر فون کیا تو مجھے بتایا گیا کہ تم کنڈور کے پہاڑی علاقے میں کسی خاص مشن پر گئے ہو۔ یہ کون سا مشن ہے۔ جبکہ تمہاری ڈیوٹی تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف لگائی گئی تھی۔ اوور"...... ریکھا نے کہا۔

"میں وہی ڈیوٹی دینے یہاں آیا ہوں اور تمہیں یہ نہیں بتایا گیا کہ مجھے صدر صاحب نے سپیشل اتھارٹی کارڈ جاری کر دیا ہے۔ اوور۔" شاگل نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے بتایا گیا ہے۔ لیکن کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کنڈور پہنچ گئی ہے۔ وہ وہاں کیوں گئی ہے۔ کیا صادق چکاری کو وہاں رکھا گیا ہے۔ اوور"..... ریکھا نے کہا۔

"ہاں۔ صادق چکاری کو پرائم منسٹر صاحب نے کنڈور کے بیس کیمپ میں پہنچایا ہے اور میں یہاں اس بیس کیمپ کی حفاظت کے لئے آیا ہوں کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بہرحال صادق چکاری کے لئے ہی کام کر رہی ہے۔ اگر اسے معلوم ہو گیا تو وہ لامحالہ یہاں آئے گی۔ اوور"۔ شاگل نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر سن لو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی اس بات کا علم ہو چکا ہے۔ اوور"۔ ریکھا نے کہا۔

"کیا مطلب۔ تمہیں کیا معلوم ہوا۔ کیسے پاکیشیا سیکرٹ سروس نے تم سے رابطہ کیا ہے۔ اوور"۔ شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں بلکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پرائم منسٹر کے خصوصی ہیلی کاپٹر کا پائلٹ موبو رام اور مواصلاتی انچارج سوشیل دونوں کو اغوا کر کے غائب کر دیا گیا ہے اور لامحالہ ان کو اس لئے اغوا کیا گیا ہے کہ ان سے وہ صادق چکاری کے بارے میں معلوم کرنا چاہتے ہوں گے کیونکہ ظاہر ہے پرائم منسٹر صاحب بیس کیمپ کے انچارج سے ٹرانسمیٹر پر بات کرتے رہتے ہوں گے۔ اوور"..... ریکھا نے کہا۔

"اوہ۔ اگر یہ بات ہے تو پھر تمہارا خیال درست ہے۔ انہیں لازماً معلوم ہو گیا ہوگا۔ بہرحال میں یہاں موجود ہوں۔ تم یہ بتاؤ کہ تمہاری ڈیوٹی اس فلم رول کو تلاش کرنے کی تھی۔ اس کا کیا ہوا۔ اوور"..... شاگل نے کہا۔

"وہاں سے کوئی فلم رول نہیں ملا۔ اس لئے تلاش ترک کر دی گئی ہے۔ اوور"...... ریکھا نے کہا۔

"مل بھی نہیں سکتا تھا۔ اوور اینڈ آل"..... شاگل نے طنزیہ لہجے

Admin @ www.hibuddiez.com

میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا لیکن شاگل کے طنزیہ فقرے سے ریکھا کا چہرہ غصے سے بگڑ سا گیا۔

یہ احمق، نانسنس نجانے اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے۔ وہ عمران ہر بار اسے شکست دے کر چلا جاتا ہے لیکن صدر صاحب اسے پھر اس ڈیوٹی پر لگا دیتے ہیں اور اب بھی تم دیکھنا کہ وہ عمران صادق چکاری کو وہاں سے نکال کر لے جائے گا اور یہ منہ لٹکائے واپس آجائے گا نانسنس۔ ریکھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

۔ تمہاری بات درست ہے ریکھا۔ شاگل اس عمران کا مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن اب صدر صاحب کو کون سمجھائے۔ کاشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں صدر صاحب سے خود بات کرتی ہوں" ریکھا نے کہا اور ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس" ... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ریکھا بول رہی ہوں چیف آف پاور ایجنسی۔ صدر صاحب کے پرسنل سیکرٹری سے بات کراؤ"۔ ... ریکھا نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں مادام"۔ ... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس مادام۔ میں پرسنل سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں"۔

چند لمحوں بعد صدر کے پرسنل سیکرٹری نے باوقار لہجے میں کہا۔

"میں صادق چکاری کے سلسلے میں صدر صاحب سے ایک اہم بات کرنا چاہتی ہوں" ریکھا نے کہا۔

صدر صاحب ایک غیر ملکی وفد سے ملاقات میں مصروف ہیں۔ جب وہ فارغ ہو جائیں گے تو میں ان سے پوچھ لوں گا اور اگر انہوں نے اجازت دے دی تو میں آپ کو فون کر دوں گا۔ آپ اپنے ہیڈ کوارٹر سے ہی بات کر رہی ہیں ناں" دوسری طرف سے کہا گیا۔

ہاں۔ صدر صاحب سے کہہ دیں کہ معاملہ انتہائی سنگین ہے"۔ ریکھا نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ میں عرض کر دوں گا" دوسری طرف سے کہا گیا اور ریکھا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"تو آپ وہاں خود جانا چاہتی ہیں"۔ .. کاشی نے کہا۔

ہاں۔ میں بھی اس مشن میں حصہ لینا چاہتی ہوں۔ یہ لوگ اکیلے شاگل کے بس کا روگ نہیں ہیں"۔ .... ریکھا نے جواب دیا اور کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ریکھا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... ریکھا نے کہا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس سے کال ہے مادام۔ بات کیجئے"...... دوسری طرف سے اس کی پی اے نے کہا۔

"ہیلو۔ ریکھا بول رہی ہوں"...... ریکھا نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"مادام ریکھا۔ میں پرسنل سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں۔ پریذیڈنٹ صاحب سے بات کیجئے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ سر میں ریکھا بول رہی ہوں"..... ریکھا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام ریکھا۔ کیا بات کرنی ہے آپ نے اور کیا معاملہ سنگین ہے"۔ صدر صاحب نے باوقار سے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ شاگل اکیلے کنذور بیس کیمپ کی حفاظت کر رہے ہیں جبکہ مجھے جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس نے پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کے پائلٹ موبو رام اور مواصلاتی انچارج سوشیل کو اغوا کر لیا ہے ان سے یقیناً انہیں یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ صادق چکاری کنذور بیس کیمپ میں موجود ہے اور مواصلاتی انچارج سوشیل کے اغوا کے بعد میرا خیال ہے جناب کہ اس نے اس بیس کیمپ کی ٹرانسمیٹر فریکونسی یا فون نمبر کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں گی۔ وہ ایسے لوگ ہیں جناب کہ اب میں کیا کہوں جناب۔ شاگل نیچے پہرہ دیتے رہ جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ بیس کیمپ کال کر کے وہاں سے کسی بھی چکر میں صادق چکاری کو نکال لے جائیں۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ آپ کو یہ حالات بتا دوں"۔ ریکھا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا اندازہ درست ہے مادام ریکھا۔ بیس کیمپ کا انچارج کرنل پرشاد ہے۔ مجھے چونکہ پہلے ہی اس بات کا خیال تھا کہ عمران میری آواز اور لہجے میں بات کر کے وہاں سے صادق چکاری کو نکال سکتا ہے۔ اس لئے میں نے کرنل پرشاد سے کوڈ طے کر لئے تھے اور پھر کرنل پرشاد کو کال آئی اور بغیر کوڈ کے اس سے میرے لہجے اور میری آواز میں بات کی گئی اور صادق چکاری کے بارے میں بات کی گئی لیکن کوڈ نہ ہونے کی وجہ سے کرنل پرشاد نے صادق چکاری کی وہاں موجودگی سے انکار کر دیا۔ اس سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عمران لامحالہ اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچے گا۔ لیکن اب آپ کیا چاہتی ہیں"۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ میں چاہتی ہوں کہ میں بھی وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کروں تاکہ اگر ایک ایجنسی سے کوئی غلطی ہو جائے تو دوسری ایجنسی اسے کور کر سکے"۔ ریکھا نے کہا۔

"لیکن اس طرح دو ایجنسیوں کی بیک وقت وہاں موجودگی سے وہ لوگ بھی تو فائدہ اٹھا سکتے ہیں"۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ یہ پہاڑی علاقہ ہے اور انتہائی دشوار گزار علاقہ ہے۔ شاگل صاحب نے یقیناً اس علاقے کے ان حصوں میں چیکنگ کر رکھی ہو گی جہاں اس بیس کیمپ تک جانے کا راستہ ہوگا لیکن مجھے معلوم ہے کہ عمران ہمیشہ مشکل اور ناممکن راستے استعمال کرتا ہے۔ اس لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ جن راستوں پر شاگل صاحب ہوں میں انہیں چھوڑ کر دوسرے علاقوں میں راستوں کی چیکنگ کر لوں"..... ریکھا نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"نہیں۔ اس طرح معاملات اکثر غلط ہو جاتے ہیں۔ میں چیف شاگل سے بات کرتا ہوں۔ تم دس منٹ بعد دوبارہ مجھے فون کر لینا"۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ریکھا نے رسیور رکھ دیا۔ پھر دس منٹ بعد اس نے دوبارہ پریذیڈنٹ ہاؤس کال کی تو اس کا رابطہ فوراً صدر سے کرا دیا گیا۔

"مادام ریکھا۔ میری شاگل سے بات ہوئی ہے۔ شاگل نے ان سارے علاقوں کی نگرانی کرا رکھی ہے لیکن اصل پہاڑی جس پر یہ کیمپ ہے اس کے اردگرد کا علاقہ خالی ہے۔ گو اس پہاڑی کا محل وقوع ایسا ہے کہ اس پہاڑی پر نیچے سے اوپر جانا ناممکن ہے لیکن میرا خیال ہے تم اپنی ایجنسی کے ساتھ اس پہاڑی کے گرد گھیرا ڈال لو تاکہ یہ امکان ہی ختم ہو جائے۔ تم شاگل سے بات کر لو"۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ وہ لوگ کسی ہیلی کاپٹر پر ہی براہ راست بیس کیمپ نہ پہنچ جائیں"۔ ریکھا نے کہا۔

"اس کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ پورے کنڈور علاقے کو نان ایئر ایریا قرار دے دیا گیا ہے اور ایئر فورس نے اس علاقے میں موجود اپنے چیکنگ سپاٹ کو بھی ریڈ الرٹ کر دیا ہے۔ کوئی جہاز۔ کوئی ہیلی کاپٹر چاہے وہ فوجی ہی کیوں نہ ہو۔ اس علاقے میں داخل ہوتے ہی میزائلوں سے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ہٹ کر دیا جائے گا"...... صدر نے کہا۔

"اوہ۔ یہ بہت اچھا انتظام ہے جناب"..... ریکھا نے کہا۔

"تم شاگل سے بات کر لو۔ میں نے اسے ہدایات دے دی ہیں"۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ریکھا نے رسیور کریڈل پر رکھا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر کے بار بار کال دینا شروع کر دی۔ چونکہ ٹرانسمیٹر پر پہلے سے ہی شاگل کی ذاتی فریکوئنسی ایڈجسٹ تھی اس لئے اس نے صرف بٹن آن کیا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔ ریکھا کالنگ۔ اوور"..... ریکھا نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ شاگل بول رہا ہوں۔ تم نے صدر صاحب سے بات کی تھی۔ اوور"۔ شاگل کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"میں نے تو انہیں اس لئے کال کی تھی کہ میں انہیں بتانا چاہتی تھی کہ جناب شاگل کا انتخاب کر کے انہوں نے انتہائی عقلمندی کا ثبوت دیا ہے اور صدر صاحب نے بھی آپ کی بڑی تعریف کی۔ پھر انہوں نے خود ہی کہا کہ میں بھی وہاں کام کروں۔ اوور"۔ ریکھا نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے اس کی۔ میں نے یہاں مکمل پکٹنگ کر رکھی ہے۔ اوور"۔ شاگل نے کہا۔

"صدر صاحب نے فرمایا ہے کہ میں اس پہاڑی جس پر بیس کیمپ ہے کے اردگرد ایئر فورس تعینات کر دوں۔ اس طرح آپ کے معاملات میں تو کوئی مداخلت نہیں ہو گی۔ اوور"...... ریکھا نے کہا۔

"لیکن تمہیں میری ماتحتی میں کام کرنا ہو گا۔ اوور"...... شاگل نے

Admin @ www.hibuddiez.com

کہا۔

"یہ میرے لئے اور پاور ایجنسی دونوں کے لئے باعث اعزاز ہوگا۔ اوور"۔۔۔ ریکھانے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ واقعی تمہیں اس پہاڑی کے گرد گھیرا ڈالنا چاہئے۔ تم ایسا کرو کہ اپنے ساتھ اپنی ایجنسی کے دس تربیت یافتہ آدمی لے کر ہیلی کاپٹر یہاں سے قریبی ایئرپورٹ سواگاتہ پہنچ جاؤ۔ وہاں میرے دو آدمی موجود ہوں گے جو تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو خصوصی جیپوں کے ذریعے پہاڑی تک پہنچا دیں گے کیونکہ اس پورے علاقے کو نان ایئر زون قرار دے دیا گیا ہے اس لئے تمہیں بہرحال جیپوں پر ہی سفر کرنا ہوگا۔ اوور"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پہنچ رہی ہوں۔ تھینک یو۔ اوور اینڈ آل"۔ ریکھانے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

"ایک بار مجھے وہاں پہنچنے دو۔ پھر دیکھنا کہ میں تمہارا کیا حشر کرتی ہوں احمق آدمی"۔۔۔ ریکھانے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور کاشی بے اختیار ہنس پڑی۔

ہیلی کاپٹر فضا کی بلندیوں میں پرواز کرتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کا رخ کنڈور پہاڑی علاقے کی طرف ہی تھا۔ یہ ہیلی کاپٹر کافرستان کی معروف سیاحتی کمپنی کا تھا۔ اس میں عمران، تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل موجود تھے اور وہ سب مقامی میک اپ میں تھے۔ آنند سے عمران نے ملاقات کر کے اس سے اس سارے علاقے کے بارے میں پوری تفصیلات معلوم کر لی تھیں۔ یہ ملاقات دو گھنٹے تک جاری رہی تھی اور جب عمران کی پوری طرح تسلی ہو گئی کہ اب آنند سے مزید معلومات حاصل نہیں ہو سکتیں تو اس نے وعدے کے مطابق ایک ہزار کی بجائے اسے پانچ ہزار روپے انعام میں دے کر واپس بھجوا دیا تھا۔ اس دوران ناٹران نے سیاحتی کمپنی کے ہیلی کاپٹر کا بندوبست کرا لیا تھا۔ ویسے تو یہ ہیلی کاپٹر کنڈور پہاڑی علاقے کے ساتھ ملحقہ ایک اور پہاڑی علاقے جسے راہولا کہتے تھے کی سمت جا رہا تھا کیونکہ ناٹران کو

Admin @ www.hibuddiez.com

وہیں دارالحکومت میں ہی معلوم ہو گیا تھا کہ کنڈور کے پورے پہاڑی علاقے کو نان ایئر زون قرار دے دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہی تھا کہ کنڈور پہاڑی علاقے کی حدود میں داخل ہونے والے کسی بھی ہیلی کاپٹر یا جہاز کو بغیر کسی نوٹس کے میزائل سے اڑا دیا جائے۔ ناٹران نے جب یہ بات عمران کو بتائی تو عمران سمجھ گیا کہ ان کی آمد کے خوف کی وجہ سے ایسے انتظامات کئے گئے ہوں گے۔ اس لئے عمران نے نقشہ دیکھ کر راہولا علاقے کا انتخاب کر لیا۔ ویسے بھی یہ علاقہ انتہائی سرسبز و شاداب تھا اور یہاں ایسے خوبصورت سپاٹس بھی موجود تھے جہاں سیاح اکثر آتے جاتے رہتے تھے۔ راہولا علاقے میں کئی جگہوں پر باقاعدہ ہیلی پیڈ بھی بنے ہوئے تھے اور پہاڑی علاقے کے مخصوص انداز کے ہوٹل بھی جگہ جگہ موجود تھے اس لحاظ سے راہولا علاقہ بہترین سیاحتی علاقہ سمجھا جاتا تھا۔ عمران نے اس لئے اس علاقے کا انتخاب کیا تھا کہ کنڈور میں موجود شاگل کے مخبروں کو ان پر شک نہ ہو سکے کافرستان سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر سے انہیں اطلاعات مل چکی تھیں کہ شاگل اپنی فورس کے ساتھ کنڈور پہاڑی علاقے میں پہنچ چکا ہے اور اسے معلوم تھا کہ شاگل نے اردگرد کے علاقے میں اپنے مخبروں کو تعینات کر دیا ہو گا۔

"عمران صاحب۔ اس راہولا سے تو کنڈور کا فاصلہ کافی زیادہ ہے اور پھر میرے خیال کے مطابق اس کے ہر راستے پر سیکرٹ سروس کی چیکنگ ہو گی اور اس پورے علاقے کو بھی نان ایئر زون قرار دے دیا گیا ہے۔ پھر آپ کے وہاں پہنچ جانے کی کیا تجویز ہے"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ صفدر، عمران اور کیپٹن شکیل ہیلی کاپٹر کی عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ تنویر پائلٹ کے ساتھ اگلی سیٹ پر موجود تھا اور وہ دوربین آنکھوں سے لگائے مسلسل نیچے دیکھنے میں مصروف تھا۔

"آنند سے مجھے ایک ایسے راستے کا علم ہوا ہے کہ میرا خیال ہے کہ اس راستے کی طرف شاگل یا اس کے نائب رام چندر کا دھیان تک نہیں گیا ہو گا اور میں نے اس راستے کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ کونسا راستہ ہے۔ آپ ہمیں بھی تو سمجھائیں"...... صفدر نے کہا تو عمران نے جیب سے تہہ شدہ نقشہ نکالا اور پھر اسے کھول کر اپنے گھٹنوں پر پھیلا لیا۔

"یہ دیکھو۔ یہ ہے کنڈور کا پہاڑی علاقہ اور یہ ہے ترام کی پہاڑی جس پر بیس کیمپ موجود ہے اور میرا اندازہ ہے کہ یہ بیس کیمپ زمین سے ایک ہزار فٹ بلندی پر ہے اور یہ چاروں طرف سے بند ہے اس کا راستہ اندر سے کھولا اور بند کیا جا سکتا ہے۔ اس کی خاص نشانی یہ ہے کہ اس کے ایک حصے کو کاٹ کر وہاں باقاعدہ ہیلی پیڈ بنایا گیا ہے البتہ یہ پہاڑی ہر طرف سے سیدھی ہے اور اس پر نیچے سے اوپر جانا تقریباً ناممکن ہے۔ اس کے علاوہ اوپر سے بھی سوائے اس ہیلی پیڈ کے اور کسی جگہ پر نہ اترا جا سکتا ہے اور نہ نیچے آیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس

Admin @ www.hibuddiez.com

پہاڑی کی چوٹی سے لے کر نیچے تک چاروں طرف اس پر خفیہ الیکٹرونک آلات موجود ہیں کہ اگر اس پہاڑی پر ایک چھپکلی بھی رینگے تو اندر سے نہ صرف اسے دیکھا جا سکتا ہے بلکہ اس کا خاتمہ بھی کیا جا سکتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس بیس کیمپ کو ناقابل تسخیر سمجھا جاتا ہے پھر اس کی ساخت اس قسم کی ہے کہ اگر اس پر ایٹم بم بھی مارا جائے تب بھی یہ تباہ نہیں ہو سکتا۔لیکن اس کے باوجود ہم نے اس کے اندر جانا ہے اور اندر سے صادق چکاری کو باہر لے آنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یہ تفصیلات تو موبو رام پائلٹ نے بتائی تھیں۔میں نے بھی سنی تھیں لیکن اصل بات تو وہاں تک پہنچنے کی ہے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں۔میں تو وہ راستہ تمہیں بتا رہا تھا اور بات دوسری طرف نکل گئی۔دراصل پہاڑی راستے ہوتے ہی ایسے ہیں کہ آدمی جانا ایک طرف چاہتا ہے اور نکل کسی اور طرف جاتا ہے"۔ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا جبکہ کیپٹن شکیل کے لبوں پر بھی مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔

"یہ دیکھو۔یہ ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جو راہولا اور کنڈور کی درمیانی سرحد پر واقع ہے۔اس پہاڑی کے اندر ایک قدرتی کریک ہے جو گھومتا ہوا اس پہاڑی تک چلا جاتا ہے لیکن دوسری طرف نہیں نکلتا۔اس لئے لامحالہ اسے چیک کرنے کے بارے میں کسی نے سوچا تک نہ ہو گا لیکن آنند نے مجھے بتایا ہے کہ یہ کریک جب ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی کی طرف جاتے ہوئے ان دونوں کے درمیان سے گزرتا ہے تو اس میں ایک تنگ سا سوراخ موجود ہے جس میں سے ایک آدمی آسانی سے کھسک کر آگے بڑھ سکتا ہے۔یہ سوراخ ایک تنگ کریک کی صورت میں دوسری طرف ایک پہاڑی کے اوپر جا نکلتا ہے۔اگر ہم اس تنگ کریک سے گزر کر دوسری طرف پہنچ جائیں تو سمجھو کہ ہم شاگل اور اس کے آدمیوں کی نظروں سے بچ کر کنڈور میں داخل ہو جائیں گے اور جہاں یہ کریک جا کر نکلتا ہے وہاں سے قریب ہی ایک پہاڑی گاؤں ہے جس میں شاکانا قبیلہ رہتا ہے۔یہ عام محنت کشوں کا قبیلہ ہے۔جو لکڑی کاٹنے کا کام کرتے ہیں اور یہ خاصے غریب لوگ ہیں۔ان کے سردار کا نام آنند نے باسو بتایا ہے۔اگر ہم باسو کو رقم دے دیں تو باسو ہمیں انتہائی خفیہ راستوں سے ترام پہاڑی تک پہنچا سکتا ہے۔اس طرح کسی کو ہمارے بارے میں علم نہیں ہو گا"۔ عمران نے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔اچھی پلاننگ ہے اس کے علاوہ اور کیا بھی کیا جا سکتا ہے"۔صفدر نے کہا۔

"بہت کچھ کیا جا سکتا ہے وہاں۔شکار کیا جا سکتا ہے۔پکنک منائی جا سکتی۔ہنی مون منایا جا سکتا ہے بشرطیکہ آدمی سیٹھ دھنی رام ہو"۔ عمران نے نقشہ تہہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ سیٹھ دھنی رام کون ہے اس کا حوالہ آپ نے کس حیثیت سے

Admin @ www.hibuddiez.com

دیا ہے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک لطیفہ مشہور ہے کہ کافرستان میں کنجوسوں کا عالمی مقابلہ منعقد کیا گیا اور سیٹھ دھنی رام اس میں اول آیا تھا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اچھا۔ کیا وہ دنیا کا سب سے بڑا کنجوس تھا لیکن کس طرح معلوم ہوا"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس مقابلہ میں دھنی رام کو اس لئے اول قرار دیا گیا تھا کہ وہ اس قدر کنجوس تھا کہ ہنی مون منانے اکیلا چلا گیا تھا تاکہ خرچ آدھا ہو جائے"۔ عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"کیا ہوا"...... تنویر نے صفدر کو اس طرح کھلکھلا کر ہنستے دیکھ کر پیچھے مڑ کر کہا۔

"تمہاری تعریف پر ہنس رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"میری تعریف میں ہنسنے کی کیا بات ہو گئی ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جس طرح تم اکیلے ہنی مون منانے جا رہے ہو۔ اسی طرح ایک سیٹھ دھنی رام تھا وہ بھی کنجوسی کی وجہ سے اکیلا ہنی مون منانے چلا گیا تھا اور اسے عالمی مقابلہ کنجوسی میں اول انعام دیا گیا تھا"...... عمران نے کہا تو تنویر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"واقعی کنجوسی کی شاندار اور انتہائی دلچسپ مثال ہے"۔ تنویر نے بھی لطف لیتے ہوئے کہا۔

"جو صاحب دوسرے نمبر آئے تھے وہ نظر کی عینک اس لئے نہ پہنتے تھے کہ کہیں شیشے نہ گھس جائیں۔ آخر نظروں نے ان شیشوں میں سے مسلسل گزرنا تھا"۔ عمران نے کہا تو ایک بار پھر صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ تنویر بھی ہنس رہا تھا۔

"یہ بھی واقعی دلچسپ مثال ہے۔ بہت خوب"۔ تنویر نے بھی لطف لیتے ہوئے کہا۔

"اور جو صاحب تیسرے نمبر پر آئے تھے وہ سرے سے بولتے ہی نہ تھے کہ بولنے سے لفظ خرچ ہوتے ہیں"۔ عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ پائلٹ نے بتایا کہ وہ راہولا کے مین ہیلی پیڈ پر اترنے والا ہے اور وہ سب چونکے ہو گئے۔ تنویر نے دوبارہ آنکھوں سے دوربین لگائی اور اس کے ساتھ ہی پائلٹ نے بلندی کم کرنا شروع کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر پہاڑیوں کے درمیان بنے ہوئے ایک خاصے وسیع وعریض ہیلی پیڈ پر اتر گیا۔ وہاں دو ہیلی کاپٹر پہلے سے موجود تھے۔ ایک طرف ایک عمارت تھی جس کے باہر برآمدہ تھا اور لوگ اس عمارت سے ہیلی کاپٹر کی طرف اور ہیلی پیڈ سے عمارت کی طرف آ جا رہے تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر سے اترا۔ اس کے ساتھیوں نے بیگ اٹھائے ہوئے تھے جبکہ عمران خالی ہاتھ تھا اور وہ سب تیز تیز قدم

Admin @ www.hibuddiez.com

اٹھاتے عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ وہاں ان کے کاغذات اور سامان کی سرسری سی چیکنگ کی گئی اور پھر انہیں جانے کی اجازت دے دی گئی۔

"کیا اب اپنے ہی ملک کے اندر بھی شہریوں کی چیکنگ کی جانے لگی ہے"۔ عمران نے ایک افسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجبوری ہے جناب۔ اعلیٰ حکام کی طرف سے حکم آیا ہے کہ کچھ غیر ملکی ایجنٹ یہاں کسی خاص مشن پر آ رہے ہیں اس لئے سب کی چیکنگ کی جا رہی ہے"۔ افسر نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی چیکنگ ضروری ہے"۔ عمران نے کہا اور مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک لکڑی کے بنے ہوٹل کے ایک سپیشل روم میں موجود تھے۔ یہ سپیشل روم بے حد آرام دہ انداز میں سجائے گئے تھے۔ اس لئے عام ہوٹلوں میں رہنے کی بجائے سیاح ایسے سپیشل رومز میں رہنا زیادہ پسند کرتے تھے۔ ان رومز کی سجاوٹ میں مقامی رنگ بے حد نمایاں تھا۔ ارد گرد کے پہاڑی علاقوں سے ملنے والی عمارتی اور دیگر لکڑی کے نمونے اور ان کی خصوصیات کے ساتھ ساتھ انہی لکڑیوں سے بنا ہوا فرنیچر کمرے میں موجود تھا۔ ان پہاڑیوں سے ملنے والی معدنیات کے بارے میں نمونے اور تصاویر بھی موجود تھیں۔ ایک طرف دیوار پر ایک بہت ہی تفصیلی نقشہ فریم کرا کر لگایا گیا تھا۔ عمران اس نقشے کو کافی دیر تک غور سے دیکھتا رہا جبکہ صفدر نے ہوٹل کی انتظامیہ سے کہہ کر مقامی قہوہ منگوا لیا اور جب قہوہ سرد ہوا تو عمران بھی نقشے سے ہٹ کر ان کے ساتھ کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

"کیا کوئی خاص بات تھی اس نقشے میں۔ جو آپ اتنی دیر تک اسے دیکھتے رہے"۔ صفدر نے قہوہ کی پیالی اٹھا کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کافرستان کے دارالحکومت سے جو نقشہ ہم نے خریدا ہے یہ نقشہ اس سے کافی مختلف ہے"۔ عمران نے قہوہ کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا تو صفدر اور دوسرے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"مختلف۔ کیا مطلب۔ کیا نام غلط درج ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں بلکہ سرحدی علاقوں کی لوکیشن میں فرق ہے۔ شاید حکومت کافرستان نے ایسا جان بوجھ کر کسی خاص مقصد کے لئے کیا ہے۔ یہ پرانا نقشہ ہے جو یہاں فریم کرا کر لگایا گیا ہے جبکہ جو نقشہ دارالحکومت سے خریدا گیا ہے وہ تازہ ترین ہے"...... عمران نے جیب سے نقشہ نکالتے ہوئے کہا۔

"کیا فرق ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"اس دارالحکومت والے نقشے کے مطابق راہولا سے مشرق کی طرف کنڈور پہاڑی علاقہ ہے جبکہ اس پرانے نقشے کے مطابق کنڈور پہاڑی علاقہ شمال مشرق کی طرف ہے۔ اس کا زیادہ حصہ شمال میں ہے جبکہ بہت کم حصہ مشرق کی طرف ہے جبکہ موجودہ نقشے میں اسے مکمل طور پر مشرق کی طرف دکھایا گیا ہے"...... عمران نے نقشہ کھول

Admin @ www.hibuddiez.com

کر اس پر انگلی سے اشارہ کر کے اپنے ساتھیوں کو دکھاتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ حکومت نے نئی جغرافیائی حد بندی کی ہو۔ اس طرح فرق پڑ گیا ہو" صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن پہاڑیاں تو حکومت اپنی جگہوں سے کھسکا کر دوسری طرف نہیں لے جا سکتی۔ اب دیکھو اس نقشے میں کنذور پہاڑی علاقے میں ترام پہاڑی جس پر بیس کیمپ ہے وہ راہولا کے اس طرف ہے اور درمیان میں یہ علاقہ ہے" عمران نے نقشے پر انگلی سے نشاندہی کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ واضح ہے" صفدر نے کہا۔

"اور آؤ اب اٹھ کر دیوار پر لگے ہوئے اس نقشے میں انہیں دیکھو۔" عمران نے کہا تو وہ سب اٹھ کر دیوار پر لگے ہوئے نقشے کے سامنے پہنچ گئے اور پھر عمران نے جیب سے بال پوائنٹ نکال کر اس نقشے پر پہاڑیوں کی نشاندہی کرنی شروع کر دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ اس میں تو ترام نامی پہاڑی بالکل دوسری سمت میں ہے۔ یہ سب کیسے ہو گیا"...... صفدر نے کہا۔ تنویر کے چہرے پر بھی حیرت تھی جبکہ کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں بھی حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"یہ کافرستانی خاصے عقلمند ہوتے جا رہے ہیں"...... عمران نے واپس کرسی پر آکر بیٹھتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ دونوں نقشوں میں اس قدر فرق کیوں ہے۔ کیا پہاڑیوں کے نام تبدیل کر دیئے گئے ہیں یا کوئی اور مسئلہ ہے۔" صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بیس کیمپ شاید کافرستان کا کوئی انتہائی اہم ترین کیمپ ہے جس کی حفاظت کے لئے واقعی بے مثال ذہانت سے کام لیا گیا ہے۔ باقاعدہ نقشے میں رد و بدل کیا گیا ہے۔ سمتیں بھی بدلی گئی ہیں اور پہاڑیوں کے نام بھی۔ اب ظاہر ہے جو آدمی بھی ترام پہاڑی کو تلاش کرتا ہوا آئے گا وہ اس نئے نقشے کے مطابق ہی ترام پہاڑی پر پہنچے گا جبکہ اصل ترام پہاڑی دوسری طرف موجود ہو گی۔ اگر دیوار پر یہ نقشہ موجود نہ ہوتا یا ہم یہاں نہ آتے اور میں اسے ویسے ہی اتفاقاً نہ دیکھنا شروع کر دیتا تو ہم بھی دھوکہ کھا چکے ہوتے اور جب ہم اس ترام پہاڑی پر پہنچتے تب معلوم ہوتا کہ وہاں سرے سے ہی کوئی بیس کیمپ نہیں ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن موبو رام نے اس کی نشانی بتا دی تھی کہ اس کے ایک سائیڈ کو کاٹ کر باقاعدہ اس پر ہیلی پیڈ بنایا گیا ہے اور پھر یہ پہاڑی بالکل سیدھی اور سپاٹ ہے۔ کیا یہ نقلی پہاڑی پر بھی ایسا ہی انتظام کیا گیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"جب ان لوگوں نے نقشے میں رد و بدل کر دیا ہے تو ہیلی پیڈ بنانے میں کونسا وقت لگتا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ نقلی پہاڑی پر ہیلی پیڈ واضح انداز میں بنایا گیا ہو اور اصل پہاڑی پر اس انداز میں کہ دور سے معلوم ہی نہ ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

Admin @ www[redacted]hibuddiez.com

"اب یہاں بیٹھے باتیں ہی کرتے رہیں گے یا آگے بھی کہیں جانا ہے"...... اچانک تنویر نے کہا۔ اس کے لہجے میں جھلاہٹ تھی۔

"پہلے یہ تو طے کر لیں کہ ہم نے جانا کہاں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ آنند نے جو راستہ بتایا ہے اور جس قبیلے کا ذکر کیا ہے پرانے نقشے کے مطابق تو اب ادھر جانے کی ضرورت ہی نہیں رہی"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ پرانے نقشے کے مطابق تو ایسا ہی لگتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ آنند تو اس علاقے کا رہنے والا ہے۔ اس کو تو نہ پرانے نقشے کا علم ہوگا اور نہ نئے نقشے کا۔ اس نے تو اپنی یادداشت کے مطابق ہی بتایا ہوگا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"بتایا تو ہے لیکن اس نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق ہم راہولا سے اس کریک کے ذریعے کنڈور میں داخل ہوں گے لیکن اس پرانے نقشے کے مطابق ہم کنڈور کی بجائے دوسرے علاقے ناسیرم میں داخل ہوں گے۔ اب اگر آنند کی بات پر یقین کر لیا جائے تو اس کا مطلب ہے کہ پرانے نقشے کے مطابق تمام پہاڑی کنڈور کی بجائے ناسیرم پہاڑی علاقے میں واقع ہے۔ پھر اب کیا کرنا ہے"...... صفدر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی کچھ نہ کچھ واضح ہو جائے گا"...... عمران نے مطمئن لہجے میں کہا اور میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ناگرہ ہوٹل"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"آپ کے ہوٹل میں سوباش صاحب ہیں اسسٹنٹ منیجر۔ ان سے بات کرنی ہے۔ میں ان کا دوست ہوں مائیکل"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جی بہتر۔ ہولڈ آن کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن اس کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"آپ سوباش ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن آپ کون ہیں۔ مائیکل نام کا کوئی آدمی میرا دوست نہیں ہے"۔ سوباش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چلیں پہلے نہیں ہوگا تو اب ہو جائے گا۔ دارالحکومت کے ہوٹل تاج محل کے منیجر شرما کی معرفت ہی سہی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ فرمائیں میرے لائق کیا حکم ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ بلیو ہیون نامی ہوٹل میں تشریف لا سکتے ہیں۔ میں نے آپ سے چند باتیں کرنی ہیں۔ اس کا آپ کو معقول معاوضہ بھی دیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ یہ یہاں سے قریب ہی ہے۔ سپیشل روم کا نمبر بتائیں"۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بارہ"۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں آرہا ہوں"۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"ناٹران نے یہ ٹپ دی تھی۔ اس کے مطابق یہ آدمی یہاں ایکریمیا کا خفیہ ایجنٹ ہے اور انتہائی باخبر اور بااثر ہے اور یہیں کا رہنے والا ہے۔ اس لئے یہ آدمی درست طور پر بتا سکے گا کہ پرانے اور نئے نقشے کے درمیان کیوں فرق ہے اور اصل بیس کیمپ کہاں ہے"۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو عمران کے اشارے پر صفدر نے اٹھ کر دروازے کی چٹخنی ہٹا دی۔ دروازے پر ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔ اس کے جسم پر سوٹ تھا لیکن وہ مقامی آدمی تھا۔

"میرا نام سوباش ہے جناب"۔۔۔۔ اس آدمی نے اندر داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تشریف رکھیں مسٹر سوباش۔ میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا اور پھر اس سے مصافحہ کر کے اسے ساتھ بٹھا لیا۔ عمران کے کہنے پر صفدر نے ہوٹل سروس والوں کو کمرے میں کافی بھجوانے کا آرڈر دے دیا۔

[illegible] باتیں ہوں گی۔ ہمیں معلوم ہے کہ آپ کون ہیں اور ایکریمیا سے آپ کا کیا تعلق ہے۔ یہ باتیں میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ جس فیلڈ سے آپ کا تعلق ہے اسی فیلڈ سے ہمارا بھی تعلق ہے اور ہم آپ سے ملنے والی معلومات کا جہاں معقول معاوضہ ادا کریں گے وہاں اسے ہر لحاظ سے راز بھی رکھیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کا تعلق شاید پاکیشیا سے ہے"۔۔۔ سوباش نے کہا۔

"جی نہیں۔ ہمارا تعلق کافرستان سے ہی ہے لیکن ہم کام کارمن کے لئے کرتے ہیں جس طرح آپ کا تعلق بھی کافرستان سے ہے اور آپ ایکریمیا کے لئے کام کرتے ہیں ہم نے اس دیوار پر لگے ہوئے نقشے کے بارے میں آپ سے بات کرنی ہے"۔ عمران نے کہا تو سوباش نے ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ آپ شاید ترام پہاڑی پر واقع بیس کیمپ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں"۔ سوباش نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"آپ نے یہ اندازہ کیسے لگا لیا"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیونکہ یہ نقشے خصوصی طور پر یہاں کے تمام ہوٹلوں کے کمروں میں فریم کروا کر لگائے گئے ہیں اور ان میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ پرانے نقشے ہیں۔ جب ہمارے ہوٹل میں یہ نقشے لگائے

Admin @ www.hibuddiez.com

گئے تو میں نے اصل حالات کی ٹوہ لگائی کہ یہ کیا سلسلہ ہے تو مجھے بتایا گیا کہ کنڈور علاقے میں واقع ترام پہاڑی پر واقع بیس کیمپ کے خلاف کام کرنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم آ رہی ہے اور کافرستان سیکرٹ سروس اس علاقے میں موجود ہے۔ کافرستان سیکرٹ سروس کے سیکنڈ چیف جناب رام چندر صاحب نے خصوصی طور پر یہ نقشے تیار کرا کر اور فریم کرا کر یہاں کے ہر ہوٹل اور کلب کے کمروں میں لگوائے ہیں تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ جب ان ہوٹلوں میں سے کسی میں بھی آئیں تو وہ ان دونوں نقشوں میں فرق دیکھ کر الجھ جائیں"۔ سوباش نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ دیوار پر لٹکا ہوا یہ نقشہ اصل نہیں ہے بلکہ اصل نقشہ وہ ہے جو دارالحکومت سے لیا گیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ یہ دیوار والے نقشے جان بوجھ کر غلط بنائے گئے ہیں"۔ سوباش نے جواب دیا۔

"لیکن اگر اتنی آسانی سے اس بات کا علم ہو سکتا ہے تو پھر انہیں یہاں لٹکا کر کیا فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کسی نے بھی اس بارے میں تجسس نہیں کیا کیونکہ انہیں تو حکم دیا گیا اور مال بھی سپلائی کر دیا گیا ہے۔ اس لئے شاید کسی نے بھی نقشہ دیکھنے کی تکلیف گوارہ نہیں کی ہو گی لیکن آپ کو معلوم ہے کہ ہم جیسے لوگوں کی نفسیات کیا ہوتی ہیں۔ ہمارے اندر تجسس بھی ہوتا ہے اور سوالات بھی ابھرتے ہیں۔ چنانچہ میں نے یہ ساری بات اپنے خصوصی ذرائع سے معلوم کی ہے ورنہ عام طور پر یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ نقشے کس مقصد کے لئے لگوائے گئے ہیں۔ اسی لئے میں نے پہلے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ کا تعلق پاکیشیا سے ہے تو اس کی یہی وجہ تھی۔ ایک تو یہ کہ آپ مقامی شہری لوگ ہیں اور پاکیشیا میں بھی ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ اس نقشے والی اطلاع ملنے کے بعد میں نے خود ہی معلوم کرنے کی کوشش کی کہ بیس کیمپ میں اچانک ایسی کیا بات پیدا ہو گئی ہے کہ کافرستان سیکرٹ سروس بھی یہاں پہنچ گئی ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی پہنچنے والی ہے چنانچہ مجھے معلوم ہو گیا کہ معروف مشکباری لیڈر صادق چکاری کو یہاں رکھا گیا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اسے چھڑانے کے لئے آ رہی ہے اس لئے میرا یہی اندازہ تھا لیکن اب مجھے یقین ہے کہ آپ کا تعلق کارمن سے نہیں بلکہ پاکیشیا سے ہے۔ ویسے آپ بے فکر رہیں میری ہمدردیاں کافرستان سے نہیں بلکہ مشکباریوں کے ساتھ ہیں کیونکہ میری بیوی مشکباری ہے"۔ سوباش نے سیدھا ہوتے ہوئے کہا تو عمران اس کا آخری فقرہ سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔ باقی ساتھی بھی مسکرا دیئے۔

"مسٹر سوباش۔ ہمیں یہ یقین دلانے کی ضرورت نہیں ہے کہ آپ کی ہمدردیاں کس کے ساتھ ہیں اور کس کے ساتھ نہیں ہیں۔ ہمارا کوئی تعلق پاکیشیا سے نہیں ہے اور نہ ہی کسی مشکباری لیڈر سے ہمیں دلچسپی ہے ہم نے اس بیس کیمپ کے ایک کارمن سائنسدان سے خفیہ ملاقات کرنی ہے"۔ عمران نے کہا تو سوباش بے اختیار چونک

Admin @ www.hibuddiez.com

پڑا۔

"کارمن سائنسدان۔اوہ۔آپ کا مطلب کہیں سائنسدان براؤن سے تو نہیں۔اس بیس کیمپ میں وہی کارمن نژاد ہیں لیکن وہ تو یہاں قید نہیں ہیں بلکہ اپنی مرضی سے یہاں کام کر رہے ہیں اور وہ اکثر راہولا آتے جاتے رہتے ہیں۔ہمارے ہوٹل بھی آتے رہتے ہیں"۔ سوباش نے کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ وہ قید ہیں یا اپنی مرضی سے یہاں نہیں آئے۔میں نے یہ کہا ہے کہ میں نے ان سے خفیہ ملاقات کرنی ہے اور کرنی بھی ضروری ہے لیکن جب میں نے انہیں ٹرانسمیٹر پر کال کرنے کی کوشش کی تو کسی نے کال اٹنڈ نہیں کی۔پھر میں نے مزید معلومات حاصل کیں تو مجھے بتایا گیا کہ کنڈور کے پورے علاقے کو نان ایئر زون قرار دے دیا گیا ہے اور یہاں کافرستان سیکرٹ سروس نے ترام پہاڑی کو گھیر رکھا ہے لیکن ہمارا براؤن سے ملنا بے حد ضروری ہے ورنہ کارمن کا بہت بڑا نقصان ہو جائے گا میں نے یہ سوچا کہ ہم اپنے طور پر وہاں جا کر ان سے ملاقات کر لیں چنانچہ ہم نقشے کے مطابق یہاں آئے لیکن یہاں دوسرا اور مختلف نقشہ دیکھ کر ہم کنفیوزڈ ہو گئے۔ چنانچہ ہم نے آپ کو کال کیا۔اب آپ ہمیں بتائیں کہ اصل ترام پہاڑی کہاں ہے اور وہاں تک پہنچنے کا کونسا راستہ اختیار کیا جائے کہ کافرستان سیکرٹ سروس سے ٹکراؤ نہ ہو سکے۔اس کے لئے آپ جتنا معاوضہ کہیں آپ کو مل جائے گا"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ٹھیک ہے۔میں سمجھ گیا ہوں آپ کی بات۔میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں مسٹر مائیکل۔لیکن اس کے لئے آپ کو مجھے ایک لاکھ ڈالر عنایت کرنے پڑیں گے"۔ سوباش نے کہا۔

"سوری۔اس قدر بھاری رقم ہم نہیں ادا کر سکتے۔ہم زیادہ سے زیادہ دس ہزار ڈالر دے سکتے ہیں۔اس سے زیادہ نہیں اور وہ بھی اس شرط پر کہ آپ ہمیں واقعی کوئی ایسا راستہ بتائیں اور ہمیں قائل بھی کریں گے کہ اس راستے سے آگے بڑھتے ہوئے ہمارا ٹکراؤ کافرستان سیکرٹ سروس سے نہیں ہوگا اور ہم اصل ترام پہاڑی تک پہنچ جائیں گے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"دس ہزار ڈالر تو بے حد کم ہیں لیکن ٹھیک ہے۔میں نے صرف معلومات ہی مہیا کرنی ہیں اور تو کچھ نہیں کرنا۔ورنہ ایک لاکھ ڈالر میں نے اس لئے طلب کئے تھے کہ میں خود آپ کے ساتھ جا کر آپ کو ترام پہاڑی تک پہنچا دیتا"۔ سوباش نے کہا۔

"آپ صرف معلومات دے دیں"۔ عمران نے کہا۔

"نقشہ دکھائیں"...... سوباش نے کہا تو عمران نے تہہ شدہ نقشہ اٹھا کر اس کے سامنے رکھ دیا اور پھر سوباش نے جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور نقشے پر جھک گیا۔

"پہلے تو یہ بتائیں کہ ترام پہاڑی اصل یہی ہے ناں"۔ عمران نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"جی ہاں۔یہی ہے" سوباش نے جواب دیا۔

"اوکے۔اب راستہ بتائیں" عمران نے کہا تو سوباش نے راستہ بتانا شروع کر دیا۔عمران اس سے سوالات کرتا رہا اور سوباش اس کے سوالوں کے جواب دیتا رہا۔

"لیکن کیا یہ بات آپ یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اس درے پر چیک پوسٹ نہیں ہے" عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔آپ درے کی بات کر رہے ہیں۔اس پورے علاقے میں کوئی چیک پوسٹ نہیں ہے" سوباش نے کہا۔

"کیا مطلب۔کیوں نہیں ہے" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے کہ اس سارے علاقے میں جگہ جگہ زمین کے اندر سے زہریلے پانی کے چشمے ابلتے رہتے ہیں۔اس پانی سے نکلنے والا دھواں اس سارے علاقے پر چھایا رہتا ہے اس لئے اسے عام طور پر زہریلی وادی کہا جاتا ہے۔یہ چشمے اس درے سے پہلے بھی ہیں اور آگے بھی۔لیکن جو راستہ میں نے بتایا ہے آپ اس راستے سے گیس ماسک وغیرہ پہن کر آسانی سے نکل سکتے ہیں اس راستے پر ایک بھی زہریلا چشمہ نہیں ہے۔اس طرح آپ کو کافی لمبا چکر تو پڑ جائے گا لیکن آپ براہ راست ترام پہاڑی تک پہنچ جائیں گے"...... سوباش نے کہا۔

"آپ اس راستے سے گزرے ہیں کبھی اور اگر گزرے ہیں تو کس لئے".. عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔میں بتانا تو نہیں چاہتا تھا لیکن اب اگر میں نے نہ بتایا تو لامحالہ آپ کو یقین نہیں آئے گا کہ اس زہریلی وادی میں میرے جانے کا کیا مقصد ہے تو سنیں۔اس زہریلی وادی کے شمال میں ایک پہاڑی کے اندر ایکریمیا کا ایک انتہائی خفیہ اڈا ہے۔اس اڈے سے وہ پورے مشکبار کی سائنسی چیکنگ کرتے رہتے ہیں اور وہاں رہنے والے حضرات کو ضروری سامان پہنچانا میری ڈیوٹی میں شامل ہے"۔سوباش نے کہا۔

"کیا یہ اڈا اس راستے پر ہے جو آپ نے بتایا ہے"۔عمران نے کہا

"جی نہیں۔آپ یہاں سے مشرق کی طرف مڑ جائیں گے جبکہ وہ اڈا یہاں سے شمال کی طرف مڑ کر کافی اندر جا کر ہے اور ویسے بھی وہ اس قدر خفیہ ہے کہ حکومت کافرستان کو بھی آج تک اس کا علم نہیں ہو سکا۔اصل کام اس زہریلی وادی نے دکھایا ہوا ہے۔یہاں کوئی داخل ہی نہیں ہوتا" سوباش نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہمیں وہاں سے گزرتا دیکھ کر وہ ہمارے بارے میں مشکوک تو نہیں ہو جائیں گے" عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔میں نے بتایا ہے کہ وہ بیرونی دنیا میں کسی صورت بھی مداخلت نہیں کرتے۔ورنہ تو یہ اڈا ٹریس ہو چکا ہوتا"...... سوباش نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کبھی اس بیس کیمپ کے اندر گئے ہیں"۔عمران نے پوچھا

"جی نہیں۔میں اس پہاڑی تک ضرور گیا ہوں لیکن اس کے اندر کبھی نہیں گیا۔ویسے بھی وہاں تک سوائے ہیلی کاپٹر کے پہنچنے کے اور

Admin @ www.hibuddiez.com

کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ ڈاکٹر براؤن بھی ہیلی کاپٹر آتے ہیں اور ہیلی کاپٹر پر ہی واپس جاتے ہیں"۔ سوباش نے کہا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ مسٹر سوباش"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے صفدر کو اشارہ کیا تو صفدر نے اٹھ کر الماری میں رکھے ہوئے بیگ سے دس ہزار ڈالر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیئے اور عمران نے یہ ڈالر سوباش کی طرف بڑھا دیئے۔

"امید ہے مسٹر سوباش کہ اب آپ سب کچھ بھول جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"میں یہی درخواست آپ سے کرنے والا تھا۔ آپ نے تو اپنا مشن مکمل کر کے چلے جانا ہے جبکہ میں نے تو یہیں رہنا ہے"۔ سوباش نے ڈالر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب۔ اب تو ہمارے سامنے دو راستے ہیں۔ ایک آنند کا بتایا ہوا اور دوسرا اس سوباش کا بتایا ہوا۔ ویسے یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ کارمن سائنسدان وہاں کیا کر رہے ہے اور آپ کو کیسے معلوم تھا کہ وہاں کارمن سائنسدان کام کرتے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"جس انداز میں یہ جیل کیمپ بنایا گیا ہے اور جس انداز میں اس کی حفاظت کی جا رہی ہے اس سے مجھے اندازہ تھا کہ یہاں کوئی خاص کام ہو رہا ہے۔ کارمن سائنسدان کا نام تو میں نے ویسے ہی لے دیا تھا لیکن سوباش نے ڈاکٹر براؤن کا نام خود لے دیا جہاں تک راستے کا تعلق ہے۔ راستہ وہی آنند والا ہی ٹھیک ہے کیونکہ سوباش نے جو راستہ بتایا ہے وہ انتہائی خطرناک بھی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس کی نگرانی کہیں نہ کہیں سے ضرور کی جا رہی ہو گی۔ رام چندر اگر ان نقشوں کو اس انداز میں استعمال کر سکتا ہے تو وہ اس پوری وادی کو کس طرح چھوڑ سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ویسے یہ نقشے والی بات ہے حیرت انگیز۔ اس پورے علاقے میں نقشے لگوانا خاصا مشکل کام ہے اور پھر کیا یہ ضروری تھا کہ ہم یہاں کسی ہوٹل میں ہی ٹھہرتے"۔ صفدر نے کہا۔

"اگر سوباش ہماری مدد نہ کرتا تو ہم واقعی چکر کھا گئے تھے۔ رام چندر نے جو ذہانت استعمال کی ہے وہ یہ کہ اس نے جو نقشے فریم کرا کر لگوائے ہیں اس نے انہیں پرانے نقشے ظاہر کیا ہے۔ اگر یہ بھی نئے ہوتے تو پھر یہ معاملہ مشکوک ہو جاتا۔ اب دیکھو اگر ہم ان نقشوں کے چکر میں آ جاتے تو سیدھے شاگل کے آدمیوں کی جھولی میں جا گرتے"۔ عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوکے۔ پھر اٹھو اب چلنے کی تیاری کریں۔ ابھی ہم نے ایک خاص اڈے سے ضروری اسلحہ بھی لینا ہے"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔ تنویر کا لٹکا ہوا چہرہ عمران کی بات سن کر بے اختیار کھل اٹھا تھا۔

ختم شد

Admin @ www.hibuddiez.com

عمران سیریز میں وادی مشکبار کے سلسلے کا ایک دلچسپ [illegible] ایڈونچر

بلیس کیمپ

حصہ دوم

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

بلیس کیمپ — ناقابل تسخیر کیمپ۔ جہاں صادق چکاری کو رکھا گیا تھا اور جس کی بیرونی حفاظت شاگل اور مادام ریکھا کے ذمہ تھی ——— کیا عمران بلیس کیمپ تک پہنچ بھی سکا — یا — نہیں ——— ؟

بلیس کیمپ — جہاں پہنچ کر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ہر لحاظ سے بے بس ہو گئے ——— کیوں اور کیسے ——— ؟

- وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو مجبوراً اپنے آپ کو شاگل کے سامنے سرنڈر کرنا پڑا اور شاگل نے ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دیں۔
- کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس شاگل کے ہاتھوں یقینی موت کا شکار ہو گئے یا — ؟
- وہ لمحہ — جب عمران، صادق چکاری اور عمران کے ساتھیوں کو مادام ریکھا نے گرفتار کر لیا ——— اور پھر ——— ؟
- انتہائی لرزہ خیز جدوجہد۔ تیز رفتار ایکشن اور سانس روک دینے والا بے پناہ سسپنس۔

ایک ایسا ناول جو وادی مشکبار کے سلسلے میں یادگار حیثیت کا حامل ہے (شائع ہو گیا ہے)

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

[illegible] میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ایڈونچر

ذہین ایجنٹ

خاص نمبر

مکمل ناول

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

گراہم ——— ایکریمیا کا ذہین ایجنٹ ——— جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل اپنی ذہانت ثابت کر دی۔ کیسے ——— ؟

گراہم ——— جس نے اکیلے ہی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں کامیابی حاصل کر لی ——— کیا واقعی ——— ؟

وہ لمحہ ——— جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس باوجود انتہائی کوششوں کے ذہین ایجنٹ کے مقابلے میں شکست کھا گئے۔

وہ لمحہ ——— جب عمران اور اس کے ساتھیوں کی آنکھوں کے سامنے گراہم نے اپنا مشن مکمل کر لیا۔ کیا واقعی وہ عمران سے زیادہ ذہین تھا؟

آخری کامیابی کسے حاصل ہوتی ——— گراہم کو — یا ——— ؟

——— انتہائی دلچسپ۔ ہنگامہ خیز اور ذہانت سے بھرپور ایک منفرد انداز کا ناول ———

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

بات سامنے آجاتی ہے جس پر عمران کی حیرت بجا ہوتی ہے اور عمران

Admin @ www.hibuddiez.com

بہرحال انسان ہے اور انسان ہر موضوع پر عقل کل تو نہیں ہو سکتا اور یہ عمران کی عظمت ہے کہ وہ اپنی کم علمی کو چھپاتا نہیں ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

واربرٹن سے عبدالوحید لکھتے ہیں۔ "گرین ڈیتھ" جیسا منفرد اور شاہکار ناول لکھ کر آپ نے واقعی عظیم مصنف ہونے کا حق ادا کر دیا ہے۔ اس ناول میں خاص طور پر ماہ لقا کا کردار بےحد پسند آیا ہے۔ آپ نے یہ کردار تخلیق کر کے ہمارے دل خوش کر دیئے ہیں۔ ویسے ماہ لقا کے لئے کرنل فریدی واقعی بہت بڑا چیلنج ہے۔ جو آج تک عمران کو موم نہیں کر سکی تو کرنل فریدی تو ویسے بھی انتہائی سنجیدہ اور سرد مزاج کا مالک ہے"۔

محترم عبدالوحید صاحب۔ خط لکھنے ناول اور کردار پسند کرنے کا بےحد شکریہ۔ ماہ لقا کا کردار تمام قارئین نے بےحد پسند کیا ہے۔ اس کردار کے سامنے آنے سے کرنل فریدی کے پتھر اور سخت دل پر بہرحال بہار نے دستک تو دینی شروع کی ہے اب دیکھئے آئندہ کیا ہوتا ہے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم

صادق چکاری کی آنکھیں کھلیں تو کچھ دیر تک تو اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن میں وہ منظر ابھر آیا جب اس کی کرنل پرشاد سے بات چیت ہوئی تھی اور کرنل پرشاد نے اسے سپیشل سیف سیل میں پہنچانے کا حکم دیا تھا اور اس کے اسسٹنٹ نے اسے بےہوش کر دینے والا انجکشن لگا دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا تو وہ بےاختیار سیدھا ہو گیا۔ اس نے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس نے اپنے آپ کو ایک آرام دہ کرسی پر بیٹھے ہوئے پایا تھا۔ کمرے میں ایک طرف ایک بستر لگا ہوا تھا جبکہ جس جگہ صادق چکاری موجود تھا وہاں دو کرسیاں اور ان کے درمیان میز تھی۔ ایک سائیڈ پر ریفریجریٹر رکھا ہوا تھا جبکہ ساتھ ہی باتھ روم کا دروازہ تھا۔ صادق چکاری نے دیکھا کہ کمرے میں نہ ہی

Admin@www.hibuddiez.com

کوئی دروازہ تھا اور نہ کوئی روشندان یا کھڑ[illegible] بھی کسی دھات کی چادریں نظر آ رہی تھیں۔ چھت کا ایک چھوٹا سا چوکور حصہ روشن تھا جس میں سے تیز روشنی کمرے میں آ رہی تھی البتہ تازہ ہوا کمرے میں پہنچ رہی تھی۔ صادق چکاری جانتا تھا کہ جیسے کرنل پرشاد نے سپیشل سیف سیل کہا ہے تو اس میں خصوصی انتظامات بھی کیے گئے ہوں گے۔ ان انتظامات میں لامحالہ اس کی نگرانی بھی شامل ہو گی۔ اسے کسی نہ کسی سکرین پر مسلسل چیک بھی کیا جا رہا ہو گا لیکن اسے وقتی طور پر اس بات پر اطمینان تھا کہ اس نے اپنے آپ کو فوری طور پر نہ صرف تشدد سے بچا لیا ہے بلکہ تین روز کی مہلت بھی حاصل کر لی ہے۔ اسے اپنے آپ پر پورا بھروسہ تھا کہ وہ ان تین دنوں میں یہاں سے نکل جانے کا کوئی نہ کوئی قابل عمل منصوبہ بنا لے گا۔ کمرے کا جائزہ لینے کے بعد وہ باتھ روم کا جائزہ لینے کے لئے اٹھا اور سیدھا باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باتھ روم کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کر لیا۔ دروازہ بند ہوتے ہی باتھ روم میں یکلخت اندھیرا سا چھا گیا البتہ چھت سے ہلکی سرخ رنگ کی روشنی نکلنے لگی تھی جس میں آدمی سایہ سا نظر آتا تھا۔ صادق چکاری سمجھ گیا کہ یہ انتظام بھی خصوصی طور پر کیا گیا ہو گا تاکہ باتھ روم میں جانے والا سکرین پر نظر بھی آتا رہے لیکن سکرین پر صرف اس کا سایہ نظر آئے۔ اس نے ایک نظر باتھ روم پر ڈالی اور پھر دروازہ کھول دیا۔ دروازہ کھلتے ہی سرخ روشنی بجھ گئی اور کمرے کی تیز روشنی اندر

[illegible] ریفریجریٹر کھول کر دیکھا۔ اس میں پھلوں کے علاوہ جوس کے ڈبوں کے ساتھ ساتھ خوراک کے بند ڈبے موجود تھے۔ پانی کی بوتلیں بھی موجود تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ تین روز کی خوراک بھی یہاں پہنچا دی گئی ہے۔ اس نے ریفریجریٹر بند کیا اور پھر واپس آ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔ اس کا ذہن یہ سوچنے میں مصروف ہو گیا کہ یہاں سے کیسے باہر نکلا جا سکتا ہے۔ بظاہر تو کوئی ذریعہ یا راستہ نظر نہیں آ رہا تھا لیکن اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آگیا اور اس نے مسکرا کر آنکھیں کھول دیں اور پھر اس نے اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر انہیں چیک کرنا شروع کر دیا۔ گو ویسے تو اس کے لباس کی تمام جیبیں بہر صورت خالی تھیں حتیٰ کہ اس کی کلائی پر موجود گھڑی تک پہلے ہی اتار لی گئی تھی لیکن لباس کی اندرونی طرف ایک چھوٹی سی جیب میں چند سکے موجود تھے۔ یہ سکے اس نے پبلک فون کے لئے رکھے ہوئے تھے لیکن پھر طویل عرصے سے مارگاؤں میں رہنے کی وجہ سے ان کے استعمال کا موقع ہی نہ آیا تھا اور وہ ویسے ہی جیب میں پڑے رہ گئے تھے اور ویسے بھی صادق چکاری کو ان کا خیال تک نہ آیا تھا۔ اب اچانک جو خیال اس کے ذہن میں آیا تھا اس کے لئے سکے کی ضرورت تھی اور اسی ضرورت کے پیش نظر اسے اس جیب کا خیال آیا تھا اور جب اس نے جیب میں سکوں کی موجودگی کو چیک کر لیا تھا تو وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور پھر غور سے سامنے والی دیوار پر موجود

Admin @ www.hibuddiez.com

کسی مخصوص دھات کی چادر کو دیکھنے لگا۔ لیکن جب اسے اس بارے میں کوئی سمجھ نہ آئی تو وہ سر ہلاتا ہوا اٹھا اور اس نے ریفریجریٹر کھول کر اس میں سے پانی کی ایک بوتل۔ جوس کا ڈبہ اور پھر خوراک کا ایک بند ڈبہ نکال کر میز پر رکھا۔ اس کے بعد اس نے خوراک کا ڈبہ کھولا اور کھانا شروع کر دیا۔ خوب سیر ہو کر کھانے کے بعد اس نے پانی پیا اور آخر میں جوس پی کر وہ اٹھا اور کچھ دیر تک کمرے میں ٹہلتا رہا۔ پھر وہ بستر پر جا کر لیٹ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ سکرین کو چیک کرنے والے کو یہ تاثر دینا چاہتا تھا کہ اس کے ذہن میں کسی قسم کی کوئی شرارت موجود نہیں ہے یا وہ اس کمرے کی صورت حال دیکھ کر مایوس ہو گیا ہے اور پھر واقعی اسے نیند آ گئی۔ پھر جب اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا لیکن کمرے میں اسی طرح روشنی ہو رہی تھی اور اسے معلوم ہی نہ ہو رہا تھا کہ وہ کتنی دیر سویا ہے۔ وہ بستر سے اٹھا۔

"ہیلو۔ اگر کوئی میری آواز سن رہا ہے تو میری ایک درخواست کرنل پرشاد تک پہنچا دی جائے کہ مجھے یہاں گھڑی مہیا کی جائے تاکہ میں اس میں وقت دیکھ کر اپنی عبادت کر سکوں" صادق چکاری نے اونچی آواز میں کہا تو چھت سے یکلخت چٹک کی آواز سنائی دی۔

"میں کرنل پرشاد بول رہا ہوں صادق چکاری۔ آئی ایم سوری۔ یہ کمرہ اب کمپیوٹر کے ذریعے چار روز کے لئے سیل ہو چکا ہے۔ اس لئے اب نہ ہی اندر سے کوئی چیز باہر جا سکتی ہے اور نہ باہر سے اندر۔ البتہ اگر تم کہو تو تمہیں وقت بتایا جا سکتا ہے" کرنل پرشاد نے کہا۔

"چلو وقت ہی بتا دو" صادق چکاری نے کہا۔

"اس وقت شام کے چھ بجنے والے ہیں" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہاں سورج کس وقت غروب ہوتا ہے تاکہ میں اس کے مطابق اپنی عبادت کا وقت مقرر کر سکوں" صادق چکاری نے کہا تو کرنل پرشاد نے اسے نہ صرف سورج غروب ہونے کا بلکہ سورج طلوع ہونے کا بھی وقت بتا دیا۔

"بے حد شکریہ کرنل پرشاد" صادق چکاری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی چھت سے دوبارہ چٹک کی آواز سنائی دی اور صادق چکاری سر ہلاتا ہوا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باتھ روم میں جا کر وضو کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں سے ایک سکہ نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اس کے بعد وہ باتھ روم سے باہر آیا۔ اس نے ریفریجریٹر کھولا اور ہاتھ میں موجود سکہ اس نے ریفریجریٹر کے اندر ایک کونے میں رکھ دیا اور پھر پانی کی ایک بوتل اٹھا کر اس نے اس میں سے تھوڑا سا پانی پیا اور بوتل واپس رکھ کر اس نے ریفریجریٹر بند کر دیا۔

"ہیلو کرنل پرشاد۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ مغرب کس سمت میں ہے" صادق چکاری نے اونچی آواز میں کہا تو اس کے ساتھ ہی چھت سے چٹک کی آواز سنائی دی۔

"میں کیپٹن شرما بول رہا ہوں۔ کرنل صاحب آرام کرنے چلے گئے ہیں۔ وہ راؤنڈ پر آئے تھے۔ واپس چلے گئے ہیں" کیپٹن شرما نے کہا

Admin@www.hibuddiez.com

اور اس کے ساتھ ہی اس نے اسے بتایا کہ جس طرف اس کا رخ ہے وہ مغرب کی سمت ہی ہے۔ صادق چکاری نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر مغرب کی طرف منہ کر کے اس نے نماز ادا کرنا شروع کر دی۔ نماز پڑھ کر اس نے اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا مانگی اور پھر اٹھ کر وہ آیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ چونکہ اس کے پاس کرنے کو کوئی کام نہ تھا اور نہ ہی کمرے میں کوئی کتاب یا رسالہ تھا اس لئے صادق چکاری کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لینے کے علاوہ اور کیا کر سکتا تھا۔ پھر اس نے اس طرح بیٹھے بیٹھے تقریباً ایک گھنٹہ گزار دیا۔ اس کے بعد اس نے آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر وہ ریفریجریٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ اب باہر اندھیرا چھا گیا ہو گا۔ اس لئے اب وہ یہاں سے نکلنے کے پلان پر عمل کرنا چاہتا تھا۔ اسے یہ تو معلوم نہ تھا کہ وہ کہاں ہے اور یہاں سے کس انداز میں نکل سکتا ہے اور نکل بھی سکتا ہے یا نہیں۔ لیکن اس نے کوشش کرنے کا ایک منصوبہ بنا لیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ وہ جس جگہ قید ہے یہاں بجلی باقاعدہ کسی جنریٹر کی مدد سے تیار کی جاتی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ یہ جنریٹر کافی بڑا ہو لیکن اسے یہ معلوم تھا کہ وہ اس جنریٹر کو یہاں بیٹھ کر بجلی تیار کرنے سے روک سکتا ہے۔ ظاہر ہے اس طرح یہاں مکمل بلیک آؤٹ ہو جائے گا اور بجلی سے چلنے والا تمام نظام آف ہو جائے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ ریورس ہو جائے۔ اگر ایسا نہ بھی ہوا تو بھی انہیں بہرحال اس کمرے کو کھولنا اور پھر اندر آنا پڑے گا ورنہ وہ کسی طرح بھی بجلی کی رو کو بحال نہ کر سکیں گے۔ یہ [illegible] سکے کی مدد سے کرنا تھا جو ریفریجریٹر میں موجود تھا۔ ویسے تو وہاں کوئی بلب نہ تھا لیکن اس نے ریفریجریٹر میں موجود چھوٹے سے بلب کو استعمال کرنے کے بارے میں سوچ لیا تھا۔ اس نے ریفریجریٹر کا دروازہ کھولا اور پھر اس نے ہاتھ سے ایک کونے میں رکھا ہوا چھوٹا سا سکہ اٹھایا اور پھر دوسرے ہاتھ سے وہ بلب ساکٹ سے نکال لیا جس کی مدد سے دروازہ کھلتے ہی ریفریجریٹر کے اندر لائٹ جل اٹھتی تھی۔ ریفریجریٹر کے اندر تو اندھیرا ہو گیا لیکن چونکہ اس کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور کمرے میں تیز روشنی تھی اس لئے ریفریجریٹر کے اندر ہر چیز جہاں بھی روشنی پڑ رہی تھی صاف نظر آ رہی تھی اور چونکہ اس کی پشت دروازے کے سامنے تھی اس لئے لامحالہ سکرین پر دیکھنے والے کو یہ احساس نہ ہو سکتا تھا کہ ریفریجریٹر کے اندر اندھیرا ہو گیا ہے یا صادق چکاری نے کیا ہے۔ بلب نکال کر اس نے پھرتی سے ہاتھ میں پکڑا ہوا سکہ اس ساکٹ میں رکھا اور پھر اوپر سے بلب رکھ کر اس نے اسے دبا کر لگا دیا۔ دوسرے لمحے یکلخت کمرے میں اندھیرا چھا گیا اور اس کے ساتھ ہی سرر سرر کی تیز آوازیں بھی سنائی دینے لگیں۔ ان آوازوں سے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے بڑی بڑی چادریں تیزی سے سرک رہی ہوں۔ صادق چکاری نے ریفریجریٹر کا دروازہ بند کیا اور پھر وہ ساکت کھڑا ہو گیا۔ اچانک گھپ اندھیرا ہونے کی وجہ سے اسے کچھ نظر نہ آ رہا تھا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں اندھیرے سے مانوس ہونے لگ گئیں اور اسے اندھیرے میں بھی نظر آنے لگ گیا۔ وہ

Admin @ www.hibuddiez.com

آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے دیوار پہ ہاتھ رکھا تو وہ بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اس کے ہاتھ نے فوراً ہی محسوس کر لیا تھا کہ وہ دھات کی چادر غائب ہو چکی ہے اور اب سنگی دیوار موجود ہے۔ شاید سرر سرر کی آوازیں ان چادروں کے ہٹنے کی تھیں۔ اس نے دیوار پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا لیکن تھوڑی دیر بعد جب اس کی آنکھیں اور زیادہ آسانی سے دیکھنے لگیں تو اس نے اس دیوار میں باقاعدہ دروازے کو چیک کر لیا۔ لیکن یہ دروازہ بند تھا۔ اس نے اسے دھکیل کر کھولنے کی کوشش کی لیکن وہ کھل نہ سکا تو پھر صادق چکاری نے پیچھے ہٹ کر دروازے پر کاندھے کی ٹکر ماری لیکن یوں لگتا تھا کہ دروازہ تو ہے لیکن وہ کھلتا کسی اور میکنزم سے ہے اور وہ میکنزم بجلی فیل ہو جانے کی وجہ سے جام ہو چکا ہے۔ صادق چکاری کو معلوم تھا کہ جب تک وہ بلب کے ساکٹ سے سکے کو باہر نہ نکالے گا بجلی کی رو بحال نہ ہو سکے گی۔ چاہے کرنل پرشاد کچھ بھی کیوں نہ کر لے۔ اس لئے وہ ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اسے یقین تھا کہ کرنل پرشاد یا اس بیس کیمپ کا کوئی اور آدمی بہرحال اندر آئے گا کیونکہ بہرحال ماہرین یہ معلوم کر لیں گے کہ بجلی کی لائن کہاں سے بحال نہیں ہو رہی لیکن جب کافی دیر گزر گئی اور دروازہ نہ کھلا تو وہ واپس جا کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ پورے سنٹر میں جہاں وہ موجود تھا ہنگامی حالات پیدا ہو چکے ہوں گے لیکن اس کی پوزیشن ایسی تھی کہ وہ اس سے زیادہ کچھ نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ پھر اسے اسی طرح بیٹھے ہوئے نجانے کتنی دیر گزر گئی کہ اچانک اس نے اس سنگی دروازے کو ہلکی سی آواز کے ساتھ کھلتے ہوئے دیکھا تو وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دروازے کی سائیڈ میں دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ دروازہ کھلتے ہی ایک لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کا آدمی جس کے جسم پر فوجی یونیفارم تھی ہاتھ میں ٹارچ پکڑے اندر داخل ہوا۔ ٹارچ اس نے روشن کی ہی تھی کہ صادق چکاری کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل نیچے گرا اور پھر فرش پر اس بری طرح تڑپنے لگا جیسے اس کے جسم سے تیزی سے جان نکل رہی ہو یا جیسے غبارے میں سے ہوا نکلتے وقت وہ بری طرح پھڑپھڑاتا ہے۔ صادق چکاری نے اپنا مخصوص داؤ اس پر آزمایا تھا۔ اس نے مخصوص انداز میں اپنے بائیں ہاتھ کی ضرب اس کی گردن کی پشت پر ماری تھی اور اسے معلوم تھا کہ چند لمحوں بعد اس آدمی کا اعصابی نظام جامد ہو جائے گا اور پھر وہ زندہ ہونے کے باوجود حرکت نہ کر سکے گا اور نہ بول سکے گا اور وہی ہوا۔ وہ آدمی چند لمحوں بعد بے حس و حرکت ہو گیا۔ ٹارچ اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گری تھی لیکن وہ جل رہی تھی۔ صادق چکاری نے آگے بڑھ کر ٹارچ اٹھائی اور اسے بند کر کے وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا البتہ باہر ایک تنگ سی راہداری تھی جو گھوم کر اوپر بھی جا رہی تھی اور نیچے بھی اور اس راہداری کی ایک سائیڈ پر باقاعدہ سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں جبکہ باقی جگہ سپاٹ تھی۔ صادق چکاری تیزی سے نیچے جانے کے بجائے اوپر چڑھ گیا لیکن ابھی وہ

Admin @ www.hibuddiez.com

تھوڑا ہی اوپر گیا تھا کہ اس نے اوپر سے کرنل پرشاد کی چیختی ہوئی آواز سنی اور وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس نے دیوار کے ساتھ پشت لگا دی۔ وہ ایسی جگہ پر تھا جو سیڑھیوں کی مخالف سمت تھی۔ کرنل پرشاد چیخ کر کسی کرنل راجیش کو اپنے پاس بلا رہا تھا۔ اور پھر اسے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ یہ سیڑھیاں اترتی ہوئی آوازیں تھیں اور دو آدمیوں کے قدموں کی آوازیں تھیں جن میں سے ظاہر ہے ایک کرنل پرشاد اور دوسرا لامحالہ کرنل راجیش ہوگا۔ وہ کافی تیزی سے نیچے اتر رہے تھے۔

"یہ سب اس صادق چکاری کی ہی شرارت ہے باس۔ ماہرین نے درست نشاندہی کی ہے"۔۔۔ ایک آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ اور اب اسے اپنی اس حرکت کا انتہائی عبرتناک خمیازہ بھگتنا پڑے گا"۔۔۔ کرنل پرشاد کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی تو صادق چکاری بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹارچ کو مضبوطی سے تھام لیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ دونوں اس کے کمرے میں ہی جا رہے ہیں اور ایسا کرنے کے لئے انہیں اس کے قریب سے گزر کر ذرا سا گھومنا پڑے گا اور وہ اس وقت سے ہی فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ چند لمحوں بعد اس نے گھوم کر دو آدمیوں کو سیڑھیاں اتر کر آتے ہوئے دیکھا اور اندھیرے کے باوجود وہ کرنل پرشاد کو اس کی مخصوص جسمانی ساخت کی وجہ سے پہچان گیا تھا۔ وہ دونوں تیزی سے اتر رہے تھے۔

"وہ کیپٹن نظر نہیں آرہا۔ وہ کہاں ہے"۔۔۔ کرنل پرشاد نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ صادق چکاری کے دونوں بازو بیک وقت حرکت میں آئے اور بھاری ٹارچ پوری قوت سے کرنل پرشاد کے سر پر پڑی جبکہ دوسرا ہاتھ مخصوص انداز میں گھومتا ہوا دوسرے کرنل کی گردن کی پشت پر پڑا اور وہ دونوں ہی بیک وقت چیختے ہوئے اچھل کر منہ کے بل نیچے گرے ہی تھے کہ صادق چکاری نے بجلی کی سی تیزی سے نیچے گر کر اٹھتے ہوئے کرنل پرشاد کی کنپٹی پر لات جما دی اور وہ ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا لیکن اس نے پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن صادق چکاری کی لات ایک بار پھر پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آئی اور اس بار کرنل پرشاد نیچے گر کر اٹھ نہ سکا۔ اس کا جسم بے حس و حرکت ہو گیا تھا جبکہ دوسرا کرنل جسے کرنل پرشاد نے کرنل راجیش کہہ کر بلایا تھا وہ مخصوص ضرب کھا کر چند لمحوں تک پھڑکتا رہا تھا پھر ساکت ہو گیا تھا۔ اس کا حشر بھی وہی ہوا تھا جو اس سے پہلے کمرے میں داخل ہونے والے فوجی کا ہوا تھا۔ صادق چکاری نے آگے بڑھ کر کرنل پرشاد کو بازو سے پکڑا اور اسے تیزی سے گھسیٹتا ہوا کمرے کے کھلے ہوئے دروازے کے اندر لے گیا۔ اس کے بعد اس نے بے حس و حرکت پڑے ہوئے کرنل راجیش کو بھی اس طرح گھسیٹ کر کمرے کے اندر کر لیا اور پھر اس نے ٹارچ کی مدد سے کمرے کے دروازے کا میکنزم چیک کیا لیکن اسے یہ دیکھ کر اطمینان ہو گیا کہ کوئی میکنزم نہ تھا بلکہ دروازہ اندر سے باہر کی بجائے باہر سے اندر کی طرف دھکیلنے سے کھلتا تھا۔ اس لئے اس نے دروازے کو پوری

Admin @ www.hibuddiez.com

طرح بند نہ کیا تاکہ اسے آسانی سے کھول سکے اور پھر [illegible] تیزی سے کرنل پرشاد کے جسم پر موجود یونیفارم اتارنا شروع کر دی۔ پھر اس نے یہ یونیفارم اپنے لباس کے اوپر پہن لی۔ اس طرح اسے یہ یونیفارم پوری آ گئی۔ پھر اس نے بیلٹ کی مدد سے کرنل پرشاد کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے اچھی طرح باندھ دیئے۔ اس کے بعد اس نے کرنل راجیش کی تلاشی لی اور پھر اس نے اس کیپٹن کی تلاشی لی جو پہلے اندر داخل ہوا تھا لیکن کسی کی جیبوں میں کسی قسم کا کوئی اسلحہ برآمد نہ ہوا تھا۔ اس نے نارچ اٹھائی اور تیزی سے واپس نکل کر وہ اس بار اوپر جانے کی بجائے نیچے کی طرف بڑھتا چلا گیا کیونکہ اس نے کرنل پرشاد اور اس کے ساتھی کو اوپر سے نیچے آتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ باقی لوگ بھی اوپر ہی ہو سکتے ہیں۔ وہ سیڑھیاں گولائی میں تھیں۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی مینار کی بلندی سے نیچے کی طرف سفر کر رہا ہو۔ پھر جیسے ہی وہ ایک موڑ مڑا۔ اچانک ایک زور دار دھماکے کے ساتھ ہی یکلخت وہ پورا حصہ تیز روشنی سے بھر سا گیا اور صادق چکاری کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے وہ یکلخت تیز روشنی کی وجہ سے اندھا ہو گیا ہو۔ اسی لمحے اسے سرر سرر کی تیز آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے قدموں کے نیچے سے زمین یکلخت ہٹ گئی اور وہ اچانک اس طرح نیچے گرنے لگا جیسے آدمی کسی کنوئیں میں گرتا ہے اس کے منہ سے بے اختیار چیخ سی نکل گئی اور چند لمحوں بعد وہ شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی پانی کے اندر گرتا چلا گیا۔ جب پانی نے

اسے واپس اوپر اچھالا تو اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ایک طرف موجود خالی حصے کی طرف بڑھا۔ یہ ایک کافی بڑا گول سا کمرہ تھا جس کے درمیان میں ایک بڑا سا تالاب بنا ہوا تھا۔ اس تالاب میں پانی بھرا ہوا تھا جبکہ اس تالاب سے بڑے بڑے پائپ اندر جا رہے تھے اور اندر سے نکل کر دیوار کے ساتھ لگ کر اوپر چھت کی طرف جا رہے تھے۔ ایک سائیڈ پر ایک کافی بڑی پمپ نما مشین تھی جبکہ ایک سائیڈ پر خالی فرش تھا۔ صادق چکاری اوپر سے اس تالاب میں گرا تھا اور اب وہ اس خالی فرش والے حصے پر کھڑا تھا۔ اس کے جسم سے پانی بہہ رہا تھا لیکن اس کی نظریں تیزی سے ادھر ادھر کا جائزہ لے رہی تھیں۔ اسے یہ تو معلوم تھا کہ اس پورے بیس کیمپ کے لئے پانی کا ذخیرہ یہاں کیا گیا ہے اور یہاں سے پانی بیس کیمپ کو سپلائی کیا جاتا ہے لیکن یہاں کوئی دروازہ کھڑکی یا کوئی روشندان وغیرہ موجود نہ تھا۔ کمرے میں چھت کی ایک سائیڈ سے تیز روشنی نکل رہی تھی۔ صادق چکاری یہ بات تو سمجھ گیا تھا کہ کس طرح انہوں نے بجلی کی رو بحال کر لی ہے حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس نے ریفریجریٹر کے بلب کے ساکٹ میں سکہ لگایا تھا جب تک وہ سکہ نہ نکالا جاتا۔ بجلی کی رو کسی صورت بھی بحال نہ ہو سکتی تھی لیکن اس کیپٹن کی اچانک کمرے میں آمد سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ ماہرین نے اس بات کا سراغ لگا لیا تھا کہ بجلی کی رو کی بحالی میں رکاوٹ اس کمرے سے منسلک ہے اور شاید کرنل پرشاد اور کرنل راجیش اسی سلسلے میں اس کے پاس آ رہے تھے

Admin @ www.hibuddiez.com

کہ وہ کیپٹن جلدی کر گیا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ بعد میں کوئی اور وہاں پہنچ گیا ہو اور اس نے سکہ نکال کر بجلی کی رو بحال کر دی ہو لیکن اسے یہ بات سمجھ نہ آ رہی تھی کہ وہ تو سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے جا رہا تھا پھر بجلی کی رو بحال ہوتے ہی اس کے قدموں تلے سے زمین کیسے غائب ہو گئی اور وہ اس تالاب میں کیسے آگرا اور اب یہاں کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا اور یہاں سے نکلنا بھی ناممکن نظر آ رہا تھا۔ ابھی وہ بیٹھا یہ سب باتیں سوچ رہا تھا کہ اچانک اس کے سر پر ایک زوردار ضرب لگی اور وہ بے اختیار چیختا ہوا پہلو کے بل فرش پر گرا۔ اسی لمحے دوسری ضرب لگی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن کو جیسے کسی نے تاریک چادر سے ڈھانپ دیا۔ پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں دور سے روشنی کا ایک باریک سا نقطہ چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کا نقطہ چمکا اور پھر یہ روشنی تیزی سے پھیلتی چلی گئی اور پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہوا کہ وہ ایک سنگی دیوار کے ساتھ لوہے کی مضبوط زنجیروں میں جکڑا ہوا کھڑا ہے۔ اس کی دونوں ٹانگیں علیحدہ علیحدہ زنجیروں کی مدد سے دیوار سے جکڑی ہوئی تھیں اور دونوں بازو بھی اس طرح علیحدہ علیحدہ دیوار کے ساتھ جکڑے ہوئے تھے۔ اس کے سینے کے گرد بھی ایک بھاری زنجیر تھی اور ایک زنجیر اس کی گردن کے گرد بھی موجود تھی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو یہ ایک تنگ سا کمرہ تھا۔ سامنے دو کرسیاں موجود تھیں جو خالی تھیں اس نے اپنے لباس پر کرنل راجیش کی یونیفارم پہنی تھی وہ یونیفارم اب غائب تھی۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ وہ کہاں پہنچ گیا ہے اور اس کے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے کہ ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی سامنے کی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈ میں کھسکتی چلی گئی اور اب ایک لمحہ پہلے جہاں سنگی دیوار تھی اب وہاں دروازے نما خلا موجود تھا۔ چند لمحوں بعد اس خلا میں سے کرنل پرشاد اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک اور فوجی تھا جس کے کاندھوں پر موجود سٹارز بتا رہے تھے کہ وہ کیپٹن ہے۔

"تم واقعی انتہائی خطرناک حد تک ذہین آدمی ہو صادق چکاری۔ تم نے جس طرح ریفریجریٹر کے بلب کی ساکٹ میں سکہ لگا کر ہمارے اس پورے بیس کیمپ کی لائٹ آف کر دی اور جس طرح بجلی فیل ہو جانے کی وجہ سے ہمارا سارا آٹو میٹک نظام خراب ہوا اور بے شمار مشینیں تباہ ہو گئی ہیں اس نے مجھے حیران کر دیا ہے۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایک معمولی سا سکہ اس قدر خوفناک تباہی نازل کر سکتا ہے"..... کرنل پرشاد نے اسی طرح نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس طرح اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا جیسے وہ یہاں آیا ہی اس کرسی پر بیٹھنے کے لئے ہو۔

"بیٹھو کیپٹن دھرمیندر"..... کرنل پرشاد نے اپنے ساتھی سے کہا۔

"تھینک یو سر"..... کیپٹن دھرمیندر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ساتھ پڑی ہوئی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔ لیکن اس کا انداز بے حد مؤدبانہ تھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"تم نے اس سکے کا سراغ کیسے لگا لیا" صادق چکاری نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"چیکنگ آلات نے تمہارے کمرے کی نشاندہی کی تھی کہ وہاں سے لائن آف ہے چنانچہ میں نے وہاں موجود ایک کیپٹن کو چیکنگ کے لئے بھجوایا۔ لیکن پھر مجھے خیال آگیا کہ تم خطرناک آدمی ہو۔ اس لئے مجھے خود جانا چاہئے۔ چنانچہ میں کرنل راجیش کے ساتھ وہاں پہنچا تو تم کیپٹن پر پہلے ہی قابو پا چکے تھے اور پھر تم نے اچانک مجھ پر اور کرنل راجیش پر حملہ کر دیا۔ مجھے اعتراف ہے کہ تم خاصے تیز لڑاکا ہو۔ تم نے ہمیں سنبھلنے ہی نہ دیا اور کیپٹن اور کرنل راجیش دونوں کے اعصاب تم نے کسی نامعلوم انداز سے مردہ کر دیئے تھے۔ اب وہ دونوں بے حس وحرکت لاشوں کی طرح پڑے ہوئے ہیں اور ماہرین نے ان کے علاج سے معذوری کا اظہار کر دیا ہے۔ ہمارے دوسرے لوگ وہاں پہنچے تو انہوں نے نہ صرف ریفریجریٹر کے بلب کے نیچے ساکٹ میں موجود سکے کو نکالا بلکہ مجھے بھی ہوش میں لایا گیا۔ بجلی کی رو سکہ نکالتے ہی بحال ہو چکی تھی اس لئے اب تمہاری تلاش شروع ہو گئی اور پھر ہم نے تمہیں پانی کے تالاب کے قریب بیٹھے ہوئے دیکھ لیا۔ تم سیڑھیاں اترتے ہوئے گرے تھے کیونکہ جیسے ہی بجلی کی رو بحال ہوئی صفائی کرنے والا سسٹم خود بخود حرکت میں آگیا۔ اس سسٹم کے تحت سیڑھیوں کے نیچے ایک خفیہ خانہ بنایا گیا ہے جہاں سے پانی صاف کرنے والی دوا سپرے کی جاتی ہے۔ وہ دوا تو سپرے نہ ہو سکی کیونکہ

ابھی اس کا وقت نہ ہوا تھا لیکن تم وہاں موجود تھے پانی کے تالاب میں جا گرے اور تمہیں وہاں سے بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا اور زنجیروں سے جکڑ دیا گیا"... کرنل پرشاد نے خود ہی پوری تفصیل اس طرح بتا دی جیسے کوئی جونیئر افسر اپنے اعلیٰ افسر کو تفصیلی رپورٹ دیتا ہے۔

"اس تفصیل بتانے کا بے حد شکریہ کرنل پرشاد۔ میں نے جان بوجھ کر تمہارے اعصاب ختم نہیں کئے تھے چونکہ تم نے میرے ساتھ کوئی غلط سلوک نہیں کیا تھا اس لئے میں نے بھی تمہارے ساتھ رعایت کی تھی۔ باقی اتنی بات تو تم بھی تسلیم کرو گے کہ ہر قیدی کو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ اپنی آزادی کے لئے جدوجہد کرے۔ اگر تم میری جگہ ہوتے تو تم بھی اپنے ذہن کے مطابق کوئی نہ کوئی اقدام کرتے" صادق چکاری نے کہا تو کرنل پرشاد بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس نرمی یا رعایت کا بے حد شکریہ۔ لیکن اب تمہاری وہ بات کہ پرائم منسٹر صاحب کے آنے کے بعد تم انہیں سب کچھ بتا دو گے والا معاملہ ختم ہو گیا ہے کیونکہ تم نے خود ہی اس معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے اس لئے اب تمہیں جو کچھ بتانا ہے مجھے ہی بتانا ہو گا"۔ کرنل پرشاد نے کہا۔

"معاف کرنا کرنل پرشاد۔ یہ ایسی بات ہے جو تمہیں بتائی ہی نہیں جا سکتی۔ یہ بات تو پرائم منسٹر یا صدر مملکت کو ہی براہ راست بتائی جا سکتی ہے اور اگر تم نہیں چاہتے کہ ان تک یہ بات پہنچے جس میں آخر کار فائدہ کافرستان کا ہی ہو گا تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے تم

Admin @ www.hibuddiez.com

مجھ پر جس طرح تمہارا جی چاہے تشدد کر سکتے ہو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اور نہ ہی میں کوئی احتجاج کروں گا" صادق چکاری نے کہا۔

"تمہارا یہ خصوصی اعتماد سے پر لہجہ مجھے تم پر تشدد کرنے سے باز رکھتا ہے صادق چکاری۔ ورنہ میں تمہاری زبان بہرحال کھلوا سکتا ہوں" کرنل پرشاد نے کہا۔

"بے شک کھلواؤ کرنل۔ میں نے تو پہلے ہی کہا ہے کہ میں تم سے کوئی احتجاج نہیں کروں گا" صادق چکاری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا تم یہ بتادو کہ تم پرائم منسٹر سے جو بات کرو گے اس کا تعلق کس سے ہے"۔ کرنل پرشاد نے کہا۔

"وادی مشکبار میں کافرستان کے خلاف ہونے والی مشکباریوں کی جدوجہد سے اس کا تعلق ہے کرنل پرشاد۔ اور یہ سن لو کہ آج تم یہاں اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہو لیکن جلد ہی وہ دن آنے والا ہے جب تم بھی میری طرح زنجیروں میں جکڑے ہوئے نظر آؤ گے۔ میں یہ بات اس وقت پرائم منسٹر کو بتاؤں گا جب پرائم منسٹر اس کے عوض میرا ایک کام کرنے پر رضامند ہو جائیں گے اور مجھے یقین ہے کہ جو کچھ میں انہیں بتانے جا رہا ہوں اسے سننے کے بعد وہ میرے ہاتھ چومنے سے بھی گریز نہیں کریں گے" صادق چکاری نے کہا۔

"آئی ایم سوری صادق چکاری۔ تم جو کچھ کہہ رہے ہو۔ ایسی

کہانیاں میں نے بہت سن رکھی ہیں [illegible] خیال نہیں تھا کہ تم مشکباریوں کے انتہائی اہم ترین لیڈر ہو۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ تم پرائم منسٹر کو واقعی کوئی ایسی بات بتا سکو جس سے کافرستان کا فائدہ ہو۔ اس لئے میں نے تمہیں قید کر دیا تھا لیکن اب تم سے جو بات ہوئی ہے اس سے مجھے یہ اندازہ ہو گیا ہے کہ تم بھی عام ایجنٹوں کی طرح باتیں کر رہے ہو تاکہ تمہیں وقت مل سکے اور اس طرح تم ایک بار پھر یہاں سے نکلنے کی کوشش کر سکو" کرنل پرشاد نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"جو تمہاری مرضی آئے سوچو۔ تمہاری سوچ پر میں کوئی قدغن نہیں لگا سکتا" صادق چکاری نے کہا۔

"اوکے۔ میں تمہیں سوچنے کے لئے صرف دس منٹ دے سکتا ہوں اور دس منٹ بعد میں آؤں گا۔ اگر تم تنظیم الجہاد کے متعلق سب کچھ بتانے پر تیار ہو جاؤ گے تو تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا ورنہ پھر تم عذاب کے ایک ایسے دور میں داخل ہو جاؤ گے جو شاید تمہارے تصور سے بھی زیادہ ہولناک ہو"..... کرنل پرشاد نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ان دس منٹوں کا بے حد شکریہ۔ ویسے یہ حقیقت ہے کہ مجھے الجہاد کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے"۔ صادق چکاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب بات دس منٹ بعد ہو گی"۔۔ کرنل پرشاد نے کہا اور اٹھ کر

Admin @ www.hibuddiez.com

تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ کیپٹن بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چلا گیا اور ان کے باہر جاتے ہی دیوار میں موجود خلا ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ برابر ہو گیا۔

"یہ دس منٹ کا وقفہ دینا کیا اس کے لئے ضروری تھا" صادق چکاری نے سوچتے ہوئے کہا اور پھر اچانک ایک خیال کے تحت وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تھا اور وہ اس خیال کو چیک کرنا چاہتا تھا۔ اس نے اپنے دونوں بازوؤں کو زور زور سے آگے کی طرف جھٹکے دینے شروع کر دیئے لیکن سنگی دیوار میں موجود کڑے اس قدر مضبوطی سے دیوار میں نصب تھے کہ سوائے بھاری زنجیر کی کھڑکھڑاہٹ کے اور کچھ بھی نہ ہوا تھا جبکہ صادق چکاری کے ذہن میں آیا تھا کہ شاید جن کڑوں میں اسے جکڑا گیا ہے یہ کڑے صرف اس کو جکڑنے کے لئے تازہ نصب کئے گئے ہوں اور انہیں مکمل مضبوطی حاصل کرنے کے لئے ابھی کچھ وقت رہتا ہو گا۔ اسی لئے اس نے اپنے بازوؤں کو تیزی سے جھٹکے دے کر اپنے خیال کی تصدیق کرنا شروع کر دی تھی لیکن وہ کڑے بے حد مضبوط تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ کرنل پرشاد نے یہ دس منٹ کسی اور مقصد کے لئے دیئے تھے اور پھر اچانک سامنے کی دیوار ایک جھماکے سے ٹیلی ویژن سکرین کی طرح روشن ہو گئی اور صادق چکاری نے دیکھا کہ سکرین پر ایک کمرے کا منظر ابھرا تھا جس میں ایک کرسی پر کرنل پرشاد بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی دیوار کے ساتھ ایک قد آدم مشین نصب تھی جس کے ساتھ

وہ کیپٹن کھڑا تھا جو کرنل پرشاد کے ساتھ اس کمرے میں آیا تھا اور جس کا نام کرنل پرشاد نے کیپٹن دھرمیندر لیا تھا اور اس مشین کے درمیان موجود بڑی سی سکرین پر صادق چکاری نے اپنے آپ کو زنجیروں میں جکڑے کھڑے دیکھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کمرے کا منظر اس مشین کی سکرین پر نظر آ رہا تھا۔

"صادق چکاری اب تیار ہو جاؤ۔ تمہیں اب سب کچھ بتانا پڑے گا" کرنل پرشاد کی آواز کمرے میں سنائی دی۔

"دیکھو کرنل پرشاد۔ مجھ پر تشدد کر کے تمہیں کچھ حاصل نہیں ہو گا بلکہ تم اس سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو گے جو میں از خود کافرستان کے پرائم منسٹر کو بتانا چاہتا ہوں۔ چلو تم ایسا کرو کہ میری پرائم منسٹر صاحب سے فون پر بات کرا دو" صادق چکاری نے کہا۔

"سوری۔ اب تمہیں خود ہی سب کچھ بتانا ہو گا" .. کرنل پرشاد نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کیپٹن دھرمیندر کو ہاتھ کا اشارہ کیا تو کیپٹن دھرمیندر نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی صادق چکاری کو یوں محسوس ہوا۔ جیسے اس کے پورے جسم میں برقی لہریں دوڑنے لگ گئی ہوں۔ یہ لہریں الیکٹرک لہروں کی طرح تھیں لیکن ان میں کرنٹ نہ تھا۔ اس کا پورا جسم جھنجھنانے لگ گیا تھا اور پھر یہ لہریں زیادہ تیزی سے چلنے لگیں اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن کے اندر کہیں سرسراہٹ سی ہونے لگ گئی ہو اور ابھی وہ اس سرسراہٹ کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ

Admin @ www.hibuddiez.com

اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں اچانک خوفناک دھماکہ ہوا ہو اور اس کے ذہن کے جیسے پرزے اڑتے چلے جا رہے ہوں۔ چند لمحوں تک یہ احساس رہا پھر جیسے تمام احساسات یکلخت فنا ہو کر رہ گئے۔

بڑے سے غار میں باقاعدہ فرشی دری بچھی ہوئی تھی اور دری پر مادام ریکھا کاشی کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔ ساتھ ہی ایک وائرلیس فون اور ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا۔ مادام ریکھا ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی یہاں پہنچی تھی۔ اس کے ساتھ بیس آدمی تھے جو اس کی پاور ایجنسی کے انتہائی تربیت یافتہ گروپ سے تعلق رکھتے تھے۔ اس گروپ کا نام ایکشن گروپ تھا۔ اس وقت مادام ریکھا اور کاشی جس غار میں موجود تھیں یہ غار ترام پہاڑی کے بالکل قریب ایک دوسری پہاڑی کے اندر تھا۔ ترام پہاڑی چاروں طرف سے سادہ سلیٹ کی طرح تھی اور اسے ایک نظر دیکھتے ہی دیکھنے والے کو اندازہ ہو جاتا تھا کہ اس پہاڑی پر کسی طرح بھی چڑھ کر اوپر نہیں پہنچا جا سکتا۔ مادام ریکھا نے اپنے آدمیوں کو پہاڑی کے چاروں طرف پھیلا دیا تھا تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی انداز میں یہاں پہنچ بھی جائیں تو وہ

انہیں ہلاک کر سکیں۔

"مادام ریکھا۔ کیا شاگل اور اس کے ساتھیوں سے بچ کر عمران یہاں پہنچ بھی سکے گا کیونکہ راستے میں جس طرح ان لوگوں کی پکٹنگ نظر آتی ہے اس سے تو ایسا ہونا ناممکن لگتا ہے"۔۔۔ کاشی نے مادام ریکھا سے مخاطب ہو کر کہا تو مادام ریکھا بے اختیار ہنس پڑی۔

"پہلے پہل میں بھی یہی سمجھتی تھی لیکن اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ہر ناممکن کو ممکن بنانے کی ہمت اور حوصلہ رکھتے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ شاگل اور کافرستان سیکرٹ سروس لاکھ سر پیٹ لیں وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہاں تک پہنچنے میں کسی صورت بھی نہ روک سکیں گے"۔۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"کس طرح مادام۔ کیا وہ کوئی جن بھوت ہیں۔ کوئی راستہ۔ کوئی درہ۔ کوئی کریک اور کوئی غار تو شاگل نے نہیں چھوڑا اور فضا کے ذریعے وہ لوگ یہاں پہنچ نہیں سکتے"۔ کاشی نے کہا۔

"تم سوچو اگر یہی صورت حال پاکیشیا میں ہوتی اور ہم نے وہاں مشن مکمل کرنا ہوتا تو ہم کیا کرتیں"۔۔۔ مادام ریکھا نے کہا تو کاشی بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ ہاں۔ اس انداز میں اگر سوچا جائے تو واقعی کوئی نہ کوئی تجویز ذہن میں آجائے گی"۔۔۔۔ کاشی نے کہا۔

"صرف ایک بات کا خیال رکھنا کہ عام سی تجویز نہ سوچنا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی میں نے یہ خصوصیت مارک کی ہے کہ وہ عام ڈگر سے ہٹ کر سوچتے ہیں اور اس لئے کامیاب رہتے ہیں"۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"ایک ہی صورت ہو سکتی ہے مادام کہ وہ لوگ کافرستان سیکرٹ سروس کے آدمیوں کو پکڑیں اور ان کے میک اپ میں اندر داخل ہوں۔ اس کے علاوہ اور تو کوئی صورت نہیں ہے"۔ کاشی نے کہا۔

"شاگل کا نائب رام چندر واقعی بے حد ذہین آدمی ہے۔ اس نے ہر آدمی کا باقاعدہ کوڈ مقرر کر دیا ہے۔ اس لئے اب میک اپ میں بھی کوئی آدمی کسی درے کو کراس نہیں کر سکتا"۔۔۔ مادام ریکھا نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک ساتھ پڑے ہوئے وائرلیس فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام ریکھا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو۔ رام چندر بول رہا ہوں مادام"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک دبی سی آواز سنائی دی۔

"یس مادام ریکھا اٹنڈنگ یو"۔۔۔۔ مادام ریکھا نے قدرے باوقار لہجے میں کہا کیونکہ ظاہر ہے وہ ایک ایجنسی کی چیف تھی جبکہ رام چندر شاگل کا ماتحت تھا۔

"مادام۔ آپ کے ساتھ جو لوگ ہیں آپ انہیں ہدایت فرما دیں کہ وہ سو گز کے دائرے کے اندر محدود رہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے رام چندر نے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا لیکن اس کے باوجود ریکھا کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ اس کا مذاق اڑا رہا ہو۔

Admin@www.hibuddiez.com

"کس نے یہ حکم دیا ہے" مادام ریکھا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"چیف شاگل کا حکم ہے مادام" دوسری طرف سے رام چ نے ویسے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"شاگل سے میری بات کراؤ" مادام ریکھا نے کہا۔

"او کے مادام"... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں شاگل بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے ریکھا۔ کیا رام چ نے تمہیں میرا پیغام نہیں دیا" کچھ دیر بعد شاگل کی تحکمانہ سنائی دی۔

"دیکھو شاگل۔ تم کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف ہو۔ اس تمہاری عزت مجھ پر واجب ہے لیکن تمہارے ماتحتوں کو یہ اج نہیں کہ وہ مجھے اس انداز میں حکم دینا شروع کر دیں اور یہ بھی کہ میں نے یہاں آنے کی اجازت صدر صاحب سے حاصل کی ہوئی اس لئے تم اس بارے میں مجھ پر کوئی حکم نہیں چلا سکتے۔ صرف راستوں اور ان لوگوں کا خیال رکھو۔ اس پہاڑی کو بھول جاؤ"۔ ریکھا نے کہا۔

"تو تم کیا چاہتی ہو کہ تم اور تمہارے آدمی اس پورے علاقے میں مٹرگشت کرتے پھریں۔ میرا سارا انتظام تہہ و بالا رکھ دیں اور عمران اور اس کے ساتھی تمہارے آدمیوں کے رو آسانی سے یہاں پہنچ جائیں۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر تم ا

آدمی مجھے دو سو گز سے زیادہ فاصلے پر نظر آیا تو گولی سے اڑا دوں گا۔ سمجھیں نانسنس۔ نجانے کس احمق نے تمہیں چیف بنا دیا ہے نانسنس" شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مادام ریکھا نے ایک طویل سانس لیا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر غصے کے آثار تھے۔

"اسے سبق دینا پڑے گا۔ ایسا سبق کہ آئندہ یہ میرے سامنے اونچی آواز بھی نہ نکال سکے" مادام ریکھا نے کہا۔

"ریکھا۔ یہ احمق آدمی ہے۔ تم اس کی باتوں کا برا نہ منایا کرو"۔ کاشی نے کہا۔

"نہیں۔ اسے ہر صورت میں سبق سکھانا پڑے گا۔ ہر صورت میں۔ تم باہر جا کر پردیپ کو بلا لاؤ" مادام ریکھا نے کہا تو کاشی اٹھی اور تیزی سے غار کے دہانے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے پیچھے ایک لمبے قد اور سڈول جسم کا نوجوان تھا جس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ یہ پردیپ تھا۔ ایکشن گروپ کا چیف اور مادام ریکھا کا خاص ساتھی۔

"آؤ پردیپ بیٹھو۔ میں نے تم سے ایک خاص بات کرنی ہے"۔ ریکھا نے کہا۔

"یس مادام"...... پردیپ نے سلام کرتے ہوئے جواب دیا اور پھر مادام کے سامنے فرش پر ہی مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"کاشی تم غار کے دہانے پر ٹھہرو تاکہ ہماری گفتگو میں کوئی مداخلت

Admin @ www.hibuddiez.com

نہ کر سکے"...... ریکھا نے کاشی سے کہا اور کاشی سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور غار کے دہانے سے باہر نکل گئی۔

"سنو پردیپ۔ ہمارا یہاں آنے کا مقصد صرف یہاں گھومنا پھرنا نہیں ہے بلکہ ہمارا یہاں آنے کا اصل مقصد اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بیس کیمپ تک پہنچنے سے روکنا ہے" ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ میں سمجھتا ہوں مادام" پردیپ نے جواب دیا لیکن اس کے لہجے میں حیرت کی جھلک موجود تھی۔ کیونکہ یہ کوئی ایسی بات نہ تھی جسے ریکھا اس انداز میں اسے سناتی۔

"لیکن اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں تک پہنچ ہی نہ سکی اور اسے شاگل یا اس کے آدمیوں نے روک لیا تو پھر" ریکھا نے کہا۔

"تو پھر ہم واپس چلے جائیں گے مادام اور کیا کریں گے"۔ پردیپ نے ایک بار پھر حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو ریکھا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم واقعی سیدھے آدمی ہو پردیپ۔ سنو۔ شاگل کے مقابلے میں یہاں آنے کا مقصد صرف منہ لٹکا کر واپس جانا نہیں ہے بلکہ ہم نے شاگل کو شکست دینی ہے اور شاگل کو شکست دینے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی شاگل کی حد بندیوں کو کراس کر کے یہاں پہنچ جائیں اور پھر ہم انہیں گرفتار کر لیں"...... ریکھا نے کہا۔

"لیکن مادام۔ وہ یہاں پہنچیں گے کیسے۔ یہی تو اصل مسئلہ ہے۔ اس بار میں نے دیکھا ہے کہ سیکرٹ سروس نے انتہائی زبردست

پکٹنگ کر رکھی ہے"...... پردیپ نے کہا۔

"ہاں۔ اس رام چندر نے یہ انتظامات کئے ہیں۔ وہ واقعی انتہائی ذہین آدمی ہے لیکن بہر حال ذہانت میں میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ میں نے تمہیں یہاں پہنچنے سے پہلے ایک ہدایت کی تھی۔ کیا تم نے اس پر عمل کیا تھا" ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ سیکرٹ سروس کا جو گروپ یہاں موجود ہے اس میں ہمارے دو آدمی بھی موجود ہیں جن میں سے ایک تو اس رام چندر کا نائب ہے۔ اس کا نام لعل رام ہے" پردیپ نے جواب دیا۔

"ٹرپل ایکس ٹرانسمیٹر لے آئے ہو"...... ریکھا نے پوچھا۔

"یس مادام" پردیپ نے جواب دیا اور پھر جیب سے ایک پتلا اور لمبا سا مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے ریکھا کی طرف بڑھا دیا۔ ریکھا نے ٹرانسمیٹر اس سے لے لیا۔

"کیا فریکونسی ہے لعل رام کی"...... ریکھا نے پوچھا تو پردیپ نے فریکونسی بتا دی اور ریکھا نے اس خصوصی ساخت کے ٹرانسمیٹر پر وہ فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی ٹرانسمیٹر پر سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا بلب مسلسل جلنے بجھنے لگ گیا۔ کافی دیر تک بلب جلتا بجھتا رہا۔ پھر اچانک ایک جھماکے سے وہ بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی دوسرا سبز رنگ کا بلب مسلسل جلنے لگا۔

"ہیلو ہیلو"...... ریکھا نے کہا۔

"ایل آر بول رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ

آواز سنائی دی۔

"ایل آر۔ میں ریکھا بول رہی ہوں۔ تمہاری کیا پوزیشن ہے۔ کیا کھل کر بات چیت ہو سکتی ہے۔ اوور" مادام ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ کال کا کاشن ملتے ہی میں علیحدہ جگہ پر آگیا ہوں۔ اوور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایل آر۔ یہ بتاؤ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں شاگل کو یا رام چندر کو کوئی اطلاع ملی ہے یا نہیں۔ اوور" ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ ایک اطلاع ملی ہے کہ یہاں سے قریب راہولا کے ایک کلب منیجر نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے ملاقات کی ہے۔ اس کی اطلاع بھی اس کلب کے ایک آدمی نے دی ہے۔ اسے رام چندر نے سیکرٹ سروس کے لئے ہائر کیا تھا۔ اس نے اطلاع دی ہے کہ منیجر سپیشل روم میں جا کر کسی سے ملا ہے اور جب وہ واپس آیا تو اس کے پاس تقریباً دس ہزار ڈالرز کی رقم تھی جس پر رام چندر چونک پڑا اور پھر اس کے حکم پر اس کے آدمیوں نے اس منیجر کو کلب سے اغوا کیا اور یہاں لے آئے۔ یہاں رام چندر نے اس سے سب کچھ اگلوا لیا۔ اس نے یہی بتایا ہے کہ اس سے ملنے والے کارمن کے لئے کام کر رہے ہیں اور بیس کیمپ میں موجود کارمن سائنسدان سے ملنے آئے ہیں لیکن رام چندر ان کے قد وقامت اور تعداد سے ہی سمجھ گیا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی تھے۔ اس منیجر نے انہیں زہریلی وادی کا راستہ بتایا ہے۔ یہ راستہ جہاں آکر ملتا ہے وہاں رام چندر نے انتہائی تربیت یافتہ افراد چھپا دیئے ہیں۔ اس کے بعد رام چندر نے اپنے آدمیوں سمیت جا کر اس ہوٹل پر چھاپہ مارا جس ہوٹل کے سپیشل روم میں اس منیجر کی عمران اور اس کے ساتھیوں سے ملاقات ہوئی تھی لیکن وہ پہلے ہی کمرہ چھوڑ چکے تھے۔ اب رام چندر کے آدمی اس پورے علاقے میں انہیں تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ اوور" ایل آر نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی کس میک اپ میں ہیں۔ اوور" ریکھا نے پوچھا۔

"اس منیجر نے بتایا ہے کہ وہ کافرستان کے مقامی میک اپ میں تھے۔ اوور" ایل آر نے جواب دیا۔

"یہ زہریلی وادی کس طرف ہے۔ اس کی تفصیل بتا سکتے ہو۔ اوور" ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ آپ اس علاقے کا نقشہ سامنے رکھ لیں۔ میں بتاتا جاؤں گا۔ آپ چیک کر لیں۔ اوور"..... ایل آر نے کہا تو ریکھا نے ایک طرف رکھا ہوا تہہ شدہ نقشہ اٹھا کر اسے کھولا اور سامنے رکھ لیا اور پھر اس نے لعل رام سے اس وادی اور تمام پہاڑی تک ان کے پہنچنے کے راستے کے بارے میں پوچھنا شروع کر دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں اب اچھی طرح سمجھ گئی ہوں۔ کیا یہ لوگ واقعی اسی راستے سے یہاں آئیں گے۔ اوور"..... ریکھا نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں مادام۔اوور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ تم نے ایک کام کرنا ہے۔ اگر رام چندر یا شاگل کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی بھی اطلاع ملے تو تم نے مجھے فوری اطلاع دینی ہے۔اوور" ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔اوور" ..... دوسری طرف سے کہا گیا اور ریکھا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"پردیپ۔ تم اب اس مقام کو اچھی طرح سمجھ لو جہاں سیکرٹ سروس کے آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کے انتظار میں چھپے ہوئے ہیں۔ تم اپنے ساتھ پانچ آدمی لے جاؤ اور ان کی نگرانی کرو۔ پھر جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچیں تم نے انہیں اپنی تحویل میں لے لینا ہے۔اس کے لئے اگر سیکرٹ سروس کے آدمیوں کا خاتمہ بھی کرنا پڑے تب بھی کوئی ہرج نہیں ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہلاک کیا ہے"..... ریکھا نے پردیپ سے کہا۔

"یس مادام۔لیکن کیا میں انہیں بھی ہلاک کر دوں یا پکڑ کر یہاں لے آؤں"..... پردیپ نے کہا۔

"نانسنس۔اگر تم انہیں پکڑنے کے چکر میں پڑ گئے تو وہ تمہیں پکڑ لیں گے۔ان کے سنبھلنے سے پہلے ان پر فائر کھول دینا اور پھر ان کی لاشیں اٹھا کر لے آنا"..... ریکھا نے کہا۔

"یس مادام" پردیپ نے جواب دیا اور ریکھا نے اسے جانے اور کاشی کو اندر بھیجنے کا کہہ دیا اور پردیپ سلام کر کے غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد کاشی اندر آ گئی تو ریکھا نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"مجھے سو فیصد یقین ہے کہ عمران اس زہریلی وادی والے راستے کو استعمال نہیں کرے گا" کاشی نے کہا تو ریکھا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیوں۔ میرا خیال ہے کہ وہ یہی راستہ استعمال کرے گا کیونکہ یہ رسکی راستہ ہے اور عمران کی عادت ہے کہ وہ ہمیشہ رسکی راستوں کا انتخاب کرتا ہے" ریکھا نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن عمران نے اگر اس مینجر کو زندہ واپس بھیج دیا ہے تو پھر لامحالہ اس کا ارادہ اس راستے پر چلنے کا نہیں تھا ورنہ وہ کبھی اسے زندہ واپس نہ جانے دیتا"..... کاشی نے کہا تو ریکھا بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔اوہ۔ تمہاری بات دل کو لگتی ہے لیکن پھر وہ کس طرح یہاں پہنچے گا اور تو کوئی راستہ ایسا نہیں ہے"..... ریکھا نے کہا۔

"مادام میرا ایک مشورہ ہے کہ ہمیں یہاں اس طرح پڑے رہنے سے کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ ہمیں یہ سوچنا ہے کہ فرض کیا کہ ہم بھی ان بیس کیمپ تک پہنچنا چاہتے ہیں اور یہاں پہنچ جاتے ہیں پھر کیا یہاں پہنچنے کے بعد ہم خود بخود اس بیس کیمپ میں داخل ہو جائیں گے"۔

Admin @ www.hibuddiez.com

کاشی نے کہا۔

تمہاری بات تو درست ہے لیکن تم اس کی مزید وضاحت کرو۔ ریکھا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران میں یہ اچھی عادت ہے مادام کہ اس کا ذہن جب کوئی فیصلہ کرتا ہے تو وہ شطرنج کے سب خانوں کو ذہن میں رکھ کر فیصلہ کرتا ہے۔ اس لئے وہ جب یہاں آنے کے لئے کوئی بھی راستہ اختیار کرے گا تو اس کا مقصد صرف یہی نہیں ہو گا کہ وہ شاگل کے آدمیوں سے بچ کر یہاں پہنچ جائے۔ اس کا مقصد لامحالہ اس بیس کیمپ میں داخل ہونا ہو گا اور یہ مقصد یہاں اس علاقے میں پہنچ کر پورا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ کسی طرح بھی اوپر نہیں پہنچ سکتا" کاشی نے کہا۔

"تو پھر وہ کیا کرے گا۔ کیا وہ جن بھوت ہے یا اس کے پاس مافوق الفطرت قوتیں ہیں کہ وہ سب کچھ ناممکن ہونے کے باوجود بیس کیمپ میں پہنچ جائیں گا" ریکھا نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ لامحالہ پہلے اس بیس کیمپ کے انچارج کرنل پرشاد کو چکر دے گا اور اس سے وہ کوئی ایسا راستہ کھلوائے گا جس سے وہ اندر داخل ہو سکے پھر وہ یہاں پہنچے گا"۔۔۔ کاشی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو کاشی۔ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو۔ پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے"۔ ریکھا نے کہا۔

"آپ کرنل پرشاد سے رابطہ کریں اور اسے اپنی یہاں موجودگی کے

بارے میں بھی بتائیں اور ساتھ ہی اس سے پوچھیں کہ کیا اس پہاڑی کے نچلے حصے میں کوئی راستہ موجود ہے اگر ہے تو کہاں ہے تاکہ خاص طور پر اس جگہ کی نگرانی کی جائے"۔ کاشی نے کہا تو ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور پھر تیزی سے اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف آف پاور ایجنسی ریکھا کالنگ کرنل پرشاد۔ اوور" ریکھا نے بٹن آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل پرشاد اٹنڈنگ یو مادام۔ بڑے طویل عرصے بعد آپ کی آواز سن رہا ہوں۔ اوور" دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام ریکھا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کیا ہماری پہلے ملاقات ہو چکی ہے جبکہ مجھے تو یاد نہیں آرہا۔ اوور" ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے میں ملٹری انٹیلی جنس میں تھا اور ایک مشن جس میں آپ نے ایکریمین ایجنٹ لانگ مین اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے پکڑنا تھا۔ میں نے آپ کے ساتھ کام کیا تھا۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے یاد آگیا۔ اوہ۔ اوہ۔ اچھا تو اب آپ کرنل بن چکے ہیں۔ اس وقت تو آپ کیپٹن تھے۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ اس وقت میں واقعی کیپٹن تھا۔ اوور"۔ دوسری

Admin @ www.hibuddiez.com

طرف سے کہا گیا۔

تو کرنل پرشاد۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ آپ کے پاس صادق چکاری نامی مشکباری لیڈر کو پہنچایا گیا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس صادق چکاری کو رہا کرانے کے لئے آپ کے بیس کیمپ میں داخل ہونا چاہتی ہے اور کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل اپنی پوری فورس کے ساتھ یہاں کنڈور پہاڑی علاقے میں موجود ہے البتہ صدر صاحب کے خصوصی حکم پر اس پہاڑی جس پر آپ کا بیس کیمپ ہے اس کے گرد پاور ایجنسی کا گھیرا ہے تاکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کافرستان سیکرٹ سروس کی چیکنگ سے بچ کر یہاں تک پہنچ جائے تو وہ آپ تک نہ پہنچ سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت تمام پہاڑی کے گرد موجود ہوں۔اوور" ریکھا نے کہا۔

"آپ نے اور کافرستان سیکرٹ سروس نے خواہ مخواہ تکلیف کی ہے مادام۔ وہ لوگ یہاں پہنچ بھی جائیں تب بھی وہ کیمپ میں داخل نہیں ہو سکتے۔ کیمپ میں داخلے صرف اس وقت ہو سکتا ہے جب میں اس کا خفیہ راستہ اندر سے کھولوں ورنہ وہ اس پہاڑی پر چاہے ایٹم بم کیوں نہ فائر کر دیں وہ راستہ نہیں کھل سکتا اور دوسری بات یہ کہ اس کیمپ میں داخلہ کے لئے لامحالہ آنے والوں کو ہیلی کاپٹر پر آنا پڑتا ہے اس لئے اس پہاڑی کے اوپر خصوصی طور پر ایک ہیلی پیڈ بنایا گیا ہے۔ اب طویل مدت کے لئے اس پورے علاقے کو نان ایئر زون قرار دے دیا گیا ہے۔ اب اس کنڈور علاقے میں کوئی ہیلی کاپٹر چاہے وہ فوجی ہو یا سول داخل ہی نہ ہو سکے گا۔ اگر داخل ہو گا تو بغیر کسی نوٹس کے میزائلوں سے ہٹ کر دیا جائے گا۔ اس لئے کوئی بھی یہاں نہیں پہنچ سکتا اور آخری بات یہ ہے مادام کہ صادق چکاری میرے قبضے میں ہے۔ مجھے صدر اور پرائم منسٹر کی طرف سے ٹاسک دیا گیا ہے کہ میں اس صادق چکاری سے الجہاد تنظیم کے بارے میں تفصیلات معلوم کروں اور اس فلم رول کے بارے میں جس میں مشکبار میں مشکباری تنظیموں کے بارے میں تفصیلات موجود ہیں۔ معلوم کروں۔ اور یہاں بیس کیمپ میں ایسی ایسی مشینیں موجود ہیں کہ یہاں کسی سے کچھ اگلوانا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ اب بھی جب آپ کی کال آئی ہے تو میں صادق چکاری پر ہی کام کر رہا تھا۔ میرا خیال تھا کہ میں ایک خصوصی ڈیوائس ریکارڈ کر کے اس کے ذہن میں موجود تمام معلومات اس طرح حاصل کر لوں گا کہ اسے معلوم تک نہ ہو سکے گا اور اس کے بعد اسے گولی مار کر اس کی لاش نمائش کے لئے مشکبار بھجوا دی جائے گی لیکن ابھی چند لمحے قبل مجھے رپورٹ ملی ہے کہ اس شخص نے اپنے ذہن کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا ہے مکمل بلینک اب مشین اس کے دماغ کے اندر جھانک ہی نہیں سکتی۔ اس لئے اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کو ہوش میں لا کر پھر اس سے کسی اور طریقے سے پوچھ گچھ کی جائے۔اوور"...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"آپ یہ بتائیں کہ کیا آپ کا کیمپ صرف پہاڑی کی چوٹی تک محدود ہے یا اس کا تعلق نیچے تک ہے۔اوور" ریکھا نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

کیوں۔ آپ یہ بات کیوں پوچھ رہی ہیں۔ اوور" کرنل پرشاد نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ عمران لامحالہ نیچے سے اندر داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔ ہو سکتا ہے کہ آپ نے اوپر حفاظت کے انتظامات کر رکھے ہوں لیکن نیچے والے حصے کو ناقابل تسخیر سمجھ کر چھوڑ دیا ہو۔ اوور" ریکھا نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔ بیس کیمپ بے حد وسیع و عریض ہے۔ چوٹی سے لے کر نیچے وادی تک پہاڑی کے اندر بنا ہوا ہے لیکن نیچے بھی وہی انتظامات ہیں جو اوپر ہیں۔ اس لئے آپ قطعی بے فکر رہیں۔ اوور"...... کرنل پرشاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نیچے والے حصے میں کوئی دروازہ ہے جس سے باہر آیا جا سکے یا باہر سے اندر داخل ہوا جا سکے۔ اوور" ریکھا نے کہا۔

"جی ہاں۔ ایک دروازہ تھا لیکن اسے بعد میں سیلڈ کر دیا گیا ہے اب وہ نہیں کھل سکتا۔ اوور"۔ کرنل پرشاد نے جواب دیا۔

"کس طرف ہے وہ دروازہ۔ آپ نشاندہی کریں تاکہ میرے آدمی اس کی خاص طور پر نگرانی کریں۔ اوور"..... مادام ریکھا نے کہا۔

"اس کی ضرورت تو نہیں ہے لیکن اگر آپ ایسا چاہتی ہیں تو ٹھیک ہے۔ یہ پہاڑی کے شمال مغرب کی طرف ہے اس کی خاص نشانی ہے کہ اس دروازے کو سرخ مصالحے سے بھرا گیا ہے اس لئے سرخ مصالحے کی ایک باریک سی لکیر واضح نظر آتی ہے۔ اوور"..... کرنل

پرشاد نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اب آپ نے اس صادق چکاری کے بارے میں کیا سوچا ہے۔ اوور" مادام ریکھا نے کہا۔

"میں پرائم منسٹر صاحب کی غیر ملکی دورے سے واپسی کا انتظار کر رہا ہوں کیونکہ انہوں نے حکم دیا تھا کہ پوچھ گچھ اس انداز میں کی جائے کہ صادق چکاری ہلاک نہ ہو۔ لیکن اب جو صورت حال ہے اس کے مطابق پوچھ گچھ عام انداز میں نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ان کی اجازت ضروری ہے۔ وہ دو روز بعد آئیں گے تو پھر ان سے بات کر کے ان کے حکم کی تعمیل کی جائے گی۔ اوور" کرنل پرشاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل" مادام ریکھا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

شاگل بے چینی اور اضطراب کے عالم میں لکڑی کے بنے ہوئے بڑے سے کیبن میں ٹہل رہا تھا۔ کیبن کے اندر ایک بڑی سی میز اور چند کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ میز پر وائرلیس فون اور ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ یہ شاگل کا آفس تھا۔ شاگل یہیں سے اپنے آدمیوں کو کنٹرول کرتا تھا۔ اسے اطلاع مل چکی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی زہریلی وادی کی طرف سے اس پہاڑی علاقے میں داخل ہو کر ترام پہاڑی کی طرف بڑھیں گے۔ اس لئے اس نے خصوصی طور پر اس علاقے کو چیک کرنے کا حکم دیا تھا اور اس وقت وہ بے چینی اور اضطراب کے عالم میں کسی اطلاع کا انتظار کر رہا تھا کہ یکلخت فون کی گھنٹی بج اٹھی اور شاگل نے جلدی سے آگے بڑھ کر فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔

"یس۔ شاگل بول رہا ہوں"۔۔۔ شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"نمبر الیون بول رہا ہوں چیف" دوسری طرف سے ایک

مؤدبانہ آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار چونک پڑا کیونکہ نمبر الیون دراصل پاور ایجنسی کا خاص مخبر تھا اور اسے اطلاع مل چکی تھی کہ وہ مادام ریکھا کے ساتھ یہاں پہنچ چکا ہے۔ اس کی طرف سے کال کا مطلب تھا کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے" شاگل نے اسی طرح تیز لہجے میں کہا۔

"چیف مادام ریکھا نے اس علاقے میں اپنے آدمی خفیہ طور پر بھیج دیئے ہیں جہاں زہریلی وادی سے یہاں پہنچا جا سکتا ہے اور انہیں حکم دیا گیا ہے کہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچے تو وہ آپ کی سیکرٹ سروس کے آدمیوں کو ہلاک کر کے پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو بھی ہلاک کر کے ان کی لاشیں لے آئیں تاکہ پرائم منسٹر اور صدر مملکت پر یہ ثابت کیا جا سکے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کافرستان سیکرٹ سروس کے آدمیوں کو ہلاک کر کے ترام پہاڑی تک پہنچ گئی تھی لیکن پاور ایجنسی نے انہیں ہلاک کیا ہے" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہونہہ۔ تو یہ عورت اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتی۔ میں اسے فنا کر دوں گا۔ نانسنس"۔۔۔ شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"جناب۔ مادام ریکھا نے تو ٹرانسمیٹر پر بیس کیمپ کے انچارج کرنل پرشاد سے بھی طویل گفتگو کی ہے لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کیا گفتگو ہوئی ہے البتہ اس پہاڑی پر ایک دروازے کی نشاندہی ہوئی

Admin @ www.hibuddiez.com

ہے جسے سرخ مصالحے سے سیلڈ کر دیا گیا ہے اور اب وہاں مادام ریکھا کے خاص آدمی اس کی نگرانی کر رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے اور کوئی خاص بات ہو تو مجھے بتانا" شاگل نے کہا اور فون پیس رکھ کر اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ شاگل کالنگ۔ اوور" شاگل نے بٹن آن کرتے ہی تیز لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ رام چندر بول رہا ہوں۔ اوور" چند لمحوں بعد رام چندر کی آواز سنائی دی۔

"تم نے اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی۔ اوور"۔ شاگل نے کہا۔

"چیف۔ ابھی تک یہ لوگ ادھر آئے ہی نہیں۔ ہم ان کا انتظار کر رہے ہیں۔ اوور" دوسری طرف سے رام چندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ اس ریکھا نے اپنے آدمی وہاں تعینات کر دیئے ہیں تاکہ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچیں وہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کر کے اور پھر ان لوگوں کو بھی ہلاک کر کے ان کی لاشیں اپنے ہیڈ کوارٹر لے جائیں اور پھر پرائم منسٹر اور صدر کو بتائے کہ شاگل ناکام رہا ہے لیکن ریکھا کامیاب رہی۔ اوور"...... شاگل نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو اسے بھی اطلاع مل گئی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے رام چندر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لعنت بھیجو اطلاع پر احمق آدمی۔ اگر ہمارے وہاں مخبر ہیں تو لامحالہ اس کے مخبر بھی ہم میں شامل ہوں گے۔ تم اس کے آدمیوں کو ٹریس کرو اور پھر انہیں گولیوں سے اڑا دو تاکہ جب عمران اور اس کے ساتھی آئیں تو یہ کچھ نہ کر سکیں اور پھر مجھے رپورٹ دو۔ اوور"۔ شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ اوور" دوسری طرف سے رام چندر نے کہا۔

"جلد از جلد یہ کام کر کے مجھے رپورٹ دو۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"نانسنس۔ احمق عورت۔ میں اس کے ایک آدمی کو بھی زندہ نہ چھوڑوں گا" شاگل نے ایک بار پھر بے چینی اور اضطراب کے انداز میں ٹہلتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر وہ کافی دیر تک اسی انداز میں بڑبڑاتا رہا اور ٹہلتا رہا کہ اچانک ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو شاگل نے جھپٹ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا

"ہیلو۔ رام چندر کالنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے رام چندر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ شاگل بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ آٹھ آدمی تھے انہیں ٹریس کر کے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"گڈ۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی۔ ان کا کیا ہوا۔ اوور"۔ شاگل نے کہا۔

"ابھی تک وہ چیک نہیں ہو سکے۔ اوور" رام چندر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ نگرانی جاری رکھو۔ اوور اینڈ آل" ۔۔ شاگل نے ک اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس پر ایک ا فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ شاگل کالنگ۔ اوور" شاگل نے ٹرانسمیٹر آ کرتے ہوئے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ ریکھا اٹنڈنگ۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد ریکھا کی آواز سنا دی۔

"تم احمق عورت۔ تم نے کیا سمجھ رکھا تھا کہ تم مجھے احمق بنا گی۔ تم میری ماتحت بن کر یہاں آئی ہو اور اس کے بعد تم نے مجھے بائی پاس کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ تم نے آٹھ آدمی زہر وادی والے درے پر بھجوا دیئے تاکہ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھ وہاں پہنچیں تمہارے آدمی میرے آدمیوں اور انہیں ہلاک کر دیں ا اس طرح تم پرائم منسٹر صاحب اور صدر صاحب کو بتا سکو کہ شاگل ناکام رہا ہے اور تم کامیاب رہی ہو۔ لیکن میرا نام شاگل ہے۔ مجھ تم جیسی کل کی لڑکی مجھے کیسے دھوکہ دے سکتی ہے۔ تمہار آدمیوں کو ٹریس کر کے ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہ سن لو کہ اب اگر نے ایسی کوئی حرکت کی تو پھر تم اور تمہارے سارے ساتھی میر

گھیرے میں ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں سے تو میں بعد نمٹوں گا تم سے پہلے نمٹ سکتا ہوں سمجھیں اور اسے میری طرف سے لاسٹ وارننگ سمجھنا۔ نانسنس۔ اوور اینڈ آل" شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"نانسنس۔ یہ کل کی لڑکی سمجھتی ہے کہ شاگل کو دھوکہ دے دے گی۔ میں اس کی ہڈیاں تڑوا دوں گا۔ نانسنس" شاگل نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا اور میز کی عقبی طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اچانک ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو شاگل نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"راجیش بول رہا ہوں چیف۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا کھوج نکال لیا ہے۔ چیف۔ اوور" ۔۔ ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ کہاں ہیں وہ۔ جلدی بتاؤ۔ اوور"...... شاگل نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ یہ لوگ ٹرام پہاڑی علاقے میں موجود ہیں اور وہاں سے یہ کوڑیا سلسلے سے گزر کر کنڈور میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہیں یہ ساری تفصیل کیسے معلوم ہوئی۔ اوور"...... شاگل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ یہاں راہولا میں انہوں نے ایک دکان سے انتہائی جدید

اور خاص قسم کا اسلحہ خریدا ہے۔ یہ اسلحہ اس دکاندار کے پاس نہیں تھا اس لئے اسے ہنگامی طور پر دارالحکومت سے منگوانا پڑا۔ اس دوران لوگ اس دکان کے عقبی کمرے میں رہے اور اس دکاندار نے ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سنی۔ میں نے بڑی بھاری رقم دے کر اس سے یہ معلومات خریدی ہیں۔ اوور" راجیش نے کہا۔

" تم نے اس دکاندار کو ٹریس کیسے کیا۔ اوور" شاگل نے باقاعدہ جرح کرتے ہوئے کہا۔

" مجھے دراصل یہ معلومات ایک دوسرے خفیہ اسلحہ فروش سے ملی ہیں اس نے بتایا کہ انتہائی قیمتی اسلحہ فروخت کیا گیا ہے۔ اس پر میں چونکا اور پھر میں نے مزید معلومات حاصل کیں تو اس دکاندار کا پتہ چلا اور اس دکاندار نے پہلے تو صاف انکار کر دیا لیکن پھر میں نے اسے دھمکی کے ساتھ ساتھ جب بھاری رقم دی تو اس نے زبان کھول دی۔ اس اسلحہ فروش نے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ لوگ کسی کریک سے گزرنے کی باتیں کر رہے تھے لیکن پھر انہوں نے اس راستے کو اپنانے کا فیصلہ کیا۔ ان کی تعداد چار ہے اور یہ چاروں مرد ہی ہیں۔ اوور"۔ راجیش نے کہا۔

" او کے۔ اگر تمہاری یہ بات درست ہے تو پھر تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے اور تمہیں اس کا معقول معاوضہ بھی ملے گا۔ اوور اینڈ آل" شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس ٹرانسمیٹر آف کر کے اس پر ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

" ہیلو ہیلو۔ شاگل کالنگ۔ اوور"۔ شاگل نے کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس چیف۔ رام چندر بول رہا ہوں۔ اوور"..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

" تم وہاں زہریلی وادی میں احمقوں کی طرح پہرہ دے رہے ہو اور وہ شیطان ایک اور راستے سے بیس کیمپ پہنچ رہا ہے۔ اوور" شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ کس راستے سے چیف۔ اوور"...... رام چندر کے لہجے میں حیرت تھی۔

" اگر میں آنکھیں اور کان کھلے نہ رکھوں تو تم لوگ بس باتیں ہی کرتے رہ جاؤ۔ احمق آدمی۔ عمران اپنے تین مرد ساتھیوں سمیت ٹرام پہاڑی علاقے میں موجود ہے اور یہ وہاں سے کوڑیا سلسلے سے گزر کر کنڈور میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور انہوں نے انتہائی خطرناک اسلحہ بھی اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

" لیکن چیف۔ کوڑیا پہاڑی سلسلے کی طرف سے کنڈور میں داخل ہونے کا ایک ہی درہ ہے اور اس درے پر ہماری نگرانی جاری ہے۔ اوور"...... رام چندر نے جواب دیا۔

" تو تمہارا خیال ہے کہ عمران بارات لے کر آ رہا ہے کہ وہ بینڈ باجوں کے ساتھ وادی سے گزرے گا۔ احمق آدمی۔ اسے بھی معلوم ہے کہ تم جیسے احمق ان دروں کی نگرانی کر رہے ہوں گے۔ وہ کوئی ایسا راستہ تلاش کرے گا کہ جس کے بارے میں تم سوچ بھی نہ سکو گے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

اوور۔" شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ واقعی آپ کی ذہانت ہی یہ نتیجہ نکال سکتی ہے جناب۔ آپ نے واقعی درست کہا ہے۔ یقیناً ایسا ہی ہوگا۔ پھر اس زہریلی وادی کی نگرانی ختم کر دی جائے۔ اوور" رام چندر نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"وہاں اپنے آدمی چھوڑ دو اور خود واپس آ جاؤ اور پھر اس سارے علاقے کو چیک کرو جہاں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے داخلے کا کوئی سکوپ ہو سکتا ہے۔ اوور" شاگل نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ اوور" رام چندر نے کہا تو شاگل نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے میز پر بچھا دیا اور پھر اس نے جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور نقشے پر جھک گیا۔ کافی دیر تک وہ نقشے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے بال پوائنٹ سے اس پر نشانات لگانے شروع کر دیئے۔ نشانات لگانے کے بعد وہ کافی دیر تک نشانات والے علاقے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک جگہ پر دائرہ لگا دیا۔

"یہ۔ یہ عمران یہاں سے کنڈور کے علاقے میں داخل ہوگا"۔ شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھی ہوئی گھنٹی کو بجایا تو ایک آدمی اندر داخل ہوا اور اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا

"بھگوان داس ادھر آؤ اور اس نقشے کو دیکھو"...... شاگل نے آنے والے سے کہا اور بھگوان داس آگے بڑھ کر میز کے قریب رک گیا۔ شاگل نے اسے سمجھانا شروع کر دیا۔

"یہ جگہ میرے نقطہ نظر سے ایسی ہے کہ عمران یہاں سے کنڈور علاقے میں داخل ہوگا اور یہاں سے قریب ہی ریکھا اور اس کا گروپ بھی موجود ہے۔ تم ایسا کرو کہ دس آدمیوں کو لے کر اس سپاٹ پر پہنچ جاؤ اور وہاں چھپ جاؤ۔ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی اس علاقے میں داخل ہوں۔ تم نے ان پر فائر کھول دینا ہے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اور پھر اس وقت تک ان کی لاشوں کی حفاظت کرنی ہے جب تک تمہاری رپورٹ پر میں خود احکامات نہ دے دوں"۔.. شاگل نے کہا۔

"یس چیف" بھگوان داس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اور سنو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو تم اچھی طرح جانتے ہو۔ اس لئے پوری طرح محتاط رہنا۔ ایسا نہ ہو کہ اس سے پہلے کہ تم انہیں ہلاک کرو، وہ تمہیں ہلاک کر دیں"..... شاگل نے کہا۔

"میں پوری طرح محتاط رہوں گا چیف"...... بھگوان داس نے جواب دیا۔

"جاؤ اور مجھے فوراً رپورٹ دینا" شاگل نے کہا تو بھگوان داس نے سلام کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر کیبن سے باہر نکل گیا اور شاگل نے بے اختیار اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

رات کا اندھیرا ہر طرف چھایا ہوا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی سیاہ رنگ کے لباسوں میں ملبوس اندھیرے کا جزو بنے ہوئے ایک پہاڑی کی بلندی سے نیچے جانے والے تنگ سے راستے پر چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے رہے تھے۔ وہ بڑے محتاط انداز میں قدم بڑھاتے آگے بڑھ رہے تھے۔ انہیں سفر کرتے ہوئے تقریباً چار گھنٹے گزر چکے تھے۔ اس دوران انہوں نے نصف گھنٹے کے لئے آرام کیا تھا۔

"عمران صاحب۔ اس بار میرے خیال میں آپ کے پاس کوئی منصوبہ نہیں ہے"..... اچانک صفدر نے کہا تو آگے چلتا ہوا عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ اندازہ تم نے کیسے لگالیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اس لئے کہ آپ کسی ایک راستے کا انتخاب ہی نہیں کر پا رہے۔

پہلے آپ نے آنند سے معلوم ہونے والے پہاڑی کریک سے جانے کا منصوبہ بنایا۔ پھر اس ہوٹل کے مینجر کے بتانے پر آپ نے زہریلی وادی کا منصوبہ بنالیا۔ اس کے بعد آپ نے پھر آنند والے راستے کو اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا لیکن پھر اچانک اس اسلحہ فروش کی دکان کے عقبی کمرے میں بیٹھ کر آپ نے اس علاقے سے گزرنے کا فیصلہ کر لیا اور اب بھی ہم جس انداز میں سفر کر رہے ہیں میرا خیال ہے کہ ہم بہرحال اپنی منزل پر آسانی سے نہ پہنچ سکیں گے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ ہم کنڈور پہاڑی علاقے میں داخل ہو جائیں گے لیکن وہاں شاگل اور اس کے آدمیوں کے ساتھ ساتھ پاور ایجنسی کے آدمی ہر طرف بکھرے ہوئے ہیں اور ظاہر ہے وہ لوگ بے حد چوکنا ہوں گے اس کے علاوہ اس بیس کیمپ تک پہنچنے کے لئے ہمارے پاس کوئی راستہ کوئی منصوبہ نہیں ہے"۔ صفدر نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں شاگل کے آدمیوں کا میک اپ کر کے ان میں شامل ہو کر آگے بڑھنا چاہئے اور جب ہم اس پہاڑی کے قریب پہنچیں تو جو نظر آئے اسے ہلاک کر دیں اور پھر اس پہاڑی کو چیک کریں"..... تنویر نے کہا۔

"کیپٹن شکیل۔ تم کیا کہتے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ترام پہاڑی تک پہنچنا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہم بہرحال کسی نہ کسی طرح وہاں پہنچ جائیں گے اور وہاں موجود افراد سے

Admin @ www.hibuddiez.com

بھی چاہے ان کا تعلق شاگل سے ہو یا ریکھا سے ۔ نمٹ لیں گے لیکن اصل مسئلہ اس بیس کیمپ میں داخل ہونے کا ہے اور میں مسلسل اس سلسلے میں سوچ رہا ہوں کہ وہاں کیسے پہنچا جائے لیکن میرے ذہن میں کوئی ترکیب نہیں آ رہی ۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شاگل اور ریکھا کے آدمی اس پہاڑی کے چاروں طرف علاقے میں پھیلے ہوئے ہیں اور ان کی تعداد بھی کافی ہو گی اور وہ لوگ مورچہ بند ہوں گے اور ان کی پوزیشن بہرحال ہم سے بہتر ہو گی ۔ ہم کب تک ان کا مقابلہ کر سکیں گے ۔ یہاں ہم اس لئے آسانی سے آگے بڑھ رہے ہیں کہ ابھی ہم کنڈور پہاڑی علاقے میں داخل نہیں ہوئے ۔ البتہ سامنے والی پہاڑی کراس کرنے کے بعد ہم کنڈور پہاڑی علاقے میں داخل ہو جائیں گے اور وہاں سے ترام نامی پہاڑی زیادہ دور نہیں ہے ۔ جہاں تک منصوبہ بندی کا تعلق ہے تو یہ بات اس پہاڑی پر پہنچنے کے بعد سامنے آئے گی کیونکہ ابھی تک اس پہاڑی اور اس کے اردگرد کے علاقے کو ہم نے صرف نقشے میں دیکھا ہے ۔ اس کی صحیح صورت حال دیکھنے کے بعد ہی کوئی منصوبہ بندی کی جا سکتی ہے" عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی آپ کے ذہن میں واقعی کوئی منصوبہ نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میں نہ ہی جادو جانتا ہوں اور نہ میرے پاس سلیمانی ٹوپی ہے کہ

میں سب کی نگاہوں سے چھپ کر وہاں پہنچ جاؤں گا لیکن اس کے باوجود ہمیں بہرحال اپنا مشن مکمل کرنا ہے ۔ کس طرح کرنا ہے ۔ یہ وقت بتائے گا" عمران نے جواب دیا اور صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ وہ خود بھی موجودہ سچوئیشن کی سنگینی کو اچھی طرح سمجھتے تھے اور پھر پہاڑی سے نیچے اترنے کے بعد وہ کچھ آگے بڑھے اور ایک بار پھر انہوں نے چڑھائی پر چڑھنا شروع کر دیا ۔ چاند کی ہلکی سی روشنی میں یہ پہاڑی صاف دکھائی دے رہی تھی ۔

"ان میں سے ترام پہاڑی کونسی ہے عمران صاحب" صفدر نے کہا۔

"وہ جو سامنے کافی بلند پہاڑی نظر آ رہی ہے"...... عمران نے اشارہ کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گلے میں لٹکی ہوئی نائٹ ٹیلی سکوپ اپنی آنکھوں سے لگائی اور غور سے اس پہاڑی کو دیکھنے لگا ۔ انتہائی طاقتور نائٹ ٹیلی سکوپ کی وجہ سے پہاڑی اس اندھیرے میں بھی انتہائی واضح نظر آ رہی تھی ۔ یہ پہاڑی واقعی بالکل سیدھی اور سپاٹ تھی ۔ ایک طرف ایک جگہ اس انداز میں نظر آ رہی تھی جیسے یہاں سے باقاعدہ پہاڑی چٹانوں کو کاٹ کر صاف جگہ کی گئی ہو اور عمران سمجھ گیا کہ یہی جگہ ہیلی پیڈ ہو گی ۔ اس کا مطلب تھا کہ بیس کیمپ کا دروازہ لامحالہ اس جگہ ہو گا ۔ یہ جگہ سطح زمین سے کافی بلند تھی ۔ عمران کی نظریں نیچے موجود پہاڑی کو چیک کرتی رہیں لیکن کہیں بھی روشنی کا کوئی نقطہ نظر نہ آ رہا تھا ۔

67Admin @ www.hibuddiez.com

عمران صاحب۔ شاگل اور ریکھا کے آدمیوں نے کہیں بھی روشنی نہیں کی ہوئی کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"..... صفدر نے کہا۔ اس کی آنکھوں پر بھی نائٹ ٹیلی سکوپ لگی ہوئی تھی۔

"ہاں۔ وہ ہمیں یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ یہ سارا علاقہ سنسان اور ویران ہے حالانکہ لازماً ان کے پاس بھی نائٹ ٹیلی سکوپ ہوں گی اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ہمیں یہاں مارک بھی کر لیا ہو"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے بیس کیمپ تک تو پرندوں کی طرح اڑ کر ہی پہنچا جا سکتا ہے عمران صاحب اور تو کوئی صورت نظر نہیں آتی"..... کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہاں۔ لیکن پرندوں کے شکاری نیچے موجود ہیں"..... عمران نے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس بیس کیمپ کو واقعی ناقابل تسخیر بنا دیا گیا ہے۔ ہمیں ہیلی کاپٹر ہی استعمال کرنا چاہئے تھا"۔ تنویر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہاں اردگرد کے سارے علاقوں میں باقاعدہ خفیہ ایئر بیس موجود ہیں جہاں سے ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں ہیلی کاپٹر کو ہٹ کیا جا سکتا ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جب تک وہ اسے ہٹ کرتے ہم ہیلی پیڈ پر پہنچ سکتے تھے"..... تنویر نے کہا۔

"یہ کیسی باتیں کر رہے ہو تنویر۔ ہیلی کاپٹر چلو یہاں سے تو پہنچ سکتا ہے لیکن کنڈور علاقے سے باہر وہ چیک ہو جاتا اور پھر جیسے ہی اس علاقے کی سرحد میں داخل ہوتا اسے ہٹ کر دیا جاتا"..... صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے ہٹا کر گلے میں لٹکائی اور پھر صفدر کی طرف مڑ گیا۔

"صفدر۔ لانگ رینج ٹرانسمیٹر دو مجھے۔ میں ذرا کرنل پرشاد سے دو باتیں کر لوں"..... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنی پشت پر موجود تھیلا اتارا اور پھر اس کی زپ کھول کر اس میں سے ٹرانسمیٹر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس کالنگ۔ اوور"..... عمران نے شاگل کے لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس کیپٹن پرکاش اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل پرشاد سے بات کراؤ احمق آدمی۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں اور پروٹوکول کے مطابق صرف کرنل پرشاد سے بات کرتا ہوں۔ نانسنس۔ اوور"..... عمران نے شاگل کے لہجے اور انداز کی پوری پوری نقل کرتے ہوئے کہا۔

"سوری سر۔ وہ سونے چلے گئے ہیں اور اب صبح سے پہلے انہیں کسی صورت بھی جگایا نہیں جا سکتا کیونکہ وہ ایک خصوصی دوا کھانے کے عادی ہیں اور اس دوا کے استعمال کے بعد ان کی آنکھ چھ گھنٹوں سے

Admin @ www.hibuddiez.com

پہلے کھل ہی نہیں سکتی۔اوور"...... دوسری طرف سے معذرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"وہ صادق جکاری کہاں ہے۔ کیا اسے بھی دوا کھلا کر سلایا ہوا ہے تم لوگوں نے۔اوور" عمران نے کہا۔

"وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے جناب۔اس نے فرار ہونے کی کوشش کی تھی اس لئے کرنل صاحب نے اسے زنجیروں میں جکڑ دیا ہے۔اوور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فرار ہونے کی کوشش کی تھی بیس کیمپ سے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔اوور"۔ عمران نے دانستہ لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"اس نے سپیشل سیل کے ریفریجریٹر کے بلب کی ساکٹ میں سکہ پھنسا دیا تھا جس کی وجہ سے پورے بیس کیمپ کی بجلی فیل ہو گئی اور پھر اس نے فرار ہونے کی کوشش کی۔وہ پہاڑی کے سب سے نچلے حصے میں موجود پانی کے تالاب تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن اس کے بعد اسے پکڑ لیا گیا۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو کیا اس پانی کے تالاب سے وہ باہر جا سکتا تھا۔اوور"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی نہیں۔جا تو نہیں سکتا تھا کیونکہ پہلے وہاں جو دروازہ تھا اسے اب سرخ مصالحے سے سیلڈ کر دیا گیا ہے لیکن پھر بھی خطرہ تو تھا جناب۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ دروازہ مجھے تو نظر نہیں آیا۔کس طرف ہے۔اوور"...... عمران

نے پوچھا۔

"جناب۔یہ شمال مغرب کی طرف ہے۔ ویسے تو یہ نظر نہیں آتا لیکن سرخ مصالحے کی لکیر بہر حال نظر آ جاتی ہے اگر غور سے دیکھا جائے تو۔اوور" کیپٹن پرکاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔ٹھیک ہے۔میں صبح بات کر لوں گا۔اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"چلو ایک بات تو سامنے آئی"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس پہاڑی کے گرد تو پاور ایجنسی کے افراد موجود ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ سیکرٹ سروس کے ارکان بھی موجود ہوں"۔ صفدر نے کہا۔

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ہم نے بہر حال آگے بڑھنا ہے لیکن اب یہ کارروائی اس وقت نہیں ہو گی بلکہ پچھلی رات ہو گی کیونکہ ساری رات وہ لوگ ہوشیار اور چوکنا نہیں رہتے ہوں گے لامحالہ پچھلی رات پہرہ دینے والوں کی اکثریت مستعد اور چوکنا نہیں رہ سکتی"۔ عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر انہوں نے واپس نیچے اتر کر ایک کشادہ غار تلاش کیا اور اس کو صاف کر کے وہ اس میں بیٹھ گئے تاکہ جس حد تک ہو سکے سردی سے محفوظ رہ سکیں۔

Admin @ www.hibuddiez.com

مادام ریکھا کا چہرہ غصے کی شدت سے بری طرح بگڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔

" اس احمق نے پروپ سمیت میرے بہترین آدمی ہلاک کر دیئے ہیں۔ میں اس سے اس کا ایسا انتقام لوں گی کہ اس کی نسلیں بھی یاد رکھیں گی"...... ریکھا نے غصے کی شدت سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔ شاگل نے ٹرانسمیٹر پر جب سے اسے زہریلی وادی کے درے کی طرف پہنچے ہوئے پاور ایجنسی کے آدمیوں کے خاتمے کی بات بتائی تھی ریکھا کا غصہ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ وہ کافی دیر سے اس انداز میں مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔

" تم کچھ بولو کاشی۔ تم کیوں نہیں بولتی۔ میرا تو دل چاہ رہا ہے کہ میں جا کر اس شاگل کا خاتمہ کر دوں"...... ریکھا نے کاشی سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

" دیکھو ریکھا۔ ایسے معاملات میں جوش کی بجائے ہوش سے کام لینا چاہیے۔ ہم نے اپنے آدمی اس لئے بھیجے تھے کہ جب عمران اور اس کے ساتھی وہاں آئیں تو ہمارے آدمی شاگل کے آدمیوں کو ہلاک کر دیں۔ اب اگر ہمارے آدمی مارے گئے ہیں تو اس میں اس قدر غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہمیں یہ سوچنا چاہیئے کہ ہم کس طرح اس شاگل اور اس کی سیکرٹ سروس کو شکست دے سکتے ہیں۔ ایسی شکست کہ وہ ہاتھ ملتا رہ جائے اور سوائے شرمندہ ہونے کے اور کچھ نہ کر سکے"۔ کاشی نے کہا تو ریکھا نے بے اختیار بار بار طویل سانس لینے شروع کر دیئے اور پھر آہستہ آہستہ غصے کی شدت سے اس کا بگڑا ہوا چہرہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔

" تم ٹھیک کہتی ہو کاشی۔ اسی لئے میں تمہاری قدر کرتی ہوں کہ تم واقعی تجزیاتی انداز میں سوچتی ہو لیکن اب تم بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ اس طرح اگر ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے تو ہمارا یہاں آنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے یا تو ہم واپس چلے جائیں اور شاگل کو ان لوگوں سے نمٹنے دیں۔ مجھے یقین ہے کہ عمران اپنا مشن مکمل کر لے گا اور شاگل کے ہاتھ سوائے ناکامی کے اور کچھ نہ آئے گا"...... ریکھا نے کہا۔

" اب جبکہ ہم یہاں آ گئے ہیں تو اب ہمارا اس طرح واپس جانا حماقت ہے البتہ ہمیں اپنے لائحہ عمل میں تبدیلی کرنی چاہیئے اور اس سلسلے میں بہرحال سوچنا چاہیئے"...... کاشی نے کہا۔

" سوچ سوچ کر تو میں پاگل ہو گئی ہوں اور کیا سوچوں"...... ریکھا

Admin @ www.hibuddiez.com

نے کہا۔

"ہمیں منطقی انداز میں سوچنا چاہئے ریکھا۔ اب دیکھو ہم تمام پہاڑی کو گھیرے ہوئے ہیں اب اگر عمران اور اس کے ساتھی یہاں آئے ہیں تو وہ لامحالہ ہم سے ٹکرائے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتے۔ لیکن کیا عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہ معلوم نہ ہوا ہوگا کہ ہم اس پہاڑی کو گھیرے ہوئے ہیں۔ کیا وہ احمقوں کی طرح منہ اٹھائے یہاں بھاگے چلے آئیں گے"...... کاشی نے کہا تو ریکھا بے اختیار چونک پڑی۔

"تمہاری بات درست ہے۔ وہ انتہائی ذہین بلکہ خطرناک حد تک ذہین آدمی ہے۔ لامحالہ وہ کوئی ایسا لائحہ عمل سوچے گا جس کا شاید ہمیں تصور تک نہ ہو"...... ریکھا نے کہا۔

"یہی بات ہم نے سوچنی ہے کہ وہ کیا سوچے گا اور کس انداز میں یہاں آئے گا تاکہ ہم اسی انداز میں اس کا دفاع کر کے اسے شکست دے سکیں"...... کاشی نے جواب دیا۔

"تم بتاؤ۔ تم نے کیا سوچا ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"دیکھو ریکھا۔ فرض کیا عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہنچ جاتا ہے اور کسی نامعلوم طریقے سے وہ ہم سب کو بے بس کر دیتا ہے تو کیا اس کے باوجود وہ بیس کیمپ میں داخل ہو سکے گا"...... کاشی نے کہا۔

"نہیں۔ بیس کیمپ میں داخلہ تو کسی صورت بھی ممکن نہیں ہے"...... ریکھا نے جواب دیا۔

"جبکہ اس کا مشن بیس کیمپ میں داخل ہو کر وہاں سے صادق چکاری کو لے جانا ہے"...... کاشی نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہ یہ مشن کس طرح پورا کرے گا۔ یہی بات تو سمجھ میں نہیں آ رہی"...... ریکھا نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ بہرحال یہاں ضرور آئے گا۔ اس لئے ظاہر ہے کہ اس کا ٹکراؤ ہم سے ہوگا۔ اب دو صورتیں ہوں گی یا تو وہ ہم سب کا خاتمہ کر دے گا یا ہم اس کا خاتمہ کر دیں گے۔ اب پہلی صورت کو دیکھ لیتے ہیں۔ وہ کسی بھی پہاڑی سے اتر کر یہاں داخل ہو سکتا ہے اور وہ کوئی بھی ایسا حربہ استعمال کر سکتا ہے جس سے ہم سب کو یا تو بے ہوش کر دیا جائے یا یہاں کوئی ایسا سموک بم اچانک پھینک دیا جائے جس سے نکلنے والی زہریلی گیس یہاں کی ہوا میں حل ہو کر ہم سب کو ہلاک کر دے اور پھر وہ لوگ اطمینان سے یہاں پہنچ کر بیس کیمپ میں داخل ہونے کی منصوبہ بندی کر سکیں"...... کاشی نے کہا تو ریکھا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"یہ صرف خیالی باتیں نہیں ہیں ریکھا۔ عمران جیسا آدمی اس سے بھی زیادہ خوفناک کارروائی کر سکتا ہے"...... کاشی نے ریکھا کے چہرے پر نمودار ہونے والے تاثرات کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو کاشی۔ اسی لئے میں تمہیں اپنے ساتھ رکھتی ہوں اور تمہاری قدر بھی کرتی ہوں۔ اب تمہارے تجزیے کے بعد مجھے احساس ہو رہا ہے کہ ہم واقعی یہاں ہر لحاظ سے غیر محفوظ ہیں۔ میرا خیال تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی چوری چھپے یہاں داخل ہوں گے

Admin@www.hibuddiez.com

اور ہم ان کا شکار آسانی سے کھیل لیں گے لیکن اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ ہمارا یہ نظریہ غلط ہے لیکن اب موجودہ صورت حال میں کیا ہونا چاہیئے"۔۔۔ ریکھا نے کہا۔

"میں نے اس پر غور کیا ہے مادام۔ ہمیں واقعی واپسی کا اعلان کر دینا چاہیئے اور بظاہر ہم واپس چلے جائیں لیکن ہم اس پہاڑی سے ہٹ کر کسی ایسی محفوظ جگہ پر چھپ جائیں کہ عام حالات میں نظر نہ آئیں۔ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو میدان خالی ملے گا تو وہ قدرے مطمئن ہو جائیں گے اور اس کے بعد جب وہ بیس کیمپ میں داخل ہونے کی کوشش کریں تو ہم اچانک ان پر حملہ کر دیں اور۔ وہی کارروائی ان پر دوہرائیں جو میرے تجزیے کے مطابق وہ ہم پر دوہرانا چاہتے ہیں اس طرح وہ یقینی طور پر مار کھا جائیں گے"۔ کاشی نے کہا۔

"لیکن کس طرح اعلان کریں۔ ہمارا عمران سے کوئی رابطہ تو نہیں ہے"۔ ریکھا نے کہا۔

"میرا اندازہ ہے کہ عمران کے مخبر شاگل کے گروپ میں موجود ہیں کیونکہ اس کا ٹکراؤ شاگل سے ہوتا رہتا ہے۔ ہم شاگل کو اطلاع کر دیں تو مجھے یقین ہے کہ عمران کو اس کی اطلاع مل جائے گی"۔۔۔۔ کاشی نے کہا۔

"لیکن پھر شاگل اپنے آدمی یہاں بھیج دے گا"۔۔۔۔ ریکھا نے کہا۔

"بھیج دے۔ اس سے کیا ہو گا۔ وہ بھی ان کے ساتھ ہی ختم کر دیئے

جائیں گے"۔۔۔۔ کاشی نے کہا۔

"تم نے یہاں کا جائزہ لیا ہے۔ تمہارے ذہن میں کوئی خاص جگہ ہے"۔۔۔ ریکھا نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے ایک جگہ دیکھی ہوئی ہے۔ وہ انتہائی محفوظ جگہ ہے"۔۔۔ کاشی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم باہر جا کر سب کو اکٹھا کرو اور پھر انہیں وہ جگہ بتا کر وہاں بھجوا دو۔ میں اس دوران شاگل کو کال کر لیتی ہوں"۔۔۔۔ ریکھا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کاشی سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور غار سے باہر نکل گئی جبکہ ریکھا نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ ریکھا کالنگ شاگل۔ اوور"۔۔۔۔ ریکھا نے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس شاگل اٹنڈنگ۔ اب کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں سخت شرمندہ ہوں شاگل کہ میں نے تمہیں سپر سیڈ کرنے کے بارے میں سوچا اور اس طرح خود میرے آدمی مارے گئے۔ بہرحال اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم ہی عمران کا مقابلہ کر سکتے ہو۔ اس لئے میں نے واپسی کا پروگرام بنا لیا ہے اور اپنے آدمیوں کو اکٹھا کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ ہم واپس جا رہے ہیں۔ اوور"۔۔۔ ریکھا نے کہا۔

"اب تم نے معذرت کر لی ہے اور تمہیں میری اہمیت کا احساس

Admin @ www.hibuddiez.com

ہو گیا ہے تو اب میرے حل میں تمہارے [illegible] رہی۔ تم وہاں رہ سکتی ہو۔ اوور"...... شاگل نے فراخدلانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اس طرح ہم دونوں کے بیک وقت یہاں موجود رہنے کی وجہ سے وہ عمران فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس لئے میں نے واپسی کا فیصلہ کر لیا ہے اور یہ فیصلہ حتمی ہے۔ اوور"... ریکھا نے کہا۔

"لیکن تم کس راستے سے واپس جاؤ گی۔ اوور" شاگل نے کہا۔

"اسی راستے سے جدھر سے میں آئی تھی۔ اوور" ریکھا نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں وہاں چیکنگ پر موجود اپنے آدمیوں کو احکامات دے دیتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"... دوسری طرف سے کہا گیا اور ریکھا نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اٹھ کر غار سے باہر نکل آئی۔ وہاں کاشی ایک آدمی کو ہدایات دے رہی تھی۔

"سنو کاشی۔ میں نے فیصلہ بدل دیا ہے"... ریکھا نے کاشی سے کہا تو کاشی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا فیصلہ کیا ہے"...... کاشی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہی کہ ہم واقعی یہاں سے چلے جائیں۔ ہماری یہاں موجودگی واقعی احمقانہ ہے۔ ہم خواہ مخواہ اس معاملے میں ملوث ہو گئے ہیں۔ شاگل جانے اور عمران"..... ریکھا نے کہا۔

"لیکن"...... کاشی نے احتجاج کرتے ہوئے کچھ کہنا چاہا۔

"نہیں۔ میرا فیصلہ اٹل ہے۔ تم [illegible] واپسی کی تیاری کر لیں۔ ہم نے اسی راستے سے واپس جانا ہے جس راستے سے ہم آئے تھے"۔ ریکھا نے کہا اور مڑ کر واپس غار میں چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد کاشی بھی غار میں آ گئی۔

"یہ اچانک کیا ہو گیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔ کاشی نے ریکھا سے کہا جو اپنا سامان سمیٹنے میں مصروف تھی۔

"نہیں۔ کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔ شاگل کے ساتھ بات کرتے ہوئے میرے ذہن میں ایک آئیڈیا آیا ہے کہ ہم اپنے تمام آدمیوں کو واپس بھجوا دیں اور خود دس افراد کو ساتھ لے کر محفوظ جگہ پر چھپ جائیں اور شاگل اور عمران کے درمیان مقابلے کو چیک کرتے رہیں۔ اگر شاگل عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر لینے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے لیکن اگر نتیجہ اس کے برعکس نکلتا ہے تو پھر ہم اچانک عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے پر آ جائیں اور اس طرح میدان مار لیں"...... ریکھا نے کہا۔

"اوہ۔ یہ واقعی زیادہ بہتر تجویز ہے"... کاشی نے کہا اور ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

ایک جیپ اندھیرے کا جزو بنی تنگ سے پہاڑی راستے پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر رام چندر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر شاگل بیٹھا ہوا تھا اور عقبی سیٹ پر دو مسلح آدمی موجود تھے۔ رام چندر نے نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں پر رکھ کر اس کو تسمے سے اس طرح فکسڈ کر لیا تھا کہ جیسے اس نے عینک پہن رکھی ہو جب کہ شاگل نائٹ ٹیلی سکوپ ہاتھ میں تھام کر آنکھوں سے لگائے ہوئے تھا۔ جیپ کی بتیاں بھی بند تھیں اور جیپ اندھیرا ہونے کے باوجود اس تنگ راستے پر نسبتاً خاصی تیز رفتاری سے دوڑی چلی جا رہی تھی۔ انہیں سفر کرتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ گزر چکا تھا۔

"ابھی کتنی دور ہے وہ سپاٹ۔ جہاں سے عمران اور اس کے ساتھیوں نے کنڈور میں داخل ہونا ہے"..... یکلخت شاگل نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صرف دس پندرہ منٹ کے فاصلے پر چیف"۔ رام چندر نے جواب دیا۔

"گھنٹہ بھر سے تم یہی کہے چلے جا رہے ہو"۔ شاگل نے کہا اور آنکھوں سے نائٹ ٹیلی سکوپ ہٹا کر گلے میں لٹکا لی اور پھر سیٹ سے ٹیک لگا لیا۔ رام چندر نے جیپ کی رفتار قدرے اور بڑھا دی اور ہچکولے کھاتی ہوئی جیپ کچھ اور زیادہ اچھلنے لگ گئی۔ رام چندر خاصا ماہر ڈرائیور تھا اور اس نے واقعی انتہائی خوبی سے جیپ کو سنبھالا ہوا تھا۔ پھر واقعی دس منٹ کے مزید سفر کے بعد جیسے ہی جیپ نے ایک موڑ کاٹا رام چندر نے بریک لگائے اور پھر جیپ کو ایک چٹان کی اوٹ میں روک دیا۔

"کیا آگیا ہے وہ سپاٹ"۔ شاگل نے پوچھا۔

"یس چیف"۔ رام چندر نے کہا تو شاگل تیزی سے نیچے اترا۔ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے مشین گنوں سے مسلح افراد بھی تیزی سے نیچے اتر آئے جبکہ دوسری طرف سے رام چندر نیچے اترا اور پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جتنا باکس نکالا اور اس کا ایک بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ رام چندر کالنگ۔ اوور"..... رام چندر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ راٹھور اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

عمران اور اس کے ساتھی اس وقت کہاں موجود ہیں۔ اوور۔ رام چندر نے کہا۔

"باس۔ جہاں آپ موجود ہیں وہاں سے دو پہاڑیوں کے فاصلے پر دوسری طرف چار افراد جنہوں نے سیاہ لباس پہنے ہوئے ہیں آگے بڑھے چلے جا رہے ہیں ان کا رخ بلاما پہاڑی سلسلے کی طرف ہے۔ اوور۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا وہ صرف چار افراد ہیں۔ اوور" رام چندر نے پوچھا۔

"یس باس۔ اوور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم انہیں مسلسل چیک کرتے رہو۔ جہاں جا کر وہ ٹھہریں ہمیں کال کر کے بتانا۔ ہم بلاما کی طرف جا رہے ہیں۔ اوور" رام چندر نے کہا۔

"یس باس۔ ایک اور بات معلوم ہوئی ہے باس کہ مادام ریکھا اس کی نائب مادام کاشی اپنے ساتھ دس افراد سمیت بامولا پہاڑی کی سائیڈ میں ایک غار کے اندر موجود ہیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو رام چندر کے ساتھ ساتھ شاگل بھی بے اختیار چونک پڑا۔ شاگل نے جلدی سے رام چندر کے ہاتھ سے فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر جھپٹ لیا۔

"ہیلو۔ شاگل بول رہا ہوں۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ ریکھا تو اپنے گروپ کے ساتھ واپس چلی گئی ہے اور اس کی مجھے اطلاع بھی مل چکی ہے۔ اوور"۔ شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس کا باقی گروپ چلا گیا ہے چیف۔ لیکن مادام ریکھا ساتھ نہیں گئی۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"رام چندر کو تفصیل سے بتاؤ کہ وہ اس وقت کہاں موجود ہیں۔ اوور"۔ شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر واپس رام چندر کے ہاتھ میں دے دیا تو دوسری طرف سے بولنے والے نے لوکیشن بتانا شروع کر دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ اوور اینڈ آل" رام چندر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"چیف۔ اس ریکھا اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا پڑے گا کیونکہ یہ اسی جگہ موجود ہیں جہاں سے عمران اور اس کے ساتھی داخل ہوں گے۔ اس طرح افراتفری میں وہ لوگ بچ بھی سکتے ہیں" رام چندر نے ٹرانسمیٹر کو جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"احمق ہو گئے ہو۔ وہ سرکاری لوگ ہیں۔ انہیں ہم کیسے ہلاک کر سکتے ہیں وہ یہاں صدر کی اجازت سے آئے ہیں۔ تم ایسا کرو کہ انہیں بے ہوش کر دو"..... شاگل نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ واقعی ہر طرف کا خیال رکھتے ہیں"۔ رام چندر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے دہی ٹرانسمیٹر نکالا۔ اس کی ایک ناب کو گھمایا اور پھر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ رام چندر کالنگ۔ اوور"..... رام چندر نے کال دیتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddjez.com

"یس باس۔ سورن رام بول رہا ہوں۔ اوور" ۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"سورن رام۔ تم اور تمہارے ساتھی اس وقت کہاں موجود ہیں۔ اوور"۔ رام چندر نے کہا۔

"باس۔ ہم آپ کے حکم کے مطابق ترام پہاڑی سے شمال کی طرف واقع اونچی پہاڑی ناسکی پر موجود ہیں۔ اوور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم بامولا پہاڑی کو پہچانتے ہو۔ اوور" رام چندر نے کہا۔

"یس باس۔ وہ ہمارے سامنے ہی موجود ہے۔ اوور" سورن رام نے جواب دیا۔

"تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والے کیپسول فائر کرنے والی گن موجود ہے۔ کیا اس گن کی رینج بامولا پہاڑی تک ہے۔ اوور" ۔ رام چندر نے کہا۔

"یس باس۔ بلکہ اس بھی زیادہ ہے۔ اوور"۔ ۔ ۔ سورن رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو سنو۔ اس پہاڑی کے تقریباً درمیان میں ایک کشادہ غار ہے۔ اس غار میں مادام ریکھا اور اس کے دس گیارہ ساتھی موجود ہیں۔ چیف کا حکم ہے کہ انہیں فوری طور پر بے ہوش کر دیا جائے۔ کیا تم ایسا کر سکتے ہو۔ اوور" ..... رام چندر نے کہا۔

"یس باس۔ میرے دو آدمی جا کر ایسا کر سکتے ہیں۔ اوور"۔ سورن رام نے کہا۔

"کتنی دیر لگے گی۔ اوور" ... رام چندر نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ دس منٹ باس۔ اوور" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں چیف کے ساتھ وہاں پہنچ رہا ہوں۔ ہمارے پہنچنے سے پہلے انہیں بے ہوش ہو جانا چاہئے لیکن یہ کام انتہائی احتیاط سے کرنا۔ اوور" رام چندر نے کہا۔

"یس باس۔ اوور" دوسری طرف سے کہا گیا اور رام چندر نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور ایک بار پھر وہ جیپ میں سوار ہو گئے اور جیپ آگے بڑھنے لگی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے مزید سفر کے بعد رام چندر نے ایک بار پھر جیپ روکی اور جیب سے وہی باکس نما ٹرانسمیٹر نکال کر اس کی ایک ناب کو دائیں طرف گھمایا اور پھر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ رام چندر کالنگ۔ اوور"...... رام چندر نے کہا۔

"یس باس۔ راٹھور اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے راٹھور کی آواز سنائی دی جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں اطلاع دی تھی۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور"..... رام چندر نے پوچھا۔

"باس۔ وہ بلاما پہاڑی کی طرف ہی جا رہے ہیں۔ اس وقت وہ بلاما

Admin @ www.hibuddiez.com

پہاڑی پر چڑھنا شروع کر رہے ہیں۔ اوور" .... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ انہیں چیک کرتے رہو۔ اوور اینڈ آل" رام چندر نے کہا اور بٹن آف کر کے اس نے ناب کو بائیں طرف گھمایا اور ایک بار پھر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ رام چندر کالنگ۔ اوور" رام چندر نے کہا۔

"یس باس۔ سورن رام بول رہا ہوں۔ اوور" دوسری طرف سے سورن رام کی آواز سنائی دی۔

"تمہیں جو حکم دیا گیا تھا اس کی کیا رپورٹ ہے۔ اوور" رام چندر نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو چکی ہے باس۔ اس غار میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی گئی ہے اور اندر جا کر میرے آدمیوں نے چیک بھی کر لیا ہے۔ وہاں مادام ریکھا، مادام کاشی اور ان کے ساتھ دس افراد موجود تھے جو سب کے سب اب بے ہوش ہو چکے ہیں۔ اوور" سورن رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم بلاما پہاڑی کو دیکھ سکتے ہو۔ اوور" ..... رام چندر نے پوچھا۔

"یس باس۔ بلاما پہاڑی ہماری رینج میں ہے۔ اوور" ... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"تو سنو۔ عمران اپنے تین ساتھیوں سمیت بلاما پہاڑی سے کنڈا

میں داخل ہو رہے ہیں کیونکہ یہاں سے ترام پہاڑی قریب ہے۔ تم بلاما پہاڑی کو مسلسل چیک کرتے رہو اور پھر ہم جیسے ہی تمہیں حکم دیں تم نے ایکشن لے لینا ہے۔ اوور" .. رام چندر نے کہا۔

"یس باس۔ اوور" .... دوسری طرف سے کہا گیا اور رام چندر نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"چیف۔ آگے ہمیں پیدل جانا ہوگا۔ آگے جیپ کا راستہ نہیں ہے" رام چندر نے ٹرانسمیٹر جیب میں رکھتے ہوئے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے چلو" شاگل نے کہا اور جیپ سے اتر آیا۔ عقبی سیٹ پر موجود دونوں مسلح افراد بھی نیچے اترے تو رام چندر نے جیپ ایک چٹان کی اوٹ میں اس طرح کھڑی کر دی کہ اوپر سے وہ دکھائی نہ دے سکے اور پھر وہ سب رام چندر کی رہنمائی میں پیدل ہی آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک پہاڑی پر چڑھے۔

"چیف۔ وہ سامنے بلاما پہاڑی ہے اور وہ دائیں ہاتھ پر بامولا پہاڑی ہے جس کی غار میں مادام ریکھا اپنے ساتھیوں سمیت بے ہوش پڑی ہوئی ہے اور چیف۔ وہ سامنے ترام پہاڑی ہے جس پر بیس کیمپ موجود ہے" ...... رام چندر نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا اور اشاروں سے تینوں پہاڑیاں دکھا دیں۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے اور تمہارے آدمی کہاں موجود ہیں"۔ شاگل نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"وہ ترام پہاڑی سے دائیں طرف" رام چندر نے ایک اا
پہاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ تم نے اچھا انتظام کیا ہے۔ گڈ شو۔ اب یہ لوگ کسی صورت بھی نہیں بچ سکتے"...... شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ ہم یہاں سے سب اطراف کو دیکھ سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے آپ کے لئے اس سپاٹ کو منتخب کیا ہے"۔ رام چندر نے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔ شاگل نے کہا اور پھر وہ سب چٹانوں کی اوٹ میں ہو کر اس طرح بیٹھ گئے کہ بلاما پہاڑی کی طرف سے انہیں دیکھا نہ جا سکے۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد سیٹی کی آواز سنائی دی تو رام چندر نے جلدی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ راٹھور کالنگ۔ اوور"...... راٹھور کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ رام چندر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... رام چندر نے کہا۔

"باس۔ عمران اور اس کے ساتھی پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ گئے ہیں۔ ان کے پاس نائٹ ٹیلی سکوپس بھی موجود ہیں اور وہ ان سے ترام پہاڑی اور ارد گرد کا جائزہ لے رہے ہیں۔ لیکن ان کے بیٹھنے کے انداز سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شاید کافی دیر تک وہاں بیٹھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا کوئی راستہ ہے کہ میرے آدمی ان کے عقب سے ان تک پہنچ سکیں۔ اوور"...... رام چندر نے کہا۔

"راستہ تو نہیں ہے باس۔ لیکن پہاڑی پر چڑھ کر پھر نیچے اتر کر اس پہاڑی تک پہنچا جا سکتا ہے جس پہاڑی پر یہ لوگ موجود ہیں اوور"۔ راٹھور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ تم انہیں چیک کرتے رہو۔ پھر جیسے ہی وہ حرکت میں آئیں تم نے فوراً مجھے رپورٹ دینی ہے۔ اوور"۔ رام چندر نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ لوگ وہاں بیٹھ کیوں گئے ہیں۔ کیا انہیں کوئی شک پڑ گیا ہے"۔ شاگل نے کہا۔

"ہو سکتا ہے یہ لوگ تھک گئے ہوں۔ وہ مسلسل چلتے رہے ہیں باس۔ اس لئے کچھ دیر آرام کرنے کے لئے رک گئے ہوں"...... رام چندر نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ انہیں کوئی شک پڑ گیا ہے اور اب وہ کوئی منصوبہ سوچ رہے ہوں گے"...... شاگل نے کہا۔

"وہ کچھ بھی سوچ لیں باس۔ لیکن اب وہ زندہ بچ کر نہیں جا سکتے"...... رام چندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ ترام پہاڑی پر چڑھیں گے کیسے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد شاگل نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ان کے پاس ایسی پہاڑیوں پر چڑھنے کا کوئی خصوصی سامان ہو۔ بہرحال جو کچھ بھی ہے کچھ دیر بعد سامنے آ جائے گا"...... رام چندر نے کہا۔

"جب تمہیں اطلاع مل گئی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی راٹھور

Admin @ www.hibuddiez.com

کی الیکٹرانک آئی کی رینج میں آ گئے ہیں تو تم اپنے آدمی دوسری طرف نہیں بھیج سکتے تھے پھر وہ کہاں بھاگ سکتے تھے" شاگل نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" چیف ۔ اس طرح یہ لوگ فرار ہو سکتے تھے جبکہ میں انہیں بہر صورت ہلاک کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ ان کی لاشیں پرائم منسٹر کے سامنے رکھ کر انہیں بتا سکیں کہ آپ ہی یہ کارنامہ سرانجام دے سکتے ہیں" رام چندر نے جواب دیا تو شاگل کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" گڈ ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو ۔ گڈ" شاگل نے کہا اور رام چند بے اختیار مسکرا دیا۔

عمران نائٹ ٹیلی سکوپ سے مسلسل تمام پہاڑی کا جائزہ لینے میں مصروف تھا کہ اچانک وہ چونک پڑا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ہمیں چیک کیا جا رہا ہے" عمران نے کہا تو اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

" چیک کیا جا رہا ہے ۔ کیسے" ..... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

" وہ دیکھو ۔ وہ سامنے پہاڑی پر میں نے کسی کو حرکت کرتے دیکھا ہے" ...... عمران نے ایک پہاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو صفدر نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگا کر اس پہاڑی کی طرف غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔

" اوہ ۔ ہاں ۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے ۔ وہ ایک چٹان کے پیچھے سے نکل کر دوسری چٹان کے پیچھے گیا ہے ۔ بالکل عمران صاحب وہاں مسلح افراد موجود ہیں" ...... صفدر نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں ہماری اس طرف سے آمد کا علم ہو گیا ہے۔ ورنہ یہ آف سائیڈ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ مادام ریکھا کے آدمی ہوں"۔ صفدر نے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کون ہیں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود صفدر کا بیگ اٹھایا اس کی زپ کھولی اور پھر اندر سے اس نے ٹرانسمیٹر نکالا جس پر باقاعدہ ڈائل بنا ہوا تھا۔ عمران نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ کالنگ۔ اوور"۔ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں۔ اوور"..... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے شاگل کی آواز سنائی دی مگر عمران جس کی نظریں ٹرانسمیٹر کے ڈائل پر جمی ہوئی تھیں بے اختیار مسکرا دیا۔

"صدر صاحب سے بات کریں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں شاگل بول رہا ہوں سر۔ اوور"...... شاگل کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مشن کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"سر مشن ابھی مکمل نہیں ہوا۔ لیکن شاید صبح تک مکمل ہو جائے۔ اوور"۔ شاگل نے جواب دیا۔

"یہ تم کیا گول مول اور مبہم سی بات کر رہے ہو۔ کیا یہی رپورٹ ہوتی ہے۔ اوور"۔ عمران کے لہجے میں غصہ تھا۔

"وہ۔ وہ سر۔ میں اس لئے تفصیل نہیں بتا رہا تھا سر کہ ٹرانسمیٹر کال کچھ بھی ہو سکتی ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہم نے ٹریس کر لیا ہے اور اب جلد ہی ہم انہیں کور کر لیں گے سر۔ اوور"۔ شاگل نے جواب دیا۔

"جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ مشن مکمل کرو۔ مادام ریکھا کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور"۔ عمران نے جان بوجھ کر پوچھا۔

"سر۔ اس کی ٹیم تو واپس چلی گئی ہے لیکن وہ خود اپنے دس ساتھیوں سمیت یہاں موجود ہے لیکن میری اس سے بات ہو چکی ہے۔ وہ مشن میں مداخلت نہیں کرے گی تاکہ ہم مشن کامیابی سے مکمل کر لیں سر۔ اوور"۔ شاگل نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"شاگل یہاں سے سو گز کے دائرے میں موجود ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ وہ بھی اس مخصوص ساخت کے ٹرانسمیٹر کی کارکردگی جانتے تھے۔ ڈائل نے واقعی دونوں ٹرانسمیٹرز کے درمیان سو گز کا فاصلہ ظاہر کیا تھا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ یہ آدمی ریکھا کے نہیں بلکہ شاگل کے ہیں جبکہ یہاں تو ریکھا کے آدمی موجود ہونے چاہئیں"۔ صفدر نے کہا۔

Admin@www.hibuddiez.com

"تم نے شاگل کی بات سنی نہیں کہ اس کی ریکھا سے بات ہو چکی ہے۔ وہ مشن میں مداخلت نہیں کرے گی۔ اس کا مطلب ہے کہ ریکھا اور اس کے آدمیوں کو شاگل نے یا تو گرفتار کر لیا ہے یا انہیں بے ہوش کر دیا گیا ہے۔ میں ریکھا کی نفسیات سے بھی واقف ہوں۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ یہاں موجود ہو اور شاگل سے اس انداز میں مفاہمت کر لے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جیسے ہی ہم اس پہاڑی سے دوسری طرف اترے ہم پر فائر کھول دیا جائے گا" صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہ بات یقینی ہے اور یہ بات بھی طے ہو گئی ہے کہ ہمارا یہ سفر یا ہماری موجودگی کا شاگل کو باقاعدہ علم ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے یا فوج نے کہیں اونچی جگہ پر الیکٹرونک آئی نصب کی ہوئی ہو اور چونکہ اس علاقے میں ہم صرف چار آدمی نقل و حرکت کر رہے ہیں اس لئے انہوں نے ہمیں چیک کر لیا ہے" عمران نے کہا تو صفدر اور دوسرے ساتھیوں کے چہروں پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔

"پھر تو ہم لامحالہ خطرے میں ہیں"..... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ جب تک ہم دوسری طرف نہیں اتریں گے شاگل کے آدمی فائر نہیں کھولیں گے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنے آدمی ہماری پشت پر موجود علاقے میں پھیلا رکھے ہوں تاکہ ہمیں عقب سے بھی کور کیا جا سکے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ انہیں یہاں تک

پہنچنے میں کئی گھنٹے بہرحال لگ جائیں گے" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہ نیچے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی جائے"۔ تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ کھلا پہاڑی علاقہ ہے۔ یہاں گیس اثر نہیں کرے گی" عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے۔ یہ بیس کیمپ تو ایک لاینحل سا مسئلہ بن گیا ہے" صفدر نے کہا۔

"اس قدر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے مخالف بھی بہرحال ذہن رکھتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ یہ سارا کام اس رام چندر کا ہے۔ شاگل تو تنویر کی طرح ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہے۔ اصل مسئلہ نیچے جانا نہیں ہے۔ اصل مسئلہ بیس کیمپ میں داخل ہونا اور وہاں سے صادق چکاری کو نکالنا اور اسے صحیح سلامت مشکبار پہنچانا ہے"۔.. عمران نے کہا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے"...... صفدر نے کہا۔

"اس الیکٹرونک آئی والا مسئلہ غلط ہو گیا ہے۔ اب ہم جس طرف بھی حرکت کریں گے اس کی رپورٹ شاگل تک یا اس کے آدمیوں تک پہنچ جائے گی"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میں تو کہتا ہوں کہ اسلحہ اٹھاؤ اور نیچے اتر جاؤ۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا"... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

Admin@www.hibuddiez.com

"نہیں۔ نجانے ان کی یہاں کتنی تعداد موجود ہو اور [illegible] موجود ہوں۔ میرا خیال ہے ہمیں واپس جانا چاہئے اور کسی اور طریقے سے براہ راست اس بیس کیمپ کے ہیلی پیڈ پر پہنچا جائے"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ صادق چکاری سے اگر انہوں نے سب کچھ پوچھ لیا تو وہ اسے ہلاک کر دیں گے۔ ابھی تو پرائم منسٹر کی وجہ سے ہمیں کچھ وقت مل گیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ کوئی پلان سوچیں۔ آخر یہ مشن کس طرح مکمل ہوگا"۔ صفدر نے کہا۔

"اگر ہمیں شاگل اور اس کے ساتھیوں کا محل وقوع معلوم ہو جائے تو ہم ان پر حملہ کر کے انہیں قابو میں کر سکتے ہیں اور پھر شاگل کی آواز میں اس کے سارے آدمیوں کو کور کیا جا سکتا ہے"۔ خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ تو قریب ہی موجود ہیں لیکن مسئلہ اس الیکٹرونک آئی کا ہے۔ بہرحال اب آخری صورت یہی رہ گئی ہے کہ ہم شاگل کو گرفتاری پیش کر دیں"...... عمران نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"وہ تو ہمیں دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دے گا"...... صفدر نے کہا۔

"اس کا بندوبست کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس کا فائدہ"...... صفدر نے کہا۔

"عمران صاحب نے واقعی درست سوچا ہے۔ ہم موجودہ پوزیشن میں چاروں طرف سے بلاک ہو چکے ہیں جبکہ شاگل کو گرفتاری دینے کے بعد ہم کسی بھی طرح جدوجہد کر کے انہیں قابو میں کر سکتے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"سوچ لیں۔ ایسا نہ ہو کہ الٹی آنتیں گلے پڑ جائیں"۔ صفدر نے کہا لیکن عمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ اس پر شاگل کی پرسنل فریکونسی پہلے ہی ایڈجسٹ تھی۔ اس لئے دوبارہ اسے ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ شاگل۔ اوور"...... عمران نے اس بار اصل آواز اور لہجے میں کال کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ شاگل بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد شاگل کی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"شاگل مجھے معلوم ہے کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت اس پہاڑی کی دوسری طرف موجود ہو اور ہمارے پاس ایسے ہتھیار موجود ہیں کہ ہم یہاں بیٹھے بیٹھے نہ صرف تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کر سکتے ہیں بلکہ ہم تمام پہاڑی کو بھی اڑا سکتے ہیں۔ اگر تمہیں جدید ترین سپر میگا ڈاناامیٹ میزائل کیپسول کے بارے میں علم ہو تو وہ ہمارے پاس موجود ہیں اور پہاڑی اس کی رینج میں ہے۔ لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ یہ سب کچھ کر لینے کے باوجود ہم اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس طرح صادق چکاری بھی ہلاک ہو جائے گا۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلا جاؤں اور

Admin @ www.hibuddiez.com

صادق چکاری کا خیال ذہن سے نکال دوں کیونکہ کوئی بھی آدمی کسی بھی خطے کی آزادی کی تحریک کے لئے ناگزیر نہیں ہوا کرتا۔ ایک صادق چکاری اگر ہلاک ہو گیا تو سینکڑوں صادق چکاری پیدا ہو جائیں گے۔اوور"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن تم نے مجھے کیوں کال کی ہے۔جو تم چاہتے ہو کرتے رہو۔ جو ہم سے ہو سکے گا ہم کرتے رہیں گے۔اوور"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"تو پھر تمہاری رائے یہی ہے کہ ہم تمام پہاڑی اڑا دیں تاکہ صادق چکاری کے ساتھ ساتھ تمہارا بیس کیمپ جس میں انتہائی زبردست ایٹمی تحقیقات ہو رہی ہیں تباہ ہو جائے۔او کے۔اگر تم یہی چاہتے ہو تو ایسے ہی سہی۔لیکن سوچ لو۔بعد میں جب کافرستان کے صدر کو معلوم ہو گا کہ تمہاری حماقت کی وجہ سے ایسا ہوا ہے تو پھر مجھ سے کوئی شکوہ نہ کرنا۔اوور"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو تم چاہتے کیا ہو۔کیا تمہارا مطلب ہے کہ میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو بینڈ باجوں کے ساتھ چھوڑ کر آؤں۔اوور"۔ شاگل نے بری طرح جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔اب اتنی بات تو میں بھی جانتا ہوں کہ تم اتنے وسیع القلب نہیں ہو سکتے۔میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ تم ہماری واپسی میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کرو گے۔اب جواب ہاں یا ناں میں دو۔اگر تم نے ہاں میں جواب دیا تو بات آگے بڑھے گی ورنہ میں تمام پہاڑی اڑا دوں گا اور اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا۔اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا

تو دوسری طرف سے کچھ دیر خاموشی طاری رہی۔

"ہیلو عمران سنو۔اگر تم واقعی واپسی میں سنجیدہ ہو تو پھر تم اپنے ساتھیوں سمیت اپنے آپ کو ہمارے سامنے سرنڈر کر دو۔میرا وعدہ کہ تمہیں صحیح سلامت پاکیشیا پہنچا دیا جائے گا۔اوور"۔ شاگل نے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ شاگل نے یہ بات کسی سے مشورہ کر کے کہی ہے۔

"لیکن اس کی کیا ضمانت ہے کہ تم ہمیں گرفتار کر کے گولیوں سے نہ اڑا دو گے۔اوور"۔ عمران نے کہا۔

"میں تمہیں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں۔اوور"۔۔۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"او کے۔پھر سنو۔میرے تین ساتھی تمہارے پاس آ رہے ہیں جبکہ میں یہاں پہاڑی کو نشانہ بنائے اس وقت تک موجود رہوں گا جب تک میرے تینوں ساتھی مجھے تمہارے رویہ کی رپورٹ نہیں دے دیتے۔اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔بھیج دو انہیں۔اوور"۔۔۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"تم کہاں موجود ہو۔اپنی پوزیشن بتاؤ اور سنو۔اگر تم نے اپنے وہ آدمی جو سامنے پہاڑی پر موجود ہیں کو بلایا یا انہیں کوئی حکم دیا تو پلک جھپکنے میں تمام پہاڑی صفحہ ہستی سے غائب ہو جائے گی۔اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔جیسے تم کہہ رہے ہو۔ویسے ہی ہو گا۔تم جہاں موجود ہو اس سے دائیں ہاتھ پر جو چھوٹی پہاڑی ہے میں اس کی دوسری

Admin @ www.hibuddiez.com

طرف نیچے وادی میں موجود ہوں۔اوور" شاگل نے کہا۔

"تمہارے ساتھ کتنے آدمی ہیں۔اوور" عمران نے پوچھا۔

"میرے ساتھ میرا نائب رام چندر اور دو مسلح محافظ ہیں اوور" شاگل نے جواب دیا۔

"پھر ٹھیک ہے۔پھر واقعی تم جو کچھ کہہ رہے ہو۔مجھے یقین ہے کہ تم اس پر عمل کرو گے۔میرے ساتھی ہنستے آئیں گے تاکہ تم ان پر حملے کا الزام لگا کر انہیں ہلاک نہ کر سکو اور مجھے یقین ہے کہ تم کافرستان کے لئے نقصان کا باعث نہیں بنو گے۔اوور" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔جیسے تم کہو گے ویسے ہی ہوگا۔اوور" شاگل نے کہا۔اس کے لہجے میں مسرت کی جھلکی نمایاں تھی اور عمران اس مسرت کی وجہ سمجھتا تھا کہ وہ زندگی میں پہلی بار پاکیشیا سیکرٹ سروس کو گرفتار کرنے کا تصور کر کے ہی خوش ہو رہا تھا۔

"اوکے۔اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب باقی کام تم نے کرنا ہے۔لیکن خیال رکھنا کہ شاگل کو ہلاک نہیں ہونا چاہئے اور نہ ہی وہاں فائرنگ ہونی چاہئے۔اسلحہ بھی ساتھ نہ لے جاؤ ورنہ وہ احمق واقعی فائر کھول دے گا۔جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔آپ نے واقعی انتہا درجے کی ذہانت سے کام لیا ہے"...... صفدر نے کہا اور پھر وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔انہوں نے جیبوں میں موجود اسلحہ نکال کر وہیں رکھ دیا اور اس کے بعد وہ تیزی سے دائیں طرف کو بڑھنے لگے۔

اپنے ہاتھ سروں پر رکھ لو تاکہ وہ پوری طرح مطمئن ہو جائے"۔

عمران نے کہا تو ان تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر دائیں طرف سے وہ نیچے اتر کر اس پہاڑی پر چڑھنے لگے جس کی دوسری طرف شاگل موجود تھا۔چوٹی پر پہنچ کر انہوں نے اپنے ہاتھ سروں پر رکھ لئے اور پھر وہ پہاڑی سے دوسری طرف اترتے ہوئے عمران کی نظروں سے غائب ہو گئے اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ بظاہر اس نے اپنے تینوں ساتھیوں کو صریحاً اور یقینی موت کے حوالے کر دیا تھا۔کیونکہ شاگل کے کسی وعدے کا کوئی اعتبار نہ تھا لیکن جس بند گلی میں وہ پھنس کر رہ گئے تھے اس سے نکلنے کا اور کوئی طریقہ ہی باقی نہ رہا تھا اور اسے معلوم تھا کہ اس کے ساتھی بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہیں اور پھر شاگل کے ذہن میں تمام پہاڑی کی تباہی کا خدشہ بہرحال موجود تھا اس لئے عمران کسی حد تک مطمئن تھا۔

Admin @ www.hibluddiez.com

شاگل نے ٹرانسمیٹر آف کیا تو اس کا چہرہ اندھیرے میں بھی جگمگانے لگا تھا۔

"یہ ہوئی ناں بات۔ اب میں انہیں پاکیشیا کی بجائے قبر میں پہنچاؤں گا"...... شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ یہ ہمارے لئے کوئی ٹریپ نہ ہو"۔ ساتھ کھڑے رام چندر نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو احمق آدمی۔ یہ ہمارے لئے کیسے ٹریپ ہو سکتا ہے۔ وہ ہمارے پاس بغیر کسی اسلحے کے آرہے ہیں اور وہ اپنی شکست تسلیم کر کے آرہے ہیں۔ اس میں کیا ٹریپ ہو سکتا ہے"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ یہ سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ اس لئے ہمیں ان پر اعتماد نہیں کرنا چاہئے"...... رام چندر نے کہا۔

"تو میں کب اعتماد کر رہا ہوں۔ ایک بار وہ عمران ہاتھ تو آجائے۔ پھر دیکھنا کہ میں اس کا کیا حشر کرتا ہوں"...... شاگل نے کہا۔

"ان کے یہاں پہنچنے سے پہلے ہمیں اپنے چند آدمیوں کو سائیڈ پر بٹھا دینا چاہئے"...... رام چندر نے کہا۔

"ہمارے پاس دو مسلح آدمی موجود ہیں جبکہ میرے پاس اور تمہارے پاس بھی اسلحہ ہے اور وہ نہتے ہوں گے۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ عمران غلط بیانی نہیں کرتا"...... شاگل نے کہا تو رام چندر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں اوپر پہاڑی سے تین آدمی سروں پر ہاتھ رکھے نیچے اترتے ہوئے نظر آنے لگ گئے۔

"دیکھا تم نے۔ وہ سروں پر ہاتھ رکھے آرہے ہیں اور سنو۔ اب تم نے پہلے ان کی تلاشی لینی ہے اور اس وقت تک کوئی حرکت نہیں کرنی جب تک یہ عمران یہاں نہ آجائے"...... شاگل نے کہا۔

"یس چیف"...... رام چندر نے جواب دیا لیکن اس کے چہرے پر تشویش اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کی نظریں ان تینوں پر جمی ہوئی تھیں۔ اسی لمحے اس کی جیب میں سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ راٹھور کالنگ۔ اوور"...... راٹھور کی آواز سنائی دی۔

"یس رام چندر بول رہا ہوں۔ اوور"...... رام چندر نے کہا۔

"باس۔ عمران اور اس کے ساتھیوں میں سے تین افراد سائیڈ پر جا کر پہاڑی سے نیچے اتر رہے ہیں۔ انہوں نے سروں پر ہاتھ رکھے ہوئے

Admin @ www.hibuddiez.com

ہیں اور باس۔ انہوں نے جیبوں سے اسلحہ وغیرہ نکال کر وہیں رکھ دیا تھا اور پہلے جو بیگ ان کی پشت پر لدے ہوئے تھے وہ بھی وہ وہیں رکھ کر آرہے ہیں جبکہ ایک آدمی وہیں موجود ہے۔ اوور" راٹھور نے کہا۔

"جو وہاں رہ گیا ہے اس کا نام عمران ہے۔ تم اسے نظر میں رکھنا۔ ہماری اس سے بات ہوئی ہے۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت سرنڈر کر رہا ہے۔ لیکن تم نے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے۔ اوور اینڈ آل" رام چندر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ تینوں نیچے اتر کر ان کی طرف بڑھنے لگے۔

"خبردار۔ وہیں رک جاؤ۔ پہلے میرا آدمی تم تینوں کی تلاشی لے گا" شاگل نے جو ایک چٹان کے پیچھے اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا چیختے ہوئے کہا۔

"بے شک لے لو تلاشی۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے"۔ ایک آواز سنائی دی۔

"جاؤ رام چندر۔ ان کی تلاشی لو۔ تم زیادہ بہتر انداز میں تلاشی لے سکتے ہو۔ ہو سکتا ہے انہوں نے کسی جیب میں اسلحہ رکھا ہوا ہو"۔ شاگل نے رام چندر سے کہا تو رام چندر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور چٹان کے پیچھے سے نکل کر تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگا۔ پھر وہ ان کی پشت پر پہنچ گیا اور اس نے واقعی انتہائی مہارت سے باری باری ان تینوں کی مکمل اور ماہرانہ انداز میں تلاشی لینی شروع کر دی۔ شاگل کی نظریں ان

پر جمی ہوئی تھیں۔

"یہ کلیئر ہیں چیف" رام چندر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اب تم آسکتے ہو اور بے شک ہاتھ بھی نیچے کر لو اور رام چندر۔ تم ان کے پیچھے رہو گے اور پوری طرح ہوشیار رہنا" شاگل نے مطمئن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے پیچھے موجود دو مسلح افراد بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ شاگل کی تیز نظریں آنے والے تینوں پر جمی ہوئی تھیں۔

"تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے" شاگل نے کہا۔

"ہاں۔ ہم میک اپ میں ہیں لیکن آپ ہمیں ہمارے قدوقامت سے پہچان سکتے ہیں۔ آخر بے شمار بار ہمارا اور آپ کا ٹکراؤ ہو چکا ہے" ایک آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا" شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا کیونکہ قدوقامت سے بہرحال وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہی آدمی ہیں۔

"میرا نام صفدر ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں تنویر اور کیپٹن شکیل" آنے والے نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے کیا سوچ کر سرنڈر کیا ہے۔ کس منصوبے کے تحت۔ تم لوگوں نے آج تک تو پہلے کبھی اس طرح سرنڈر نہیں کیا" شاگل نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

اس بار ہم بند گلی میں پھنس گئے ہیں۔ اب دو راستے تھے۔ ایک تو یہ کہ ہم یہاں سے واپس چلے جائیں اور صادق چکاری کو اس کے حال پر چھوڑ دیں۔ دوسرا راستہ یہ کہ ہم اس سالم ترام پہاڑی کو ہی اڑا دیں اور عمران صاحب نے واپسی کا فیصلہ کیا ہے" صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ تم مجھے شاید احمق سمجھتے ہو۔ لیکن میں احمق نہیں ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ اگر عمران کے پاس ایسا اسلحہ ہوتا کہ جس سے وہ اتنی بڑی پہاڑی تباہ کر سکتا تو یقیناً وہ ایسا کر گزرتا۔ اس طرح اسے دو فائدے ہوتے۔ ایک تو یہ کہ کافرستان کو بے پناہ نقصان پہنچ سکتا اور دوسرا یہ کہ وہ صادق چکاری بھی ہلاک ہو جاتا۔ اس طرح جو کچھ تم صادق چکاری سے معلوم کرنا چاہتے ہیں وہ معلوم نہ کر سکتے۔ تم چونکہ چاروں طرف سے پھنس چکے تھے اس لئے تم نے یہ گیم کھیلی ہے کہ یہاں اگر تم مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دو اور پھر عمران میری آواز میں باقی آدمیوں کو بلا کر ہلاک کر دے اور اس کے بعد تم لوگ اطمینان سے بیس کیمپ میں داخل ہو جاؤ۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں" شاگل نے کہا تو صفدر کے ساتھ ساتھ ان تینوں کے پیچھے کھڑے ہوئے رام چندر کے چہرے پر بھی شاگل نے حیرت کے نمایاں تاثرات دیکھے۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے مسٹر شاگل۔ یہاں پاور ایجنسی کی مادام ریکھا اور اس کے مسلح ساتھی بھی موجود ہیں اور ان کی موجودگی میں ظاہر ہے اگر ہم یہ پلان بناتے تو یہ ہماری حماقت ہوتی" صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ریکھا اور اس کے ساتھی تو بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اس سے وہ تمہارے لئے کیا خطرہ بن سکتے ہیں" شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم کیا چاہتے ہو۔ کیا ہم واپس چلے جائیں یا ترام پہاڑی واقعی اڑا دی جائے" صفدر نے اس بار قدرے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم یہاں سرنڈر کرنے آئے ہو۔ اس لئے تمہارے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈالی جائیں گی اور پھر عمران کو تم نے یہاں بلانا ہے۔ اگر واقعی تم سرنڈر کر دیا تو میرا وعدہ کہ تمہیں بحفاظت پاکیشیا پہنچا دیا جائے گا" شاگل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جب ہم نے سرنڈر ہی کرنا ہے تو پھر جو تم چاہو وہی ہوگا" صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اپنے ہاتھ عقب میں کر لو" شاگل نے کہا تو صفدر نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے عقب میں کر لئے۔ اس کے ہاتھ پیچھے کرتے ہی اس کے دونوں ساتھیوں نے بھی اپنے اپنے ہاتھ پیچھے کر لئے۔

"رام چندر۔ ان تینوں کے ہاتھوں میں کلپ ہتھکڑیاں ڈال دو" شاگل نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یس چیف" ان کے پیچھے کھڑے رام چندر نے کہا اور پھر اس نے اپنی بیلٹ سے لٹکی ہوئی کلپ ہتھکڑیاں اتار کر ایک ایک کر کے ان تینوں کے ہاتھوں میں ڈال دیں تو شاگل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے دل میں واقعی مسرت کا طوفان سا امڈ آیا تھا کیونکہ یہ واقعی اس کی زندگی کا پہلا واقعہ تھا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈالنے میں کامیاب ہوا تھا۔ لیکن اس نے اپنی اس مسرت کو بڑی مشکل سے دبا لیا کیونکہ ابھی عمران کا مرحلہ باقی تھا اور شاگل کے نقطہ نظر سے یہ سب سے کٹھن مرحلہ تھا کہ اس شیطان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کر وہ اسے بے بس کر سکے اور پھر شاید اس کی زندگی کی سب سے بڑی حسرت بھی تھی۔ اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا۔

"عمران کی فریکونسی کیا ہے" شاگل نے صفدر سے پوچھا۔

"اس کی موجودہ سپیشل فریکونسی ہی بتائی جا سکتی ہے" صفدر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فریکونسی بتا دی۔

"موجودہ اور سپیشل کا کیا مطلب۔ کیا یہ اس کی ذاتی فریکونسی نہیں ہے" شاگل نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں۔ اس کے پاس جو خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر ہے وہ سپیشل ساخت کا ہے جس پر ہنگامی طور پر کوئی بھی فریکونسی ایڈجسٹ کی جا سکتی ہے"..... صفدر نے کہا اور شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر صفدر کی بتائی ہوئی فریکونسی ٹرانسمیٹر پر ایڈجسٹ کرنی شروع کر

دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ شاگل کالنگ۔ اوور" شاگل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور" عمران کی آواز ٹرانسمیٹر سے سنائی دی۔

"تمہارے تینوں ساتھی یہاں پہنچ گئے ہیں اور انہوں نے سرنڈر کر دیا ہے اور یہ بھی سن لو کہ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں یہ تمہاری کوئی چال نہ ہو۔ اس لئے میں نے ان تینوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈلوا دی ہیں اور یہ سب کچھ زبردستی نہیں ہوا بلکہ تمہارے ساتھیوں نے ایسا اپنی مرضی سے کیا ہے۔ اوور" شاگل نے کہا۔

"میری بات میرے ساتھیوں سے کراؤ۔ اوور"..... دوسری طرف سے عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو شاگل نے ٹرانسمیٹر صفدر کے منہ کے قریب کیا اور بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ صفدر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ شاگل اور اس کے ساتھیوں کا رویہ درست ہے۔ شاگل صاحب نے خدشہ ظاہر کیا تھا کہ یہ کوئی ہماری چال ہے اس لئے ہم نے ان کی تسلی کے لئے ہتھکڑیاں پہننا گوارا کر لی ہیں۔ اوور"..... صفدر نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ جب سرنڈر کر ہی دیا تو پھر نخرہ کیا کرنا۔ میں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

رام چندر۔ ان تینوں کو ادھر چٹان کے ساتھ کھڑا کر دو ہم نے اب اس عمران کا استقبال کرنا ہے اور وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ اس لئے ہم سب اس وقت تک پوری طرح ہوشیار رہیں گے جب تک وہ مکمل طور پر اپنے آپ کو ہمارے سامنے سرنڈر نہ کر دے ۔ شاگل نے کہا۔

یس چیف رام چندر نے کہا اور پھر رام چندر نے صفدر اور اس کے ساتھیوں کو ایک طرف چٹان کے ساتھ کھڑا کر دیا۔ ان تینوں کی پشت چٹان کی طرف تھی۔ جبکہ شاگل ایک طرف کھڑا تھا۔ اس کے ساتھ دو مسلح آدمی تھے اور رام چندر دوسری طرف موجود تھا۔ رام چندر بھی خالی ہاتھ تھا۔ اسی لمحے رام چندر کی جیب سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے جلدی سے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

ہیلو ہیلو۔ سورن رام بول رہا ہوں۔ اوور ایک آواز سنائی دی۔

یس۔ رام چندر اٹنڈنگ یو۔ اوور رام چندر نے کہا۔

باس۔ پہلے تین آدمی سروں پر ہاتھ رکھے نیچے اترے لیکن چونکہ آپ کی طرف سے کوئی کاشن نہ ملا تھا اس لئے ہم خاموش رہے۔ اب ایک اور آدمی نیچے اترنے والا ہے لیکن اس کے ہاتھ سر پر نہیں ہیں بلکہ اس نے دونوں ہاتھوں میں سیاہ رنگ کے بیگ پکڑے ہوئے ہیں اور ایک بیگ اس کے کاندھے سے بھی لٹک رہا ہے۔ اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے۔ اوور دوسری طرف سے کہا گیا۔

سنو سورن رام۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں لیکن انہوں نے اپنے آپ کو چیف کے سامنے سرنڈر کر دیا ہے۔ اس لئے اب تم نے اس وقت تک کوئی ایکشن نہیں لینا۔ جب تک واضح طور پر تمہیں کوئی حکم نہ دیا جائے۔ اوور اینڈ آل رام چندر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن آف کر دیا لیکن بٹن آف کرتے ہی ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز سنائی دی تو رام چندر نے دوبارہ بٹن آن کر دیا۔

ہیلو۔ راٹھور کالنگ۔ اوور ایک اور آواز سنائی دی۔

یس۔ رام چندر اٹنڈنگ یو۔ اوور رام چندر نے کہا۔

باس۔ سیڑھی پر موجود آخری آدمی بیگ اٹھائے اسی راستے سے نیچے آنے والا ہے جس راستے سے پہلے تین آدمی اترے تھے۔ اوور راٹھور نے کہا۔

ہاں۔ مجھے معلوم ہے سنو۔ اب انہوں نے چیف کے سامنے اپنے آپ کو سرنڈر کر دیا ہے اس لئے اب کسی چیکنگ کی ضرورت نہیں رہی۔ تم چیکنگ آف کر دو۔ اوور اینڈ آل رام چندر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔ اب دور سے عمران نیچے اترتا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے واقعی ایک بیگ کاندھے سے لٹکایا ہوا تھا جبکہ دو بیگ اس نے دونوں ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے تھے۔ گلے میں نائٹ ٹیلی سکوپ

Admin @ www.hibuddiez.com

لٹکائی ہوئی تھی۔

شاگل بڑی مسرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ یہ وہی عمران تھا جسے ہلاک کرنا یا گرفتار کرنا یا کم از کم شکست دینا شاگل کی زندگی کی سب سے بڑی حسرت تھی اور یہی عمران اب اس کے سامنے سر نذر کرنے آ رہا تھا۔ جیسے جیسے عمران آگے بڑھ رہا تھا شاگل کا دل بلیوں اچھلنے لگا تھا۔

"مسٹر شاگل۔ مجھے یقین ہے کہ تم اپنے وعدے کا پاس کرو گے"۔ اچانک صفدر کی آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا مطلب۔ اچانک کھڑے کھڑے تمہیں یہ بات کیسے یاد آ گئی"۔ شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے ساتھ کھڑے ہوئے دونوں آدمیوں نے مشین گنیں عمران کی طرف اٹھائی ہوئی ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ عمران واقعی یہی سمجھے گا کہ میری نیت میں کھوٹ ہے"۔ شاگل نے چونک کر کہا اور مڑ کر اس نے اپنے دونوں مسلح ساتھیوں کو مشین گنیں کندھوں سے لٹکا لینے کا حکم دیا تو ان دونوں نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنیں کاندھوں سے لٹکا لیں۔

"مسٹر رام چندر۔ تم بھی جیب سے ہاتھ باہر نکال لو۔ ہمیں معلوم ہے کہ تمہاری جیب میں اسلحہ موجود ہے"۔ ... اس بار صفدر نے رام چندر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاتھ باہر نکال لو رام چندر اور کوئی ایسی حرکت نہ کرنا جس سے عمران کو کسی قسم کا شک پڑ سکے۔ جب وہ خود سر نذر کرنے کے لئے آ رہا ہے تو پھر اس کی نگرانی کی ضرورت باقی نہیں رہتی"۔ شاگل نے غصیلے لہجے میں رام چندر سے کہا۔

"یس چیف"۔ رام چندر نے کہا اور ہاتھ جیب سے باہر نکال لیا۔ اب عمران کافی نیچے اتر چکا تھا۔

"رک جاؤ اور اپنا سامان وہیں رکھ دو عمران۔ پہلے میرا آدمی تمہاری جامہ تلاشی لے گا"۔ شاگل نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بے حد شکریہ۔ میں تو خود ان بیگوں کو اٹھاتے اٹھاتے بری طرح تھک گیا ہوں۔ مجھے تو یوں لگ رہا تھا جیسے میں پرائمری سکول کا طالب علم ہوں اور بستے اٹھائے ہوئے ہوں۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ آج کل پرائمری سکول کے بچوں کے بستے اتنے بھاری ہو چکے ہیں کہ انہیں اٹھا کر سکول جاتے اور آتے ہوئے بیچاروں کی حالت تباہ ہو جاتی ہے"۔ عمران نے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے بیگز نیچے رکھ کر کاندھے سے لٹکا ہوا بیگ بھی اتار کر نیچے رکھتے ہوئے کہا۔

"رام چندر۔ اس کے عقب میں جاؤ اور پوری احتیاط سے تلاشی لینا"۔ شاگل نے رام چندر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف"...... رام چندر نے کہا اور پھر وہ واقعی بڑے محتاط انداز میں چکر کاٹ کر عمران کے عقب میں پہنچا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

ا ے پشت پر تو کوئی جیب نہیں ہے۔ اس نے سامنے اور عمران نے کہا اور دوسرے لمحے رام چندر چیختا ہوا گھوم کر عمران کے سامنے آگیا۔ اسی لمحے شاگل نے بھی ایک لمحے کے لئے دیکھا کہ عمران کے تینوں ساتھی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اس کے اور اس کے ساتھیوں کی طرف آئے اور پھر اس سے پہلے کہ شاگل کچھ سمجھتا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ ہوا میں اڑتا جا رہا ہے۔ اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور پھر جیسے ہی اس کا جسم نیچے کی طرف آیا اس کے سینے پر زور دار ضرب پڑی اور شاگل کے ذہن پر جیسے یکلخت اندھیرا سا چھا گیا۔ مکمل اندھیرا اور اس کا ذہن جیسے اس اندھیرے میں ڈوب سا گیا: و۔

صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل نے چٹان کی طرف اپنی پشت ہوتے ہی انگلیوں کی مدد سے ٹپ ہتھکڑیاں کھول لی تھیں اور اب انہوں نے انہیں ہاتھوں میں ہی سنبھال رکھا تھا۔ صفدر نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران اوپر سے نیچے اترتا دکھائی دے رہا تھا۔ اب صفدر کے لئے دو مسئلے تھے۔ ایک تو شاگل کے دونوں محافظ جنہوں نے مشین گنیں ہاتھوں میں اٹھائی ہوئی تھیں اور ان مشین گنوں کا رخ عمران کی طرف تھا اور وہ بے حد چوکنا نظر آ رہے تھے۔ چونکہ شاگل اور اس کے مسلح محافظ ان سے تھوڑے فاصلے پر تھے اس لئے صفدر سمجھتا تھا کہ حملہ کے وقت یہ تربیت یافتہ محافظ ان پر فائر بھی کھول سکتے ہیں اور نہ صرف اس فائرنگ کی آوازیں ان پہاڑیوں میں گونج اٹھیں گی بلکہ وہ خود یا اس کا کوئی ساتھی زخمی یا ہلاک بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ رام چندر کا ایک ہاتھ بھی اس کی

Admin @ www.hibuddiez.com

جیب میں تھا اور جیب کا ابھار بتا رہا تھا کہ اس جیب میں ریوالور موجود ہے اور صفدر نے اس لئے لپنے اور اپنے ساتھیوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈلوادی تھیں کہ ایک تو اسے علم تھا کہ وہ اور اس کے ساتھی جب چاہیں آسانی سے یہ ہتھکڑیاں کھول سکتے ہیں۔ دوسرا جب وہ نیچے پہنچے تھے تو شاگل اور اس کے ساتھیوں کی پوزیشن ایسی تھی کہ وہ ان پر حملہ کر کے بغیر ہتھیاروں کے انہیں اس طرح کور نہ کر سکتے تھے کہ وہ کور بھی ہو جائیں اور فائرنگ بھی نہ ہو۔ اس لئے صفدر نے موقع ملنے کے لئے ہتھکڑیاں پہن لینے پر آمادگی ظاہر کر دی تھی۔ اب عمران نیچے آتا دکھائی دے رہا تھا جبکہ اس دوران رام چندر نے ٹرانسمیٹر پر دو کالیں وصول کی تھیں۔ ایک شاید ان کے آدمی کی طرف سے تھی جبکہ دوسری یقیناً اس چیکنگ آئی کے ذریعے انہیں چیک کرنے والے کی تھی اور رام چندر ان دونوں کو ہدایت کر چکا تھا۔ اس لئے صفدر کو اب ان دونوں کی طرف سے کوئی خطرہ نہ تھا پھر صفدر نے شاگل کو کہہ کر اس کے مسلح ساتھیوں کی مشین گنیں ان کے کاندھوں سے لٹکوا دیں اور رام چندر کا ہاتھ بھی اس کی جیب سے نکلوا دیا۔ اس لئے اب وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ عمران کے یہاں پہنچتے ہی وہ ایکشن مکمل کر لیں گے۔ اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور آنکھیں جھپکا کر انہیں آئی کوڈ میں ان تک پیغام پہنچا دیا کہ وہ ایکشن کے لئے پوری طرح تیار رہیں۔ پھر عمران نے وہاں پہنچ کر بیگ نیچے رکھے تو شاگل نے رام چندر کو عمران کی تلاشی لینے کے لئے بھیج دیا اور صفدر کے اعصاب تن سے

گئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اب ایکشن کا وقت آگیا ہے۔ اسی لمحے عمران نے مخصوص انداز میں سر جھٹکا اور یہ تینوں اس کا ایکشن میں آنے کا مخصوص اشارہ سمجھ کر ایکشن کے لئے پوری طرح تیار ہو گئے۔ اب انہوں نے شاگل اور اس کے دو ساتھیوں کو کور کرنا تھا کیونکہ رام چندر کو عمران آسانی سے خود ہی کور کر سکتا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ عمران نے اچانک ذرا سا گھوم کر رام چندر کو بازو سے پکڑا اور اچھال کر اسے اپنے سامنے کر لیا۔ اسی لمحے صفدر اور اس کے ساتھیوں نے شاگل اور اس کے دونوں ساتھیوں کی طرف چھلانگیں لگا دیں پھر صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے شاگل کو اٹھا کر ہوا میں اچھالا اور پھر جیسے ہی اس کا جسم نیچے آیا۔ صفدر نے مخصوص انداز میں اس کے سینے پر تھپکی دی اور شاگل چیختا ہوا پلٹ کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا جبکہ اس دوران اس نے دیکھ لیا تھا کہ تنویر اور کیپٹن شکیل نے مسلح محافظوں کی گردنیں انہیں مخصوص انداز میں اچھال کر نیچے پھینکتے ہوئے توڑ دی تھیں۔ رام چندر کا بھی یہی حال ہوا تھا۔ عمران نے ایک لمحے میں اس کی گردن توڑ دی تھی۔ یہ سب کچھ واقعی چند لمحوں میں ہو گیا اور سچوئیشن بدل دی گئی تھی۔ اب وہاں تین لاشیں موجود تھیں اور شاگل بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"گڈ شو"...... عمران نے کہا اور اطمینان سے آگے بڑھ آیا۔

"عمران صاحب۔ رام چندر نے ہی ٹرانسمیٹر کالیں وصول کی تھیں"۔ صفدر نے کہا۔

Admin@www.hibuddiez.com

"کیا کہا گیا تھا ان میں"۔ عمران نے چونک کر پوچھا تو صفدر نے کالوں کو دوہرا دیا۔

"یہ تو اچھا ہوا۔ اب ہم اس الیکٹرونک آئی سے تو بچ گئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ شاگل نے بتایا ہے کہ ریکھا اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کر دیا گیا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ویری گڈ۔ پھر تو یکلخت معاملات ہماری فیور میں ہوتے جا رہے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے عمران صاحب۔ آپ کا یہ اقدام میرے نزدیک بے حد رسکی تھا لیکن آپ واقعی شاگل کی نفسیات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس سے آپ کی پلاننگ کامیاب ہو گئی ہے اور کم از کم اب ہم اس بند گلی سے تو نکل آئے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ابھی تو بند گلی کے صرف چوکیدار تک پہنچے ہیں اور ابھی اس بند گلی کا بند دروازہ کھولنا باقی ہے۔ پہلے تم اس شاگل کے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈال دو اور پھر اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے اس کے آدمیوں کی فریکونسی معلوم کر کے انہیں کور کیا جا سکے"۔ عمران نے کہا تو صفدر جس نے اپنی اتاری ہوئی ہتھکڑی کو جیب میں ڈال لیا تھا۔ جیب سے ہتھکڑی نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے بے ہوش پڑے ہوئے شاگل کو منہ کے بل کر کے اس کے دونوں بازو عقب میں کئے اور پھر ان میں ہتھکڑی ڈال دی۔

"اب اسے اٹھا کر کسی چٹان کے سہارے بٹھا دو اور پھر اسے ہوش میں لے آؤ اور تنویر اور کیپٹن شکیل۔ تم دونوں اسلحہ لے کر دونوں اطراف میں رہو اور چیک کرو ایسا نہ ہو کہ اچانک کوئی آ جائے"۔ عمران نے صفدر کے ساتھ ساتھ تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور وہ دونوں مشین گنیں اٹھا کر مخالف سائیڈوں میں چلے گئے جبکہ صفدر نے بے ہوش شاگل کو اٹھا کر ایک چٹان کے ساتھ اس طرح بٹھا دیا کہ اس کے دونوں اطراف میں بھی چٹانیں تھیں۔ اس طرح وہ پھنس گیا تھا اور اسے سہارا دے کر بٹھائے رکھنے کی ضرورت نہ رہی تھی۔ پھر صفدر نے اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ گیا۔

"وہ ٹرانسمیٹر جس پر رام چندر نے کالیں وصول کی تھیں وہ کہاں ہے"۔ عمران نے صفدر سے پوچھا۔

"وہ تو اس رام چندر کی جیب میں ہے"۔ ... صفدر نے کہا۔

"وہ لے آؤ"۔ عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا مڑا اور ایک طرف پڑی ہوئی رام چندر کی لاش کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے شاگل نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی اور پھر جیسے ہی اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دونوں اطراف میں پھنسے ہوئے اور

Admin @ www.hibuddiez.com

ہاتھ عقب میں بندھے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا۔ اس کے منہ سے مسلسل کراہیں نکل رہی تھیں۔ ظاہر ہے وہ سینے پر چوٹ کھا کر بے ہوش ہوا تھا اس لئے ہوش میں آنے کے بعد سینے میں تکلیف تو بہرحال موجود تھی۔

"تم کراہ کیوں رہے ہو۔ کیا زیادہ تکلیف محسوس ہو رہی ہے۔" عمران نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا تو شاگل نے بے اختیار سامنے کھڑے ہوئے عمران پر نظریں جما دیں۔ اس کا چہرہ یکلخت غصے کی شدت سے تمتما سا اٹھا۔

"تم۔ تم کمینے۔ گھٹیا آدمی۔ تم نے بدعہدی کی۔ میں نے تم پر اعتماد کیا لیکن تم نے" شاگل نے یکلخت غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"اس طرح چیخنے سے واقعی سینے کی تکلیف ختم ہو جائے گی۔ ویسے تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ بدعہدی تم نے کی کہ میرے تینوں آدمیوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈال دیں۔ تمہارا کیا خیال تھا کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کر خود بچ جاؤ گے" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ تو مجھے تم پر شک تھا اس لئے۔ لیکن میں نے تمہارے ساتھیوں کو ہلاک تو نہیں کیا تھا حالانکہ میں چاہتا تو ایک لمحے میں انہیں ڈھیر کر سکتا تھا"..... شاگل نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ تمہاری غلط فہمی ہے شاگل۔ یہ تو تین تھے اگر ان میں سے

ایک بھی ہوتا تو وہ تم چاروں کے لئے کافی تھا۔ بہرحال تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کر ایسا بدترین جرم کیا ہے جس کی سزا موت کے علاوہ اور کوئی ہو ہی نہیں سکتی اور تمہارا نائب رام چندر اور تمہارے دونوں مسلح ساتھیوں کو اس کی سزا دی بھی جا چکی ہے۔ اب تم رہ گئے ہو۔ تمہیں اس لئے فوری طور پر ہلاک نہیں کیا گیا کیونکہ میں چاہتا تھا کہ تمہیں ہوش میں لا کر تمہیں تمہارے جرم سے آگاہ کر دیا جائے۔ اس کے بعد تمہیں موت کی سزا دی جائے" عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"کیا۔ کیا۔ تم مجھے ہلاک کر دو گے" شاگل کو شاید پہلی بار عمران کے لہجے کی سرد مہری سے اندازہ ہوا تھا کہ عمران واقعی ایسا کر سکتا ہے۔

"ہاں۔ میں نے آج تک تمہیں اس لئے چھوڑ دیا تھا کہ تم ہمارے خلاف کام کرتے ہوئے اپنے ملک کی طرف سے اپنا فرض نبھاتے تھے اور تم سیکرٹ سروس کے چیف بھی ہو لیکن اب تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی توہین کر کے پورے پاکیشیا کی توہین کی ہے اور اس کی سزا موت ہے"..... عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد ہو گیا تھا۔

"اور تم نے جو میرے آدمی مار دیئے ہیں اور میرے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دی ہیں۔ کیا یہ کافرستان کی توہین نہیں ہے اور کافرستان پاکیشیا سے بہرحال بڑا ملک ہے"..... شاگل نے یکلخت کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

Admin@www.hibuddiez.com

"او کے - بہرحال تم نے یہ جواز پیش کر کے اپنی زندگی تو بچا لی ہے لیکن تمہیں اس توہین کا بدلہ دینا ہو گا جو تم نے اپنے آدمیوں کے سامنے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کر کی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے ساتھی یہاں قریب ہی ایک پہاڑی پر موجود ہیں جن کے لیڈر کا نام سورن رام ہے۔ میں نے انہیں حرکت کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ اس لئے ہمیں تمہارے پاس آنا پڑا۔ اب تم اس سورن رام کی فریکونسی بتا دو تاکہ میں اسے بتا سکوں کہ ان کا چیف شاگل ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈلوائے ان کے پاس پہنچ رہا ہے۔ اس طرح تمہارے آدمی تمہارے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں دیکھ لیں گے اور توہین کا بدلہ بھی اتر جائے گا" عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو شاگل کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی ابھر آئی اور اس نے جلدی سے فریکونسی بتا دی۔ عمران اس کی آنکھوں میں ابھرنے والی چمک دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ شاگل کیا سوچ رہا ہے اور اس نے کیوں اس قدر جلد فریکونسی بتا دی ہے۔ شاگل نے سوچا تھا کہ سورن رام کو جب عمران کال کرے گا تو لامحالہ وہ سمجھ جائے گا کہ میں اس کی قید میں ہوں اور پھر وہ اپنے آدمیوں سمیت یہاں پہنچ جائے گا۔

"صفدر - شاگل کا ٹرانسمیٹر اس کی جیب میں ہو گا۔ وہ نکال کر مجھے دو" عمران نے کہا تو صفدر نے ہاتھ میں پکڑا ہوا باکس نما ٹرانسمیٹر جو اس نے رام چندر کی جیب سے نکالا تھا۔ عمران کے ہاتھوں میں دے دیا اور خود وہ شاگل کی طرف بڑھ گیا۔ عمران غور سے اس مخصوص ... لگا۔ ابھی وہ اسے دیکھ ہی رہا تھا کہ ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

"اوہ - اس کا منہ بند کرو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ سورن رام کی کال ہو" - عمران نے کہا اور تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا جبکہ صفدر نے جو جھک کر شاگل کی جیب سے ٹرانسمیٹر نکال رہا تھا۔ اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے بند کر دیا۔

"ہیلو ہیلو سورن رام کالنگ - اوور" ایک آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یس شاگل اٹنڈنگ یو - اوور" عمران نے شاگل کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ چیف آپ - میں سمجھا باس بات کرے گا۔ میں نے اس لئے کال کی ہے چیف کہ اشوک نے دوربین کی مدد سے آپ کی پہاڑی پر ایک اجنبی کو مشین گن تھامے ایک چٹان کی اوٹ میں جاتے ہوئے چیک کیا ہے۔ اس کا خیال تھا کہ معاملات گڑبڑ ہو گئے ہوں گو میں نے اسے بہت سمجھایا کہ جہاں چیف اور باس دونوں موجود ہوں وہاں کیا گڑبڑ ہو سکتی ہے لیکن وہ نہیں مان رہا تھا اس لئے مجھے مجبوراً کال کرنی پڑی - اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہیں پہلے رام چندر نے بتایا نہیں تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ معاملات طے ہو گئے ہیں پھر کیسا خطرہ نانسنس - کیا اس اشوک کا خیال ہے کہ میں احمق ہوں نانسنس - اوور" - عمران

Admin @ www.hibuddiez.com

نے شاگل کے انداز میں ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری چیف۔ اوور" سورن رام کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"سنو۔ اب تم ایسا کرو کہ اپنے تمام ساتھیوں کو ساتھ لے کر ترام پہاڑی کے دامن میں پہنچ جاؤ۔ ہم وہیں آ رہے ہیں۔ اوور" عمران نے کہا۔

"یس چیف۔ اوور" دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا تو صفدر اپنا ہاتھ شاگل کے منہ سے ہٹا کر پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر شاگل کی جیب سے نہ نکالا تھا۔ ظاہر ہے کہ اب اس کی ضرورت نہ رہی تھی۔

"تم نے میرے ساتھیوں کو ترام پہاڑی کے دامن میں کیوں بلوایا ہے" شاگل نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"تاکہ تمہیں وہاں اس حالت میں بھجوا کر ہم تمہارا تماشہ دیکھ سکیں۔ بتاؤ کتنی تعداد ہے تمہارے ساتھیوں کی۔ دس ہیں کہ بارہ"۔ عمران نے کہا۔

"پینتیس آدمی ہیں"..... شاگل نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"صفدر۔ اس کا خیال رکھنا۔ میں آ رہا ہوں"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے اس طرف بڑھ گیا جدھر تنویر گیا تھا اسے معلوم تھا کہ شاگل کے آدمیوں نے تنویر کو ہی چیک کیا ہوگا کیونکہ تنویر ایسے معاملات

میں زیادہ محتاط رہنے کا عادی نہیں تھا اور پھر اس نے تنویر کو ایک چٹان کی اوٹ میں کھڑے دیکھ لیا۔

"تنویر" عمران نے کہا تو تنویر گھوم کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"تمہیں اس چٹان کی اوٹ میں ہوتے ہوئے شاگل کے آدمیوں نے چیک کر لیا ہے۔ انہوں نے کال کی تھی لیکن میں نے شاگل کی آواز میں انہیں تسلی دے دی ہے اور ساتھ ہی کہہ دیا ہے کہ وہ تمام لوگ ترام پہاڑی کے دامن میں پہنچ جائیں۔ شاگل ان کی تعداد پینتیس بتاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کچھ کم یا زیادہ ہو لیکن بہرحال پچاس سے زیادہ نہیں ہوں گے اور تمہارے بیگ میں بلیو ریز گن موجود ہے وہ لے لو اور کیپٹن شکیل کو ساتھ لے کر اس طرح ترام پہاڑی کی طرف جاؤ کہ وہ لوگ تمہیں چیک نہ کر سکیں۔ جب یہ سب وہاں پہنچ جائیں تو ان سب پر بلیو ریز گن سے فائر کر دو۔ میں اس دوران شاگل سے ریکھا اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلوم کر لوں گا تاکہ انہیں بھی کور کر لیا جائے۔ اس کے بعد ہم اطمینان سے اس بیس کیمپ میں داخل ہونے کا کوئی پلان بنا سکیں"..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ یہ کام واقعی اس کے مطلب کا تھا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

صادق چکاری کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کا ذہن ماؤف سا رہا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا ذہن صاف ہوتا چلا گیا۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا تو اس نے اپنے آپ کو ویسے ہی زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھا لیکن ساتھ ہی ایک طرف پڑی ہوئی بڑی سی مشین کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ وہ اس مشین کو پہچانتا تھا۔ یہ لاشعور کی چیکنگ کرنے والی مشین تھی۔

"اوہ۔ کہیں انہوں نے اس مشین کے ذریعے مجھ سے سب کچھ معلوم تو نہیں کر لیا"۔ صادق چکاری نے چونک کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن اسی لمحے چٹان ایک طرف ہٹی اور یکے بعد دیگرے تین آدمی اندر داخل ہوئے۔

"تمہیں ہوش آ گیا۔ ویسے تم واقعی صادق چکاری ہو۔ جیسا تمہارے متعلق سنا تھا تم ویسے ہی ثابت ہوئے ہو"۔ سب سے

آگے آنے والے نے مسکرا کر کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو وہ دونوں اس مشین کی طرف بڑھ گئے۔

"کیا مطلب۔ میں تمہاری بات سمجھا نہیں۔ ویسے تم مجھے کیسے جانتے ہو"۔ صادق چکاری نے کہا۔

"تمہاری ذہانت کے قصے پوری کافرستانی فوج میں پھیلے ہوئے ہیں اور تم نے اپنی ذہانت سے اس جدید ترین مشین کو بھی ناکام کر دیا ہے۔ کرنل پرشاد کا خیال تھا کہ وہ اس جدید ترین مشین سے تمہارے ذہن سے سب کچھ ریکارڈ کر لے گا لیکن تم نے اپنے ذہن کو مکمل بلینک کر کے مشین کو بے بس کر دیا"۔ اس آدمی نے کہا جبکہ اس کے دونوں ساتھی اس مشین کو دھکیلتے ہوئے اس خلا کی طرف لے جا رہے تھے جس خلا سے وہ اندر داخل ہوئے تھے۔

"تمہارا کیا نام ہے"۔ صادق چکاری نے اس سے پوچھا۔

"میرا نام راما نند ہے کیپٹن راما نند۔ میں یہاں کی مشینری کا انچارج ہوں"۔ اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم مجھے ان زنجیروں سے آزاد کر کے کسی کرسی پر بٹھا دو بے شک کرسی سے مجھے جکڑ دو تاکہ میرے پاؤں اور ٹانگوں کو تو کچھ آرام مل جائے ورنہ اس حالت میں تو میرے جسم کا ریشہ ریشہ دکھنے لگا ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس تکلیف کی وجہ سے ہی میں ختم ہو جاؤں"۔ صادق چکاری نے کہا۔

"تم نے دراصل فرار ہونے کی کوشش کر کے اپنا اعتماد ختم کر دیا

Admin@www.hibuddiez.com

ہے۔ ویسے ایک بات ہے تم نے ریفریجریٹر کے بلب کے ساکٹ کے اندر سکہ رکھ کر ایسی ذہانت سے کام لیا ہے کہ ہم یقیناً تمہاری ذہانت کی داد دینے پر مجبور ہو گئے تھے۔ تم نے پورے بیس کیمپ کا نظام پلٹ کر رکھ دیا تھا" کیپٹن راما نند نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تم سے کہہ رہا ہوں کہ مجھے کرسی پر جکڑ دو لیکن کم از کم ان زنجیروں سے آزادی دلا دو" صادق چکاری نے کہا۔

"ایک شرط پر ایسا ہو سکتا ہے کہ تم وعدہ کرو کہ اب تم فرار ہونے کی کوشش نہیں کرو گے" کیپٹن راما نند نے کہا۔

"جب میں جکڑا ہوا ہوں گا تو کیسے فرار ہو جاؤں گا۔ ویسے میرا وعدہ کیونکہ میں نے چیک کر لیا ہے کہ یہاں سے فرار ہونا ناممکن ہے۔ صادق چکاری نے کہا۔

"او کے۔ میں اس کا بندوبست کرتا ہوں" کیپٹن راما نند نے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا اور اس کے باہر جاتے ہی خلا پر ہو گیا اور صادق چکاری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کی نظریں دیوار میں نصب اس ساکٹ پر جمی ہوئی تھیں جس میں اس مشین کا تار منسلک کیا گیا تھا۔ اس کا ذہن فوری طور پر نئی منصوبہ بندی کرنے میں مصروف تھا لیکن پھر اچانک اسے چھت سے کھٹاک کھٹاک کی یکے بعد دیگرے دو آوازیں سنائی دیں اور اس نے چونک کر چھت کی طرف دیکھا۔ دوسرے لمحے چھت میں کھلے ہوئے دو خانوں میں سے سرچ لائٹس نما بتیاں باہر نکلیں اور پھر گھوم کر اس انداز میں

ایڈجسٹ ہو گئیں کہ ان لائٹوں کا رخ دیوار کے ساتھ زنجیروں میں جکڑے ہوئے صادق چکاری کی طرف ہی تھا اور پھر بیک وقت دونوں جل اٹھیں اور سرخ اور نیلگوں تیز روشنی کے دو دھارے مل کر اس کے جسم پر پڑنے لگے اور صادق چکاری کو یکلخت یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پورے جسم سے کسی نے یکلخت تمام توانائی نچوڑ لی ہو۔ اس کا جسم تیزی سے ڈھلکتا چلا گیا۔ وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ سمجھ رہا تھا لیکن اس کا جسم جیسے مفلوج ہو کر رہ گیا تھا۔ سرچ لائٹس صرف چند لمحوں کے لئے روشن ہوئی تھیں اور وہ پھر بند ہو کر واپس خانوں میں چلی گئیں اور کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی دونوں خانے بند ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہی سنگی خلا دوبارہ پیدا ہوا اور کیپٹن راما نند اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے دو آدمی تھے جن میں سے ایک نے ایک لوہے کی کرسی اٹھائی ہوئی تھی۔

"اسے دیوار کے ساتھ لگا کر رکھ دو"...... کیپٹن راما نند نے اپنے آدمیوں سے کہا تو کرسی دیوار کے ساتھ لگا کر رکھ دی گئی۔

"اب اسے زنجیروں سے آزاد کر کے کرسی پر بٹھا کر اس کے دونوں بازو اور دونوں ٹانگیں راڈز میں جکڑ دو"...... کیپٹن راما نند نے کہا تو دونوں آدمی صادق چکاری کی طرف بڑھے اور پھر اسے زنجیروں سے آزاد کر کے اس لوہے کی کرسی پر بٹھا دیا گیا اور اس کے دونوں بازو کرسی کے راڈز میں جکڑ دیئے گئے۔ اسی طرح اس کی دونوں ٹانگیں بھی جکڑ دی گئیں پھر کیپٹن راما نند نے جیب سے ایک شیشی نکالی اور صادق

Admin @ www.Iibuddiez.com

چکاری کے قریب پہنچ کر اس نے شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی کا دہانہ صادق چکاری کی ناک سے لگا دیا۔ صادق چکاری کو یوں محسوس ہوا جیسے شیشی میں سے قوت اور توانائی کسی گیس کی صورت میں نکل کر اس کے جسم میں داخل ہوتی چلی جا رہی ہو۔ چند لمحوں بعد کیپٹن راما نند نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

"اب تم ٹھیک ہو چکے ہو صادق چکاری۔ میں نے تمہاری فرمائش پر بڑی مشکل سے کرنل پرشاد سے اجازت حاصل کی ہے۔ بہرحال اب تم پہلے کی نسبت زیادہ آسانی سے رہو گے لیکن ایک بات بتا دوں کہ یہ کمرہ مسلسل سکرین پر چیک کیا جاتا رہے گا اور تمہاری ایک ایک حرکت اور تمہارے منہ سے نکلنے والی آواز سب چیک ہوتی رہیں گی اور تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ تم کسی قسم کی غلط حرکت نہ کرنا" کیپٹن راما نند نے کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد اس کے دونوں ساتھی بھی باہر چلے گئے اور دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا۔ صادق چکاری نے بولنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کی زبان کافی موٹی ہو گئی تھی۔ اس لئے وہ باوجود کوشش کے بول نہ سکا تھا لیکن کچھ دیر بعد اس کی زبان خود بخود درست حالت میں آتی چلی گئی۔

"شکریہ کیپٹن راما نند۔ بہرحال پہلے سے کافی آسانی ہو گئی ہے"۔ صادق چکاری نے اونچی آواز میں کہا لیکن جب اسے اس بات کا کافی دیر

تک کوئی جواب نہ ملا تو وہ سمجھ گیا کہ کیپٹن راما نند نے اسے دانستہ تنبیہہ کرنے کے لئے ہی ایسا کہا ہے کہ اسے چیک کیا جا رہا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ لازماً صادق چکاری کی بات کا جواب دیتا۔ صادق چکاری نے یہ تو دیکھ لیا تھا کہ اس کے بازو اور ٹانگیں راڈز میں جکڑتے ہوئے کیپٹن راما نند کے ساتھ آنے والوں نے کرسی کے عقبی پائے کی سائیڈ پر لگے ہوئے دو بٹن یکے بعد دیگرے پریس کئے تھے لیکن یہ بٹن پائے سے کافی نیچے تھے اور چونکہ صادق چکاری کے دونوں بازو اور دونوں ٹانگیں جکڑی ہوئی تھیں اس لئے وہ کسی طرح بھی ان بٹنوں کو پریس نہ کر سکتا تھا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا اور پھر ایک سائیڈ پر دیوار میں موجود الماری کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ یہ الماری دیوار سے کافی باہر کو نکلی ہوئی تھی۔ اس کا کنارہ باریک تھا یہ تقریباً فرش سے اتنی ہی بلند تھی جتنے پائے پر لگے ہوئے بٹن۔ صادق چکاری پیروں کے بل اٹھا تو کرسی بھی ساتھ ہی اٹھی لیکن چونکہ صادق چکاری چل نہ سکتا تھا اس لئے وہ مینڈک کی طرح اچھلنے لگا۔ اس طرح اچھلتے اچھلتے بہرحال وہ الماری کی سائیڈ پر پہنچ گیا تو اس نے کرسی اس انداز میں فرش پر رکھ دی کہ الماری کا کنارہ پائے پر موجود ان دونوں بٹنوں تک پہنچ جائے اور پھر جیسے ہی وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہوا۔ اس نے اپنے جسم کو پیچھے کی طرف جھٹکا دیا۔ دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے بازو اور ٹانگیں دونوں راڈز سے آزاد ہو گئیں۔ راڈز کرسی کے اندر غائب ہو چکے تھے۔ الماری کے کنارے کا دباؤ

Admin @ www.hibuddiez.com

بٹنوں پر پڑنے کی وجہ سے وہ دب گئے تھے اور اس کے ساتھ ہی صادق چکاری اٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن صرف کرسی سے رہائی تو اس کا مسئلہ نہ تھا۔ اسے تو اس بیس کیمپ سے باہر نکلنا تھا۔ اس لئے اس نے الماری کھولی تو یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں چمک اٹھیں کہ الماری کے خانوں میں مختلف قسم کا اسلحہ بھرا ہوا تھا۔ اس نے ایک مشین گن اٹھائی۔ اس کا میگزین نکال کر اس میں فٹ کیا اور پھر مشین گن اس نے کاندھے سے لٹکالی۔ اس کے بعد اس نے ایک انتہائی طاقتور ہینڈ گرینڈ ٹائپ بم اٹھایا اور اس کی پن کھینچ کر اس نے یہ بم اس جگہ مارا جہاں دروازہ تھا۔ دوسرے لمحے ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور دروازے والا حصہ ٹوٹ کر دوسری طرف راہداری میں بکھر گیا۔ صادق چکاری نے بجلی کی سی تیزی سے مشین گن کاندھے سے اتاری اور اچھل کر بم کے دھماکے سے ہونے والے خلا میں سے گزر کر وہ راہداری میں پہنچا اور پھر وہ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا نیچے اترتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ سب سے آخر میں پانی کا تالاب ہے اور وہاں ایک دروازہ بھی ہے جسے سیلڈ کر دیا گیا ہے لیکن اسے یقین تھا کہ وہ اس دروازے کو توڑ لے گا۔ اس نے دو انتہائی طاقتور بم اپنی جیبوں میں ڈال لئے تھے اور پھر وہ بے تحاشا دوڑتا ہوا آخر کار اسی جگہ پہنچ گیا۔ جہاں جا کر راہداری ختم ہو گئی تھی البتہ اسے ایک سائیڈ پر کھلا ہوا دروازہ نظر آیا تو وہ تیزی سے اندر داخل ہوا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے وہاں دو افراد کو پانی کے تالاب میں نہاتے ہوئے دیکھا۔ اس سے پہلے کہ وہ

دونوں اسے دیکھ کر چونکتے۔ صادق چکاری نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور وہ دونوں بے اختیار چیختے ہوئے پانی کے اندر ہی جا گرے۔ صادق چکاری نے تیزی سے مڑ کر دروازہ بند کیا اور پھر اس کا میکنزم مشین گن کی مدد سے تباہ کر دیا تاکہ اسے باہر سے نہ کھولا جا سکے اور پھر وہ سائیڈ سے ہوتا ہوا آگے بڑھا۔ اسے دیوار میں موجود سیلڈ دروازہ نظر آگیا تھا۔ اس نے جیب سے انتہائی طاقتور بم نکالا اور اس کی پن کھینچ کر اس نے پوری قوت سے بازو گھما کر بم اس دروازے پر مار دیا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا لیکن دروازہ ویسے کا ویسا ہی موجود تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس پر بم فائر ہی نہ ہوا ہو۔ صادق چکاری نے دوسرا بم بھی مار دیا لیکن جب دھواں چھٹا تو اس کے ہونٹ یہ دیکھ کر بے اختیار بھینچ گئے کہ دروازے پر دوسرے بم کا بھی رتی برابر اثر نہ ہوا تھا۔ اسی لمحے اسے چھت سے کھٹاک کی آواز سنائی دی تو صادق چکاری نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا رخ چھت کی طرف کیا اور دوسرے لمحے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ مشین گن سے نکلنے والی گولیاں سیدھی چھت میں کھلنے والے خانے کے اندر جا کر لگیں اور پھر دھماکے سے پرزے نیچے گرنے لگے۔ جب صادق چکاری کو احساس ہوا کہ اب چھت میں موجود سسٹم جس سے پہلے اسے بے ہوش کیا گیا تھا۔ ختم ہو گیا ہے تو اس نے ٹریگر سے انگلی ہٹالی۔

" لیکن اب کیا کیا جائے۔ دروازہ تو ناقابل شکست ثابت ہوا ہے"۔ صادق چکاری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ابھی وہ بڑبڑا ہی رہا تھا

Admin @ www.hipuddiez.com

کہ اچانک چھت سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"صادق چکاری۔ تم نے اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اب تمہیں موت سے کوئی نہیں بچا سکتا" یہ آواز کرنل پرشاد کی تھی۔

"مجھے موت سے مت ڈراؤ کرنل پرشاد۔ مسلمان موت سے نہیں ڈرا کرتا اور یہ بھی سن لو کہ موت زندگی تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے" صادق چکاری نے چیختے ہوئے جواب دیا لیکن دوسرے لمحے جب چھت میں سے اچانک گاڑھے سفید رنگ کا دھواں نکل کر ہر طرف پھیلنے لگا تو صادق چکاری نے جلدی سے سانس روک لیا لیکن کب تک۔ تھوڑی دیر بعد اس کا سینہ پھٹنے لگا تھا اور پھر چند لمحوں بعد ہی اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا اور اس کے ذہن میں آخری احساس اپنی موت کا ہی ابھرا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب واقعی کرنل پرشاد اسے کسی صورت بھی زندہ نہ چھوڑے گا لیکن اس کے ذہن میں سکون اور اطمینان کی ایک لہر موجود تھی کہ وہ جدوجہد کرتا ہوا مارا گیا ہے۔

عمران ترام پہاڑی کے دامن میں اس جگہ کھڑا تھا جہاں پہلے سے موجود دروازے کو بند کیا گیا تھا۔ سرخ رنگ کی موٹی سی لکیر اسے چاروں طرف سے نظر آ رہی تھی۔

"اسے بم سے اڑانا ہوگا" عمران نے کہا اور ساتھ کھڑے ہوئے صفدر کی طرف مڑ گیا۔

"تمہارے بیگ میں سپیشل میگناسٹ ڈائنامیٹ موجود ہے۔ وہ نکالو"..... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنی پشت پر لدے ہوئے بیگ کو نیچے اتارا ہی تھا کہ یکلخت اس پہاڑی کی اندرونی طرف سے ہلکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی اور عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔ گو آواز ہلکی تھی لیکن صاف محسوس ہو رہا تھا کہ اندر انتہائی طاقت کا بم مارا گیا ہے۔ اسی لمحے دوسرا دھماکہ ہوا اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ دروازہ ویسے ہی بند تھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اس کا مطلب ہے کہ اندر سے کچھ ہو رہا ہے۔ کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آئی"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں موجود شاگل کا ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور تیزی سے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل کالنگ۔ اوور"۔۔۔ عمران نے شاگل کے لہجے اور انداز میں چیخ چیخ کر بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کرنل پرشاد کالنگ۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد کرنل پرشاد کی آواز سنائی دی۔ لیکن اس کا لہجہ سنتے ہی عمران کو اندازہ ہو گیا کہ کرنل پرشاد بے حد پریشان ہے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے کرنل۔ میں اس وقت ترام پہاڑی کے دامن میں موجود ہوں اور مجھے اندر سے بم دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔ کون یہ دھماکے کر رہا ہے اور کیوں۔ اوور"۔ عمران نے شاگل کے انداز میں حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں جناب۔ یہاں خصوصی لیبارٹری میں کام ہوتا رہتا ہے۔ یہ دھماکے ایک تجربے کے تحت ہو رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا لیکن عمران سمجھ گیا تھا کہ کرنل پرشاد بات کو چھپا گیا ہے۔

"صفدر۔ ڈائنامیٹ نکالو۔ جلدی کرو"...... عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد صفدر نے سپیشل میگنا سٹ ڈائنامیٹ اس دروازے کے تقریباً درمیان میں ٹیپ کے ساتھ چپکایا اور اسے آن کر کے وہ سب انتہائی تیزی سے پیچھے ہٹ کر چٹانوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ دوسرے لمحے ایک کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور ہر طرف دھواں سا چھا گیا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو عمران نے دیکھا کہ جہاں پہلے دروازہ تھا اب وہاں خلا سا بن گیا تھا۔ وہ تیزی سے چٹان کی اوٹ سے نکل کر دوڑتا ہوا اس خلا کی طرف بڑھا اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔ عمران نے قریب جا کر اس خلا سے دوسری طرف جھانکا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس کے درمیان میں پانی کا بڑا سا تالاب تھا۔ اس تالاب کے اندر دو لاشیں تیر رہی تھیں جبکہ ایک طرف ایک آدمی زمین پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ صادق چکاری ہے"۔ عمران نے ایک طرف پڑے ہوئے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے اس خلا سے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے اس کے تینوں ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ عمران سیدھا اس ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے آدمی کی طرف بڑھا۔ اس نے بے چینی سے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ زندہ ہے۔ اٹھاؤ اسے اور باہر لے جاؤ۔ اٹھاؤ"۔ عمران نے کہا لیکن اسی لمحے چھت سے یکلخت گاڑھے سفید رنگ کا دھواں سا نکلنے لگا۔

"سانس روک لو۔ جلدی کرو"۔ عمران نے چیخ کر کہا اور اس

Admin @ www.hibuddiez.com

کے ساتھ ہی اس نے نہ صرف سانس روک لیا بلکہ خود ہی جھک کر اس نے صادق چکاری کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور سانس روکے روکے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اس خلا کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں سے وہ اندر داخل ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد وہ سب اس خلا سے باہر آ چکے تھے۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے باہر آ گئے تھے اور باہر آ کر انہوں نے سانس لینے شروع کر دیئے تھے۔ اب اس خلا سے دھواں باہر نکلتا نظر آ رہا تھا لیکن ظاہر ہے باہر کھلی جگہ پر اس کا اثر ان پر نہیں ہو سکتا تھا۔

"تنویر۔ اسے اٹھاؤ اور اس غار میں لے چلو۔ جہاں ریکھا، کاشی اور شاگل بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ جلدی کرو" عمران نے کاندھے پر لدے ہوئے صادق چکاری کو تنویر کے کاندھے پر منتقل کرتے ہوئے کہا۔

"آپ خود کیا کرنا چاہتے ہیں" صفدر نے کہا۔

"میں اس بیس کیمپ کا بھی خاتمہ کرنا چاہتا ہوں" عمران نے کہا اور صفدر کے ہاتھ میں پکڑا ہوا بیگ اس نے جھپٹا اور پھر اسے کھول کر اس میں سے اس نے ایک لمبی گردن والی شیشی نکالی اور بیگ وہیں رکھ کر وہ اس خلا کی طرف بڑھ گیا جہاں سے اب دھواں نکلنا بند ہو گیا تھا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے رک کر اندر جھانکا اور پھر سانس روک کر وہ ایک بار پھر اس خلا میں داخل ہو گیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور پھر شیشی میں موجود محلول اس نے پانی کے تالاب میں انڈیل دیا۔ اس کے بعد خالی شیشی لئے وہ اسی رفتار سے

واپس پلٹا اور تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر اس خلا سے باہر آ گیا باہر صفدر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ نے پانی میں زہر ملا دیا ہے" صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں ایسی گھٹیا حرکت کیسے کر سکتا تھا۔ میں نے پانی میں ایک ایسا کیمیکل ملا دیا ہے جو انسانوں کے لئے تو مضر صحت نہیں ہے لیکن یہ پانی جب مشینری میں سے گزرے گا تو مشینری مکمل طور پر ناکارہ ہو جائے گی" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ تو بے ہوشی دور کرنے والا محلول تھا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس مخصوص کیمیکل کا یہ اثر بھی ہے کہ مشینری کو ناکارہ کر دیتا ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ مشینری کی سپیڈ میں یکلخت اضافہ کر دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ جل کر راکھ ہو جاتی ہے" عمران نے جواب دیا اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس غار کے دہانے تک پہنچ گئے جہاں ریکھا، کاشی اور شاگل تینوں بے ہوش پڑے ہوئے تھے جبکہ ریکھا کے سب ساتھی ہلاک کر دیئے گئے تھے۔

"اب یہاں سے واپسی کس طرح ہو گی" صفدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ شاگل والے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن

کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ کالنگ۔ اوور"۔ ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ شاگل اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔ عمران نے شاگل کے لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ کیا تم واقعی شاگل بول رہے ہو۔ اوور"۔ دوسری طرف سے صدر کافرستان کی بھاری اور باوقار سی آواز سنائی دی اور عمران ان کے فقرے پر بے اختیار چونک پڑا۔

"یس سر۔ میں شاگل بول رہا ہوں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم شاگل نہیں بلکہ عمران بول رہے ہو اور مجھے یہ رپورٹ مل چکی ہے کہ تم نے بیس کیمپ کے تالاب والے کمرے میں داخل ہو کر وہاں سے بے ہوش صادق چکاری کو بھی باہر نکال لیا ہے۔ مجھے کرنل پرشاد نے تفصیلی رپورٹ دے دی ہے۔ میں نے یہ کال اس لئے کی ہے کہ میں تم سے پوچھ سکوں کہ شاگل کہاں ہے۔ زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے انتہائی تلخ لہجے میں کہا گیا۔

"آخر آپ اس بات پر کیوں مصر ہیں جناب کہ میں شاگل نہیں ہوں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"اس لئے کہ کرنل پرشاد نے تمہیں اندر داخل ہو کر صادق چکاری کو باہر لے جاتے دیکھا ہے اور اب شاگل کی فریکونسی پر تم بول رہے

Admin@www.hibuddiez.com
[illegible] نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ اب مزید ڈرامہ کرنا بے کار ہے۔ میں عمران بول رہا ہوں اور نہ صرف شاگل بلکہ پاور ایجنسی کی مادام ریکھا اور اس کی نائب کاشی تینوں ہی ہمارے قبضے میں ہیں اور ہم نے صادق چکاری کو بھی زندہ باہر نکال لیا ہے اور اب ہم اس تمام پہاڑی کے اندر موجود بیس کیمپ اور اس لیبارٹری کو تباہ کرنے والے ہیں۔ اوور"۔ عمران نے اس بار اپنی اصل آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے صادق چکاری کو تو بیس کیمپ سے باہر نکال لیا ہے لیکن اب تم اسے زندہ واپس نہ لے جا سکو گے اور نہ خود زندہ واپس جا سکو گے۔ اوور"۔ صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ میرا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو میری زندگی اور موت سے کوئی فرق نہیں پڑے گا البتہ کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف اور پاور ایجنسی کی مادام ریکھا کی موت سے آپ کے ملک کو فرق پڑ جائے گا۔ اوور"۔ عمران نے کہا لیکن دوسری طرف سے کچھ کہے بغیر رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"جلدی کرو۔ انہیں اٹھاؤ۔ ہم نے فوری طور پر کنڈور علاقے سے نکلنا ہے۔ جلدی کرو"...... عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہی چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی تیزی سے غار کے اندرونی طرف بڑھ گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد صفدر، صادق چکاری کو کاندھے پر اٹھائے جبکہ کیپٹن

Admin @ www.hibuddiez.com

تشکیل شاگل کو اور تنویر ریکھا کو اٹھائے باہر آیا۔

"کیا ضرورت ہے انہیں اٹھانے کی۔ انہیں گولی کیوں نہ مار دی جائے"۔ تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ انہیں اٹھا کر چلنا تو کافی مشکل ہوگا۔ انہیں ہوش میں لے آؤ۔ جب تک شاگل اور ریکھا ہمارے ساتھ ہوں گے۔ یہ لوگ ہم پر براہ راست ہاتھ نہ ڈال سکیں گے"۔ عمران نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ان تینوں کو نیچے زمین پر لٹا دیا۔

"صفدر۔ تم اندر سے کاشی کو بھی اٹھا لاؤ"۔ عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا۔

"کیپٹن شکیل۔ تمہارے بیگ میں ایک نیلے رنگ کی شیشی ہے۔ وہ نکال کر مجھے دو"۔ عمران نے کیپٹن شکیل سے کہا اور کیپٹن شکیل نے اپنی پشت پر بندھا ہوا بیگ اتارنا شروع کر دیا۔ اسی لمحے صفدر کاشی کو اٹھائے باہر آگیا اور پھر اس نے اسے بھی اس کے ساتھیوں کے ساتھ لٹایا ہی تھا کہ اچانک سائیں کی آواز کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا اور کوئی چیز عمران اور اس کے ساتھیوں کے بالکل قریب آکر پھٹی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے یکلخت اٹھا کر کسی معمولی سی گیند کی طرح اوپر اچھال دیا۔ اس کے کانوں میں اس کے ساتھیوں کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں لیکن یہی آخری احساس تھا اس کے بعد اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

کرنل پرشاد ایک قد آدم مشین کے سامنے سٹول پر بیٹھا ہوا تھا۔ مشین پر بے شمار چھوٹے بڑے بلب جل بجھ رہے تھے اور ڈائلوں پر سوئیاں حرکت کر رہی تھیں۔ کرنل پرشاد ایک ناب کو مسلسل گھمائے چلا جا رہا تھا کہ اچانک مشین میں سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو کرنل پرشاد نے چونک کر ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ون۔ ون کالنگ۔ اوور"۔ بٹن آن ہوتے ہی مشین کی ایک سائیڈ سے صدر کافرستان کی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ کرنل پرشاد بول رہا ہوں۔ اوور"۔ کرنل پرشاد نے ایک اور بٹن دباتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل پرشاد۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ عمران وہاں اپنے ساتھیوں سمیت موجود ہے۔ اس کے ساتھ شاگل اور مادام ریکھا بھی ہیں اور صادق چکاری بھی۔ اب تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ اوور"۔ صدر

Admin @ www.hibuddiez.com

نے تیز لہجے میں کہا۔

"میرے پاس ایک ایسا حربہ موجود ہے جس سے میں انہیں کیمپ سے باہر بھی یقینی طور پر ہلاک یا بے ہوش کر سکتا ہوں۔ میں صرف آپ سے یہ حکم حاصل کرنا چاہتا تھا کہ ان لوگوں میں خاص طور پر صادق چکاری کے بارے میں کیا حکم ہے۔ صادق چکاری بھی انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ اس لئے اگر اسے زندہ دوبارہ اندر لایا گیا تو وہ نہ صرف ہیں کیمپ بلکہ یہاں موجود لیبارٹری کے لئے بھی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اس لئے کیوں نہ اسے ان لوگوں کے ساتھ ہی ہلاک کر دیا جائے۔ اوور"۔ کرنل پرشاد نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دو اور شاگل اور مادام ریکھا کو ہوش میں لے آؤ جبکہ صادق چکاری کو زندہ حالت میں واپس لے آؤ۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے تو پھر اکیلا صادق چکاری کچھ نہ کر سکے گا لیکن خیال رکھنا یہ لوگ حد درجہ خطرناک ہیں۔ اوور"۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ یہ واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں اور اب میں ان کی ٹائپ سمجھ گیا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب یہ میرے ہاتھوں بچ کر نہ جا سکیں گے۔ اوور"۔ کرنل پرشاد نے کہا۔

"انہیں ہلاک کرنے کے بعد شاگل کی مجھ سے بات کرانا۔ اوور اینڈ آل"۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آواز آنا بند ہو گئی تو کرنل پرشاد نے مشین کا بٹن آف کیا اور ایک بار پھر ناب کو گھمانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ اٹھائے اور پھر ایک سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی مشین کے درمیان موجود سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ سکرین پر پہاڑی چٹانیں نظر آ رہی تھیں۔ کرنل پرشاد نے سکرین کے نیچے لگی ہوئی ناب کو دوبارہ گھمانا شروع کر دیا۔ جیسے جیسے وہ ناب گھماتا جا رہا تھا سکرین پر منظر بدلتا جا رہا تھا اور پھر سکرین پر ایک پہاڑی غار کا دہانہ نظر آیا جس کے باہر ایک آدمی موجود تھا۔ کرنل پرشاد نے جلدی سے ہاتھ واپس کھینچا اور پھر تیزی سے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔ سکرین پر نظر آنے والا منظر بڑا ہوتا چلا گیا۔ پھر غار کے اندر سے تین افراد تین بے ہوش افراد کو کاندھوں پر اٹھائے باہر آئے جن میں سے ایک بے ہوش عورت تھی۔ پھر انہیں نیچے لٹا دیا گیا۔ اس کے بعد ایک آدمی دوبارہ اندر چلا گیا۔ جب وہ واپس آیا تو اس کے کاندھے پر ایک اور عورت بے ہوشی کے عالم میں لدی ہوئی تھی۔ اس عورت کو بھی باقی بے ہوش افراد کے ساتھ لٹا دیا گیا۔

"باس۔ جلدی کریں۔ یہ لوگ نکل جائیں گے"۔ کرنل پرشاد کے پیچھے کھڑے ہوئے ایک آدمی نے کہا تو کرنل پرشاد نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر ایک بٹن پریس کر دیا۔ مشین میں سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور اس کے ساتھ ہی مختلف ڈائلوں پر سوئیاں خود بخود تیزی سے حرکت کرتی دکھائی دینے لگیں۔ پھر ایک جھماکہ سا ہوا اور سکرین دھندلی سی ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی مشین سے نکلنے والی سیٹی کی آواز

Admin @ www.hibuddiez.com

بھی بند ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی سکرین دوبارہ روشن ہو گئی اور کرنل پرشاد نے دیکھا کہ اب سکرین پر سب لوگ ٹیڑھے میڑھے انداز میں زمین پر پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ وہ کچھ دیر تک سکرین پر غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے مشین کو آف کرنا شروع کر دیا۔

"کیپٹن راماتند" ...... کرنل پرشاد نے مشین آف کر کے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس کرنل" ...... اس کے پیچھے کھڑے ہوئے آدمی نے جواب دیا۔

"چار مسلح آدمی میرے ساتھ آؤ۔ ہم نے اب باہر جانا ہے" ۔ کرنل پرشاد نے کہا۔

"یس سر" ...... کیپٹن راماتند نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد کرنل پرشاد، کیپٹن راماتند اور چار مسلح افراد کے ساتھ پہلے اس تالاب والے کمرے میں پہنچا اور پھر وہاں سے اس دروازے والے خلا سے گزر کر پہاڑی سے باہر آ گیا۔ پھر وہ سب تیزی سے چلتے ہوئے اس طرف کو بڑھتے چلے گئے جدھر غار کے دہانے کے باہر افراد موجود تھے۔ اور جنہیں کرنل پرشاد نے خصوصی ریز کی مدد سے بے ہوش کیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے۔ وہاں چھ مرد اور دو عورتیں بے ہوش پڑی ہوئی تھیں۔

"یہ تو صادق چکاری ہے۔ اسے تو ہم پہچانتے ہیں لیکن ان باقی پانچ افراد میں سے چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل کون ہے"۔ کرنل پرشاد نے کہا۔

"باس۔ بظاہر تو سب مقامی ہیں" ۔ کیپٹن راماتند نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان میں سے سوائے شاگل کے باقی افراد کو ہلاک کرنا ہے۔ اس لئے ان میں سے شاگل کی پہچان ضروری ہے۔ تم ایسا کرو کہ ان عورتوں میں سے ایک کو ہوش میں لے آؤ۔ وہ یقیناً نشاندہی کر دے گی" ۔ کرنل پرشاد نے کہا اور کیپٹن راماتند نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا۔ اسے کھول کر اس کے اندر موجود ایک انجکشن نکال کر وہ ان عورتوں کی طرف بڑھا اور اس نے سرنج کی سوئی سے کیپ ہٹا کر سوئی ایک عورت کے بازو میں اتار دی اور پھر تھوڑا سا محلول بازو میں انجیکٹ کر کے اس نے سوئی واپس نکالی۔ اور اس پر کیپ چڑھا کر اس نے انجکشن کو واپس ڈبے میں رکھا اور ڈبہ بند کر کے جیب میں ڈال لیا۔ اب اس کی نظریں اس عورت پر جمی ہوئی تھیں لیکن اس عورت کے جسم میں حرکت کے کوئی آثار ہی نہ ابھر رہے تھے۔

"کیا مطلب۔ یہ ہوش میں کیوں نہیں آ رہی" ...... کرنل پرشاد نے کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ یہ چونکہ پہلے سے کسی گیس کی وجہ سے بے ہوش تھی اس لئے جب تک اس گیس کا توڑ نہ کیا جائے گا یہ ہوش میں نہیں آئے گی" ...... کیپٹن راماتند نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ مجھے یاد آ رہا ہے کہ یہاں سب افراد صحیح

Admin@www.hibuddiez.com

کے حکم پر انہیں گولیوں سے اڑانا ہے لیکن ہم شاگل کو شکل سے نہیں پہچانتے۔ اسے ان لوگوں سے علیحدہ کرنا ہے تاکہ وہ ہلاک نہ ہو جائے"۔۔۔ کرنل پرشاد نے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ پھر تو میں شاگل کی نشاندہی ضرور کروں گا۔ لیکن مجھے ان کے قریب جانا ہوگا کیونکہ شاگل کی عادت ہے کہ وہ جلد جلد میک اپ تبدیل کرتا رہتا ہے لیکن میں اسے میک اپ کے باوجود پہچان لوں گا"۔۔۔ دیوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو وہاں۔ لیکن خیال رکھنا کہ کوئی غلط حرکت نہ کرنا"۔۔۔ کرنل پرشاد نے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے جناب کسی غلط حرکت کرنے کی۔ میں تو خود ان لوگوں کا دشمن ہوں"۔۔۔ دیوان نے جواب دیا اور کرنل پرشاد نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ان کے ساتھ چلتا ہوا اس جگہ پہنچ گیا جہاں سب لوگ ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اس نے ایک ایک کر کے تمام مردوں کو پلٹ کر سیدھا کرنا شروع کر دیا۔

"یہ تو سب ہی اجنبی چہرے ہیں جناب۔ یہ تو میک اپ چیک کرنا پڑے گا"۔۔۔ دیوان نے کہا۔

"کیا تم اسی حالت میں اسے نہیں پہچان سکتے"۔۔۔ کرنل پرشاد نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ خود دیکھ رہے ہیں جناب کہ یہ سب تقریباً ایک جیسے ہو رہے ہیں۔ ان میں اور چیف شاگل کی کوئی ایسی نشانی بھی نہیں جس سے اسے میک اپ کے باوجود پہچانا جا سکے البتہ میں زیادہ دیر نہیں لگاؤں گا۔ اگر سادہ پانی مل جائے"۔۔۔ دیوان نے کہا۔

"سادہ پانی۔ اس سے میک اپ کیسے واش ہوگا"۔۔۔ کرنل پرشاد نے کہا۔

"آپ منگوائیں تو سہی جناب"۔۔۔ دیوان نے کہا۔

"میں میک اپ واشر ہی منگوا لیتا ہوں جاؤ کیپٹن۔ میک اپ واشر لے آؤ"۔۔۔ کرنل پرشاد نے اپنے ایک ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس کرنل"۔۔۔ اس آدمی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر چٹانیں پھلانگتا ہوا چند لمحوں میں ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"جناب۔ آپ مادام ریکھا اور مادام کاشی کو تو ہوش میں لے آئیں۔ یہ تو کافرستانی ہیں"۔۔۔ دیوان نے کہا۔

"پہلے ان غیر ملکی ایجنٹوں کا خاتمہ ہو جائے پھر دیکھا جائے گا"۔۔۔ کرنل پرشاد نے جواب دیا۔

"آپ نے ان کی تلاشی لی ہے جناب"۔۔۔ اچانک دیوان نے کہا تو کرنل پرشاد چونک پڑا۔

"تلاشی۔ وہ کیوں۔ یہ تو بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ یہ کیا کر سکتے ہیں"۔۔۔ کرنل پرشاد نے کہا۔

"جناب۔ مجھے مادام ریکھا نے بتایا تھا کہ ان کے پاس انتہائی خوفناک ہتھیار ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ جب ان پر فائر کھولیں تو ان کے

Admin @ www.hibuddiez.com

ہتھیار سب کو اتار کر رکھ دیں۔ دیوان نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ تلاشی بھی لے لیتے ہیں۔"

کرنل پرشاد نے کہا اور پھر اپنے دونوں مسلح افراد سے مخاطب ہو کر ان کی تلاشی لینے کا حکم دیا۔ وہ دونوں مسلح افراد آگے بڑھے ہی تھے کہ اچانک ساتھ کھڑا ہوا دیوان کرنل پرشاد پر کسی عقاب کی طرح جھپٹا اور دوسرے لمحے کرنل پرشاد نے پلٹ کر اتنا دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل اس دیوان کے ہاتھ میں پہنچ چکا تھا اور پھر تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کرنل پرشاد کے سینے میں جیسے گرم گرم سلاخیں اترتی چلی گئیں اور اس کے منہ سے ایک بار تو چیخ نکلی لیکن دوسری بار اس کا سانس اس کے حلق میں ہی گھٹ کر رہ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر اندھیرے نے مکمل گرفت کر لی البتہ آخری خیال جو اس کے ذہن میں ابھرا تھا وہ یہی تھا کہ یہ دیوان کافرستانی نہیں بلکہ دشمنوں کا ہی آدمی ہے۔

جس طرح گھپ اندھیرے میں روشنی کا نقطہ سا ابھرتا ہے اس طرح عمران کے ذہن پر چھائے ہوئے گھپ اندھیرے میں روشنی کا نقطہ سا ابھرا اور پھر یہ نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور پھر جیسے ہی اس کے ذہن میں روشنی ہوئی اس کی آنکھیں خود بخود کھل گئیں۔

"عمران صاحب۔ میں صفدر ہوں" صفدر کی آواز عمران کے کانوں میں پڑی تو وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ سامنے صفدر کھڑا تھا جبکہ باقی ساتھی اسی طرح بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور پھر اسے کیپٹن شکیل اور تنویر کے کراہنے کی آوازیں سنائی دیں تو وہ سمجھ گیا کہ وہ بھی ہوش میں آ رہے ہیں البتہ وہاں چار اجنبی افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

"اوہ۔ یہ کون لوگ ہیں۔ تمہیں کیسے ہوش آگیا"۔ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یہ کرنل پرشاد اور اس کے ساتھی ہیں عمران صاحب۔ دراصل انہیں شائگل کی تلاش تھی۔ یہ شائگل کو پہچانتے نہیں تھے اور اس نہ پہچاننے کی وجہ سے ہماری زندگیاں بچ گئی ہیں" صفدر نے کہا اور پھر اس نے اپنے ہوش میں آنے سے لے کر کرنل پرشاد اور اس کے دو مسلح ساتھیوں کی ہلاکت تک ساری بات بتادی۔

"وہ کیپٹن راماتند کا کیا ہوا" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"وہ بھی ہلاک ہو چکا ہے۔ انہیں ہلاک کرنے کے بعد میں وہاں چلا گیا اور پھر جیسے ہی وہ اس دروازے سے باہر آیا۔ میں نے اسے ہلاک کر دیا۔ اس کی جیبوں کی تلاشی سے یہ انجکشن برآمد ہوا ہے۔ اس انجکشن کی مدد سے آپ کو، تنویر اور کیپٹن شکیل کو ہوش آیا ہے" صفدر نے جواب دیا۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ ہم بے ہوش ہو گئے تھے" اچانک تنویر اور کیپٹن شکیل کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ بھی ہوش میں آگئے تھے اور پھر صفدر نے مختصر طور پر انہیں بھی ساری بات بتادی۔

"ویری گڈ صفدر۔ تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے انہیں احمق بنایا ہے" عمران نے صفدر کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"میری ذہانت سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم شامل حال رہا ہے عمران صاحب۔ اگر انہیں شائگل کی پہچان ہوتی تو یہ دوسرے لمحے ہم سب کو گولیوں سے اڑا دیتے" صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بعض اوقات واقعی قدرت کے اقدامات پر حیرت ہوتی ہے۔ اب دیکھو، شائگل کی شناخت نہ ہونے کا یہ نتیجہ نکلا ہے۔ حالانکہ اگر یہ تمہاری بجائے شائگل کو ہوش میں لے آتے تو پھر" عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور صفدر کے ساتھ ساتھ باقی ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"عمران صاحب۔ اب کیا کرنا ہے۔ صادق جیکاری صاحب تو برآمد ہو چکے ہیں" صفدر نے کہا۔

"اب اس بیس کیمپ کی تباہی لازمی ہو چکی ہے۔ کافرستان کے پرائم منسٹر سے حماقت ہوئی کہ اس نے صادق جیکاری کو یہاں بھجوا دیا اس طرح ہمیں اس لیبارٹری کا علم ہو گیا جو خفیہ طور پر یہاں کام کر رہی تھی" عمران نے کہا۔

"لیکن اس کی تباہی کے بعد ہماری واپسی کیسے ہوگی" صفدر نے کہا۔

"اس کے لئے شائگل اور مادام ریکھا دونوں کو استعمال کیا جا سکتا ہے" عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر اب اس بیس کیمپ کے اندر جا کر اسے پوری طرح چیک کریں" صفدر نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارے بیگ میں سپیشل میگنا سیٹ ڈائنامیٹ کے دس راڈز موجود ہیں۔ انہیں اکٹھا کر کے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ چلو اٹھاؤ بیگ اور میرے ساتھ آؤ اور تنویر اور

Admin @ www.hibuddiez.com

"کیپٹن شکیل تم دونوں یہیں رکو گے اور خیال رکھو گے کہ شاگل اور مادام ریکھا کو ہماری واپسی تک ہوش میں نہیں آنا چاہئے" عمران نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ صفدر نے اپنا بیگ اٹھایا اور پھر وہ دونوں تیزی سے ترام پہاڑی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ تباہ شدہ دروازے کے قریب ہی ایک آدمی کی لاش پڑی ہوئی تھی۔

"یہ کیپٹن راماند ہے" صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور آگے بڑھ کر اس نے دروازے کے خلا سے اندر جھانکا۔ اندر کوئی موجود نہ تھا۔

"ڈائنامیٹ تیار کرو۔ جلدی کرو" عمران نے مڑ کر صفدر سے کہا تو صفدر نے بیگ کھولا اور سپیشل میگنا سیٹ ڈائنامیٹ کے راڈز کو اکٹھا کر کے ایک ہی تار سے انہیں منسلک کرنا شروع کر دیا۔

"اب وائرلیس ڈی چارجر لگا دو کیونکہ اتنی بڑی پہاڑی اگر مکمل طور پر تباہ ہو گئی تو اس کے اثرات دور دور تک پڑیں گے" عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ صرف دس راڈز سے تو اتنی بڑی پہاڑی مکمل طور پر تباہ نہیں ہو سکتی" صفدر نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ مکمل طور پر ٹھوس پہاڑی نہیں ہے بلکہ اسے اندر سے کھوکھلا کیا گیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس پہاڑی کے اندر باقاعدہ لیبارٹری بھی ہے اور لازمی طور پر اندر اسلحہ وغیرہ بھی ہو گا۔ اس سے مجھے یقین ہے کہ یہ سالم پہاڑی ہی مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر نے سٹکس تیار کر لیں تو عمران نے اس کے ہاتھ سے سٹکس کا بنڈل لیا اور اندر داخل ہو کر اس نے اسے ایک ایسی جگہ چھپا دیا کہ بظاہر وہ نظر ہی نہ آتیں اور پھٹنے کے بعد اس کی طاقت بھی پوری طرح استعمال ہو سکتی ہو۔

"آؤ" عمران نے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے اس کیپٹن راماند کی لاش یہاں سے ہٹا دیں تاکہ ڈائنامیٹ پھٹنے سے پہلے اگر اندر کا کوئی آدمی باہر آئے تو فوری چونک نہ پڑے" صفدر نے کہا۔

"اگر ابھی گیا تو کیا ہو گا۔ چھوڑو اسے" عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گئے۔

"اب اس صادق چیٹاری کو ہوش میں لے آؤ صفدر۔ ہم نے اب فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ دوبارہ ہم پر اس پہاڑی سے کوئی حربہ استعمال کر دیا جائے" عمران نے کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب۔ واقعی اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا لیکن عمران صاحب۔ صادق چیٹاری کو ہوش میں لانے میں وقت لگے گا۔ اسے اٹھا کر کسی محفوظ جگہ پر لے چلتے ہیں اور پھر جب یہ پہاڑی تباہ ہو جائے گی تو پھر اطمینان سے اسے ہوش میں لے آئیں گے۔ ہمیں جلد از جلد اس پہاڑی کو اڑانا ہے۔ ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ

Admin @ www.hibuddiez.com

ڈائنامیٹ کو چیک کر کے اسے ناکارہ کر دیں" صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر ان سب کو اٹھا کر لے جانا پڑے گا اور یہاں پڑے پڑے تو یہ یقیناً ہلاک ہو جائیں گے" عمران نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے ان کو زندہ رکھنے کی" تنویر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے یہاں سے واپسی کے لئے انہیں استعمال کرنا پڑ جائے۔ اٹھاؤ انہیں" عمران نے کہا اور پھر خود آگے بڑھ کر اس نے صادق چکاری کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف کو بڑھ گیا جبکہ صفدر نے شاگل، کیپٹن شکیل نے مادام ریکھا کو اور تنویر نے کاشی کو اٹھایا اور پھر وہ تیزی سے اس طرف کو بڑھتے چلے گئے جدھر سے وہ آئے تھے۔ وزن سمیت پہاڑی پر چڑھنا خاصا مشکل اور کٹھن کام تھا لیکن ظاہر ہے وہ لوگ تربیت یافتہ تھے اس لئے بجائے رکنے کے ان کے قدم متواتر بڑھتے رہے اور پھر وہ اس چوٹی پر پہنچ گئے جہاں وہ رات کو پہنچ کر رکے تھے۔ عمران نے صادق چکاری کو نیچے لٹا دیا تھا۔ باقی ساتھیوں نے بھی اپنے اپنے بوجھ سے نجات حاصل کی۔

"تمہاری جیب میں خنجر ہو گا صفدر" عمران نے صفدر سے کہا۔

"ہاں۔ کیوں" صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"میں اس صادق چکاری کو ہوش میں لانا چاہتا ہوں اور اب اتنا وقت نہیں ہے کہ اس پر تجربات کئے جائیں کہ اسے کس گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے" ... عمران نے جواب دیا تو صفدر نے کوٹ کی اندرونی طرف ایک مخصوص جیب سے تیز دھار خنجر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے صادق چکاری کو پشت کے بل لٹا دیا اور پھر اس کی گردن کے نچلے حصے کو ایک ہاتھ کی انگلیوں سے دبانا شروع کر دیا اور پھر اس کی انگلیاں ایک مخصوص جگہ پر رک گئیں اور اس کے ساتھ ہی عمران نے خنجر کی نوک سے دونوں انگلیوں کے درمیان ہلکا سا کٹ ڈال دیا۔ خون کے قطرے باہر نکلنے لگے اور اس کے ساتھ ہی صادق چکاری کے جسم میں بھی معمولی سی حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے۔ عمران نے جیب سے رومال نکالا اور اسے صادق چکاری کی گردن کے گرد باندھ دیا۔ کچھ دیر بعد صادق چکاری نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں تک اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی۔ پھر جیسے ہی اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا۔ وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

"میرا نام علی عمران ہے سرخ شاہین صاحب" عمران نے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو صادق چکاری اس طرح اچھلا کہ گرتے گرتے بچا۔

"آپ۔ آپ عمران صاحب۔ آپ۔ مگر۔۔۔۔" صادق چکاری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ پہلے پوری طرح ہوش میں آجائیں۔ آپ نے ایک عظیم کارنامہ سرانجام دینا ہے اور اس کارنامے میں دیر نہیں ہونی چاہئے۔" عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے صادق چکاری کو اٹھا کر کھڑا کر

Admin @ www.hibuddiez.com

دیا۔

"یہ میرے ساتھی ہیں صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل" عمران نے اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"مگر یہ میں کہاں ہوں۔ میں تو اس پہاڑی کے نیچے تالاب والے کمرے میں تھا۔ میں نے سیف دروازہ کھولنے کے لیے بم بھی مارے تھے لیکن وہ دروازہ نہ کھل سکا تھا۔ پھر میں بے ہوش ہو گیا تھا" صادق چنگاڑی نے کہا۔

"ہم نے باہر سے دروازہ توڑ دیا تھا اور اندر سے تمہیں نکال لائے۔ اس کے بعد کرنل پرشاد نے وہیں پہاڑی کے اندر سے ہی ہم پر کوئی حربہ استعمال کیا تو ہم بے ہوش ہو گئے۔ پھر کرنل پرشاد اپنے اسسٹنٹ کیپٹن رامانند کے ساتھ باہر آگیا۔ وہ ہمیں ہلاک کرنا چاہتا تھا لیکن ہمارے ساتھ ہی کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل بھی بے ہوش پڑا ہوا تھا اور اس کے بارے میں کرنل کو معلوم تھا لیکن وہ اسے شاگل سے بچانا چاہتا تھا۔ اب اس کی بدقسمتی اور ہماری خوش قسمتی کہ اس نے شاگل کی پہچان کے لئے صفدر کو ہوش دلایا اور پھر صفدر نے ہوش میں آتے ہی پوزیشن کو کنٹرول کر لیا اور کرنل پرشاد اور اس کے اسسٹنٹ دونوں کو ہلاک کر دیا گیا" عمران نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تاکہ صادق چنگاڑی کی حیرت ختم ہو سکے۔

"اوہ۔ اوہ۔ خدایا تیرا شکر ہے کہ یہ لوگ ہلاک ہو گئے ہیں" صادق چنگاڑی نے طویل اور اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے مزید اطمینان کے لئے میں تم سے ایک خصوصی کارروائی کرانا چاہتا ہوں۔ ہم نے اس پہاڑی کے اندر ایک مخصوص بم رکھ دیا ہے۔ جسے اب تمہارے ہاتھوں ڈی چارج کرانا ہے تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ کافرستان چاہے لاکھ یہاں کیمپ بنا لے لیکن مشکباریوں کی جدوجہد کو وہ کسی صورت بھی نہیں روک سکتا" عمران نے کہا اور جیب سے ڈی چارجر نکال کر اس نے صادق چنگاڑی کی طرف بڑھا دیا تو صادق چنگاڑی کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے جلدی سے ڈی چارجر کا ایک بٹن پریس کیا تو اس پر وارننگ کا بلب جلنے بجھنے لگا۔ اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دوسرا بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی جلتا بجھتا بلب ایک جھماکے سے بجھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی سامنے لیکن دور موجود تمام پہاڑی کے نچلے حصے سے ایک انتہائی ہولناک دھماکے کی آواز سنائی دی لیکن تمام پہاڑی اسی طرح صحیح سالم قائم کھڑی تھی۔

"پہاڑی تو تباہ نہیں ہو سکی عمران صاحب" صفدر نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"مایوسی گناہ ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر گڑگڑاہٹ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور اس کے بعد پہلے سے بھی ہزاروں گنا زیادہ خوفناک دھماکہ ہوا اور تمام پہاڑی کی چوٹی سے اس طرح شعلے، پتھر اور دھواں نکل کر آسمان کی طرف اٹھتا چلا گیا جیسے یکلخت خوفناک آتش فشاں پھٹتا ہے اور پھر پوری پہاڑی ریزہ ریزہ ہو کر

Admin @ www.hibuddiez.com

ہوا میں بکھرتی چلی گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ لوگ واقعی عظیم ہیں عمران صاحب۔ جیسے میں نے آپ کے متعلق سنا تھا آپ اس سے بھی زیادہ ہیں۔ اس بیس کیمپ میں کافرستان کی انتہائی خصوصی لیبارٹری موجود تھی اور اسے ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا" صادق چکاری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جذبہ عظیم ہوتا ہے صادق چکاری صاحب۔ چونکہ آپ کا اور ہمارا جذبہ سچا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ بھی ہماری مدد کرتا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صادق چکاری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہئے عمران صاحب۔ مجھے یقین ہے کہ جیسے ہی اس بیس کیمپ کی تباہی کی اطلاع کافرستانی حکام کو ملے گی۔ اس پورے علاقے کو فوج نے گھیر لینا ہے" صفدر نے کہا۔

"تم گھبراؤ مت۔ مجھے معلوم ہے کہ صادق چکاری صاحب اس سارے علاقے کے بارے میں ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔ اس لئے یہ یہاں سے مشکبار پہنچنے کا کوئی ایسا طریقہ بھی یقیناً جانتے ہوں گے۔" عمران نے کہا تو صادق چکاری بے اختیار چونک پڑا۔

"بالکل عمران صاحب۔ آیئے میرے ساتھ۔ مجھے ایک ایسے راستے کا علم ہے کہ چاہے یہاں چپے چپے پر فوج کیوں نہ آ جائیں۔ ہم بخیریت مشکبار میں داخل ہو جائیں گے اور ایک بار وہاں پہنچنے کے بعد معاملات مکمل طور پر ہماری گرفت میں ہوں گے"..... صادق چکاری نے کہا۔

"تو چلو پھر رہنمائی کرو" عمران نے کہا۔

"اس شاگل، ریکھا اور کاشی کا کیا کرنا ہے" تنویر نے کہا۔

"انہیں یہیں پڑا رہنے دو۔ جلدی کرو۔ ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکلنا ہے" عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

Admin @ www.hibuddiez.com

پریذیڈنٹ ہاؤس کے میٹنگ ہال میں شاگل اور مادام ریکھا دونوں موجود تھے لیکن دونوں کے چہرے اترے ہوئے تھے اور وہ خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور جیسے ہی صدر اور ان کے پیچھے پرائم منسٹر کافرستان اندر داخل ہوئے تو شاگل اور مادام ریکھا دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ان دونوں نے ہی سلام کیا۔

"بیٹھو" صدر نے درشت لہجے میں شاگل اور ریکھا دونوں سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ خود بھی کرسی پر بیٹھ گئے ان کا چہرہ ستا ہوا تھا جبکہ ان کے ساتھ والی کرسی پر پرائم منسٹر بیٹھ گئے۔ ان کے چہرے پر مایوسی جیسے ثبت ہو کر رہ گئی تھی۔

"مسٹر شاگل اور مادام ریکھا۔ تم دونوں مکمل طور پر نہ صرف ناکام رہے ہو بلکہ تمہاری ناکامی کی وجہ سے کافرستان کا یہ ناقابل تسخیر بیس کیمپ بھی تباہ ہو گیا ہے۔ تمہیں بتایا نہیں جا سکتا کہ اس بیس کیمپ کی تباہی سے کافرستان کو کس قدر ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اس قدر نقصان کہ جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے اور اس صادق چکاری کے بارے میں بھی اطلاعات مل گئی ہیں کہ وہ صحیح سلامت واپس مشکبار پہنچ چکا ہے۔ اس کے علاوہ وہ فلم رول بھی دستیاب نہیں ہو سکا۔ ان حالات میں کیوں نہ کافرستان سیکرٹ سروس اور پاور ایجنسی دونوں کو ہی ختم کر دیا جائے" صدر نے انتہائی سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جناب صدر۔ میرا خیال ہے کہ اب کسی وضاحت کا موقع باقی نہیں رہا۔ اب شاگل اور مادام ریکھا دونوں کا کورٹ مارشل ہونا چاہئے ان کی ناکامی نے پورے ملک کو نقصان پہنچایا ہے۔ اس لئے یہ قومی مجرم ہیں" پرائم منسٹر نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"جناب۔ آپ بااختیار ہیں جو چاہیں ہمیں سزا دیں لیکن معاف کیجئے اصل مسئلہ صادق چکاری کو زندہ رکھنے اور اسے بیس کیمپ بھیجنے سے پیدا ہوا ہے۔ اگر اسے بیس کیمپ میں نہ بھیجا جاتا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کبھی بھی بیس کیمپ کے خلاف مشن مکمل نہ کرتی۔ پھر بیس کیمپ کے بارے میں ہم لوگوں کو کسی قسم کی کوئی بریفنگ نہیں دی گئی۔ ہمارا کوئی رابطہ ان سے نہ تھا اور نہ ہمیں معلوم تھا کہ اس بیس کیمپ کی کیا کمزوریاں ہیں اور کیا نہیں۔ ہم تو خالی پہاڑیوں میں رہ کر اپنے اندازوں سے اس کا ڈیفنس کرتے رہے۔ اس کے باوجود ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔ ان کے

Admin@www.hibuddiez.com

پاس کسی طرح سے بھی آگے بڑھنے کا کوئی راستہ [illegible] تھا اور وہ ہمارے سامنے سرنڈر ہونے پر مجبور ہو گئے تھے۔ ہم نے ان کے تین ساتھیوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں بھی ڈال دی تھیں اور عمران ہمارے پاس سرنڈر ہونے کے لئے آرہا تھا کہ اچانک بیس کیمپ کی طرف سے روشنی کا دھارا سا ہم پر پڑا اور اس کے بعد ہمیں ہوش نہ رہا۔ پھر جب ہمیں ہوش آیا تو ہم ہسپتال میں تھے اور ہمیں بتایا گیا کہ ہم پہاڑی کی چوٹی پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ وہاں سے فوج نے ہمیں اٹھا کر ہسپتال پہنچایا ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے بیس کیمپ کے انچارج نے یقیناً کسی مشین پر عمران کو ہماری طرف بڑھتے دیکھ لیا ہوگا اور اس کے بعد اس نے ہم سب کو بے ہوش کر دیا۔ پھر وہ لوگ باہر آئے اس کے بعد یقیناً انہوں نے اس عمران کے کسی ساتھی کو ہوش دلایا ہوگا اور پھر پوزیشن بدل گئی ہو گی کیونکہ یہ بات تو یقینی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی بیس کیمپ کے انچارج کے بس کا روگ نہیں تھے"..... شاگل نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" پرائم منسٹر صاحب۔ کرنل پرشاد کی لاش پہاڑی سے کافی دور پتھروں کے نیچے پڑی ہوئی ملی ہے۔ اسے گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے اور یہ وہی جگہ ہے جہاں مادام ریکھا کے آدمیوں کی لاشیں بھی ملی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ واقعی کرنل پرشاد نے مداخلت کی اور جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عمران اور اس کے ساتھی کامیاب ہو گئے"۔ صدر نے کہا۔

" جناب۔ جو کچھ بھی ہوا جیسے بھی ہوا۔ اصل بات یہ ہے کہ [illegible] اور پاور ٦ ایجنسی دونوں ناکام رہی ہیں اور اس ناکامی کی سزا بہرحال انہیں ملنی ہے۔ میں نے صادق چکاری کو بیس کیمپ پہنچایا تھا اس لئے کہ اس سے ایسی معلومات حتمی طور پر معلوم ہو سکیں جن سے کافرستان مشکبار میں تحریک آزادی کو مکمل طور پر اور ہمیشہ کے لئے کچل سکے" پرائم منسٹر صاحب نے تلخ لہجے میں کہا۔

" آپ کیا کہتی ہیں مادام ریکھا" صدر نے مادام ریکھا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو مسلسل خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

" جناب۔ یہ بات درست ہے کہ میری پاور ٦ ایجنسی اور کافرستان سیکرٹ سروس دونوں اس مشن میں ناکام رہی ہیں اور یہ بھی درست ہے کہ اس کارروائی کے نتیجے میں بیس کیمپ تباہ ہو گیا ہے اور اس تباہی کی وجہ سے ایک ایسی لیبارٹری تباہ ہو گئی ہے جس میں انتہائی جدید اور انتہائی خوفناک ہتھیار تیار کیا جا رہا تھا اور جس کی تیاری آخری مراحل میں تھی لیکن جناب اصل بات یہ ہے کہ اس بیس کیمپ کے بارے میں ہم میں سے کسی کو بھی کچھ معلوم نہ تھا اور جہاں تک میرا اندازہ ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی اس کا علم نہیں تھا۔ وہ بھی صرف صادق چکاری کی وجہ سے وہاں گئے اور پھر انہوں نے جس طرح صادق چکاری کو اندر سے زندہ سلامت باہر نکالا ہے اس سے یقیناً انہیں اس بیس کیمپ میں ہونے والے مشن کے بارے میں علم ہوا ہوگا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انہوں نے پوری پہاڑی کو ہی تباہ کر دیا۔ ورنہ اگر وہاں صرف عام سا کیمپ ہوتا تو وہ اس طرح کا اقدام نہ کرتے

Admin @ www.hibuddiez.com

اور صادق چکاری کو زندہ سلامت نکال لے جانے کا مطلب ہے کہ کرنل پرشاد اور اس کے ساتھی دراصل براہ راست ان سے ٹکرا گئے اور انہوں نے ہمیں اہمیت ہی نہ دی اور ہمیں بے ہوش کر دیا گیا۔ اس کے نتیجے میں یہ حادثہ رونما ہوا۔ میں سو فیصد جناب شاگل سے متفق ہوں کہ اگر صادق چکاری کو اس اہم ترین بیس کیمپ میں نہ بھجوایا جاتا تو یہ بیس کیمپ کبھی بھی تباہ نہ ہوتا۔ اس کے بعد بھی اگر آپ ہمارا کورٹ مارشل کرنا چاہتے ہیں تو ہم تیار ہیں لیکن وہاں تفصیلی تحقیقات ہوں گی اور اس تحقیقات کے جو نتائج سامنے آئیں گے وہ بھی آپ زیادہ بہتر انداز میں سمجھ سکتے ہیں" مادام ریکھا نے کہا۔

"آپ مجھے دھمکی دے رہی ہیں۔ مجھے۔ پرائم منسٹر کو" پرائم منسٹر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میری کیا جرأت کہ میں آپ کو کوئی دھمکی دے سکوں جناب۔ میں تو حقائق بتا رہی ہوں" ریکھا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اس معاملے کو کورٹ مارشل میں لے جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ کیونکہ اس طرح اس ہتھیار کے بارے میں تفصیلات بھی سامنے آجائیں گی اور پھر اس طرح اس ہتھیار کی تفصیلات پاکیشیا تک بھی پہنچ سکتی ہیں جبکہ ہم کسی اور لیبارٹری میں اس پر کام شروع کرا سکتے ہیں۔ گو اس طرح ہمارے کئی سال ضائع ہو گئے ہیں اور کروڑوں روپے کا نقصان بھی ہو گیا ہے لیکن بہرحال وہ ہتھیار اور اس کا فارمولا ہمارے پاس محفوظ ہے البتہ اس ناکامی کی سزا

کے طور پر میں مسٹر شاگل اور مادام ریکھا دونوں کو لاسٹ وارننگ دیتا ہوں کہ آئندہ ناکامی کی صورت میں انہیں ان کے عہدوں سے معزول کر دیا جائے گا اور یہ وارننگ ان کی پرسنل فائلز میں درج کی جائے گی" صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی پرائم منسٹر، شاگل اور مادام ریکھا بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر صدر اور پرائم منسٹر اسی دروازے سے باہر نکل گئے۔

"ہم بچ گئے ہیں شاگل ورنہ اس بار پرائم منسٹر صاحب واقعی ہمارا کورٹ مارشل کرا کر ہماری موت کے پروانے پر دستخط کرنے کے لئے تیار تھے" ریکھا نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہاری بات اور ہے۔ تمہارا کورٹ مارشل ہو سکتا ہے لیکن صدر صاحب کو معلوم ہے کہ سیکرٹ سروس یا اس کے چیف کا قانونی طور پر کورٹ مارشل ہو ہی نہیں سکتا۔ پرائم منسٹر کو معلوم ہی نہیں کہ سیکرٹ سروس کے اختیارات کیا ہوتے ہیں"...... شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے ایک بات ہے کہ اس عمران نے ہمیں ہمیشہ شکست دی ہے۔ کبھی تو اسے بھی شکست ہو گی"...... ریکھا نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اس بار اسے شکست ہو چکی تھی اگر رام چندر حماقت نہ کرتا۔ میں نے اس کے تینوں ساتھیوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈلوا دی تھیں اور عمران کے گرد بھی گھیرا ڈالا جا چکا تھا لیکن رام چندر نے براہ راست

Admin @ www.hibuddiez.com

عمران پر ہاتھ ڈال دیا اور اس کے بعد بازی پلٹ گئی۔ وہ بھی مارا گیا اور ہمیں بھی شکست اٹھانا پڑی" شاگل نے جواب دیا اور مادام ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ویسے یہ بات یاد رکھنا کہ عمران کی موت بہرحال میرے ہاتھوں سے ہی ہوگی" شاگل نے کہا۔

"مجھے تو یہ بات سمجھ ہی نہیں آسکی کہ وہ اگر چاہتا تو ہم دونوں اور کاشی کو آسانی سے ہلاک کر سکتا تھا۔ لیکن وہ ہمیں بے ہوش چھوڑ کر چلا گیا" ریکھا نے کہا۔

"وہ احمق ہے لیکن میں بہرحال احمق نہیں ہوں۔ میرا نام شاگل ہے شاگل" شاگل نے کہا اور تیزی سے ایک طرف کھڑی اپنی سرکاری کار کی طرف بڑھ گیا۔

"تم خود احمق ہو شاگل۔ عمران احمق نہیں ہے۔ وہ شریف دشمن بھی ہے اور دانا دشمن بھی"...... ریکھا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اپنی کار کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

وادی مشکبار میں مجاہدین کے ایک خفیہ اڈے میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ صادق چکاری بھی ان کے ساتھ تھا۔ وہ ایک خفیہ راستے سے کافرستان کی حدود کراس کر کے مشکبار میں داخل ہو گئے تھے اور پھر انہیں یہاں پہنچنے میں کسی رکاوٹ کا سامنا نہ کرنا پڑا تھا۔ صادق چکاری کے بارے میں جب وادی مشکبار کے مجاہدین کو علم ہوا کہ وہ زندہ سلامت واپس آگئے ہیں تو تمام تنظیموں کے لیڈروں کی طرف سے انہیں مبارکباد کے پیغامات ملنا شروع ہو گئے تھے۔

"عمران صاحب۔ میں دراصل ایک بات کے بارے میں بے حد پریشان ہوں"...... اچانک صادق چکاری نے عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"کونسی بات"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جب میں مارگا گاؤں سے باہر نکلا تھا تو میرے پاس کمپیوٹر فلم رول

Admin @ www.hibuddiez.com

موجود تھا جس میں مشکباری تنظیموں کے بارے میں مکمل تفصیلات موجود تھیں۔ جب میں زخمی ہو گیا تو میں ایک غار میں چھپ گیا اور مجھے یاد ہے کہ میں نے وہ فلم رول اس غار کے ایک سوراخ میں ڈال کر اس کے اوپر پتھر رکھ دیا تھا۔ اس کے بعد میں بے ہوش ہو گیا۔ چونکہ یہ سارا کام میں نے نیم بے ہوشی کے عالم میں کیا تھا اس لئے یقیناً میرے لاشعور میں اس بارے میں کوئی چیز نہ پہنچ سکی تھی لیکن شعوری طور پر مجھے یاد ہے کہ ایسا ہوا ہے۔ اس کے بعد مسلسل مجھے اطلاعات ملی ہیں کہ کافرستان کی فوج نے اس غار اور اس کے اردگرد کے علاقے کا ایک ایک پتھر چیک کیا ہے وہاں انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کی گئی ہے لیکن انہیں وہ فلم رول نہیں مل سکا حالانکہ انہیں یہ مل جانا چاہئے تھا۔ اب یہاں بھی مجھے یہی اطلاعات ملی ہیں کہ فوج کے ساتھ ساتھ کافرستان کی خفیہ ایجنسیوں نے بھی اس فلم رول کو تلاش کرنے کی کوشش کی ہے لیکن وہ نہیں مل سکا۔ وہ کیوں نہیں مل سکا۔ یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"۔ صادق چکاری نے کہا۔

"آپ نے اسے چادر سلیمانی میں تو نہیں لپیٹ دیا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صادق چکاری بے اختیار ہنس پڑا۔

"نہیں عمران صاحب۔ میں نے اسے کسی چیز میں نہیں لپیٹا تھا۔ بس سادہ سا فلم رول تھا"۔ ... صادق چکاری نے جواب دیا۔

"اسے چیکنگ مشینری سے بچانے کے لئے آپ نے کچھ نہ کچھ تو کیا ہی ہوگا"۔ عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ چونکہ آپ کی ٹرانسمیٹر پر بتائی گئی اس ترکیب کی وجہ سے مجھے مکمل یقین تھا کہ میں نکل جاؤں گا اس لئے میں نے اس بارے میں کوشش ہی نہیں کی تھی"۔ صادق چکاری نے جواب دیا۔

"تو پھر چلو ہم تلاش کر لیتے ہیں اسے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا انہیں وہ مل جائے گا"۔ صادق چکاری نے کہا۔

"صادق چکاری صاحب۔ وہ فلم رول آپ سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ نجانے وہ انہیں کیوں نہیں مل سکا۔ اگر وہ انہیں مل جاتا تو یقیناً تحریک آزادی کے لئے وہ موت کا پیغام ثابت ہوتا۔ اس لئے اس کی تلاش انتہائی ضروری ہے"۔ عمران نے کہا تو صادق چکاری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر دوسرے روز عمران اپنے ساتھیوں اور صادق چکاری اپنے دو ساتھیوں سمیت ایک جیپ میں سوار ہو کر مارگا گاؤں کی طرف روانہ ہو گئے اور پھر دوپہر ڈھلنے سے پہلے وہ مارگا گاؤں پہنچ گئے۔ وہ سب سیاحوں کے روپ میں تھے اور ان کے پاس باقاعدہ کاغذات بھی موجود تھے کیونکہ کافرستانی فوج بعض اوقات اچانک چیکنگ شروع کر دیتی تھی اور پھر تقریباً چار گھنٹوں کے سفر کے بعد ان کی جیپ مارگا گاؤں کے قریب پہنچ گئی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے گلے میں کیمرے لٹکے ہوئے تھے اور وہ سب میک اپ میں تھے جبکہ صادق چکاری جو ہمیشہ مشکباری لباس میں ملبوس رہتا تھا اس وقت سوٹ پہنے ہوئے تھا۔ وہ بھی میک اپ میں تھا اور اپنے چہرے اور

Admin @ www.hibuddiez.com

لباس سے وہ کافرستان کا کوئی رئیس بزنس مین لگ رہا تھا۔ ابھی ان کی جیپ رکی ہی تھی کہ اچانک دو فوجی ایک سائیڈ سے تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے ان کی طرف آئے۔

"آپ لوگ کون ہیں۔ اپنے کاغذات دکھایئے" ان میں سے ایک فوجی نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے آپ انہیں جانتے نہیں ہیں شاید۔ کیا آپ فلمیں نہیں دیکھا کرتے۔ یہ کافرستان کے مشہور فلم ڈائریکٹر جناب گھوش ہیں میں ان کا اسسٹنٹ ہوں۔ میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے اسسٹنٹ ہیں۔ ہم یہاں اپنی ایک فلم کے لئے لوکیشن دیکھنے آئے ہیں" ۔ عمران نے کہا۔

"اپنے کاغذات دکھایئے" اس فوجی نے جو عہدے کے لحاظ سے کیپٹن تھا عمران کی بات سے متاثر ہوئے بغیر اسی طرح درشت لہجے میں کہا۔

"مائیکل۔ انہیں کاغذات دکھا دو۔ انہوں نے بہرحال اپنی ڈیوٹی سرانجام دینی ہے"..... صادق چکاری نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سر۔ کیوں نہ اس واقعہ کو بھی فلم میں شامل کر لیں۔ مجھے یقین ہے کہ عوام فوجیوں کی فرض شناسی پر ضرور داد دیں گے"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر کیپٹن کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ بعد میں دیکھیں گے"..... صادق چکاری نے بڑے بے نیازانہ

لہجے میں کہا۔

کیپٹن نے لفافے میں سے کاغذات نکالے اور پھر انہیں چیک کرتا رہا اور پھر اس نے کاغذات اور لفافہ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کے کاغذات درست ہیں۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ اگر آپ نے اس لوکیشن کو فلم میں شامل کرنا ہے تو اس کے لئے آپ کو اعلیٰ فوجی حکام سے باقاعدہ تحریری اجازت نامہ لینا ہوگا۔ اس اجازت نامے کے بغیر آپ کو یہاں شوٹنگ نہیں کرنے دی جائے گی" کیپٹن نے کہا۔

"کیوں۔ کیا اس جگہ کی کوئی خاص اہمیت ہے کیپٹن" صادق چکاری نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن تفصیل نہیں بتائی جا سکتی"..... کیپٹن نے کہا۔

"ہمیں لوکیشن کا فیصلہ کرنے کے لئے سنیپس تو لینے پڑیں گے"..... عمران نے کہا۔

"سنیپس آپ لے سکتے ہیں لیکن باقاعدہ شوٹنگ نہیں کر سکتے"...... کیپٹن نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کا ساتھی بھی اس کے ساتھ واپس چلا گیا۔ عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر سب سے پہلے انہوں نے اس تباہ شدہ مارگا گاؤں کا معائنہ کیا۔ وہاں ابھی تک انسانوں کے گلے سڑے اعضا کہیں کہیں ملبے میں دبے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

"انتہائی سفاکی سے اسے تباہ کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

ہاں عمران صاحب۔ یہ کافرستانی حد درجہ سفاک لوگ ہیں۔ مشکباریوں کو یہ لوگ اس طرح ہلاک کرتے ہیں جیسے مشکباری انسان نہیں بلکہ زہریلے کیڑے ہوں صادق چکاری نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

ایک روز انہیں اس کا بھرپور جواب دینا پڑے گا عمران نے کہا اور صادق چکاری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ گھومتے پھرتے اس غار میں پہنچ گئے جہاں صادق چکاری نے زخمی ہونے کے بعد پناہ لی تھی۔

یہ ہے وہ جگہ عمران صاحب۔یہاں میں لیٹا رہا تھا اور یہ ہے وہ سوراخ۔ یہ دیکھیں۔ یہ اب بھی موجود ہے۔ اس پر میں نے جو پتھر رکھا تھا وہ ہٹا دیا گیا ہے صادق چکاری نے کہا تو عمران نے اپنے گلے میں لٹکا ہوا کیمرہ اتارا اور اس کا رخ اس سوراخ کی طرف کر کے اس نے بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے کیمرے کے نیچے سے ایک تصویر باہر نکال لی۔ یہ پولرائیڈ کیمرہ تھا جو تصویر کھینچ کر اسے فوری طور پر خود بخود تیار کر دیتا تھا۔ کیمرے پر چونکہ انتہائی طاقتور کروم لینز لگا ہوا تھا اس لئے عمران کو یقین تھا کہ سوراخ کے اندرونی حصے کی انتہائی واضح تصویر آجائے گی۔ لیکن تصویر دیکھ کر اس کا منہ بن گیا کیونکہ کیمرے میں سوراخ کا اندرونی حصہ نظر آرہا تھا لیکن تصویر بتا رہی تھی کہ یہ سوراخ نہ زیادہ چوڑا ہے اور نہ زیادہ گہرا اور یہ خالی تھا۔ اس کے اندر سوائے کنکروں اور ایک بڑے پتھر کے اور کچھ بھی نہ تھا۔

یہ تو خالی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے یہاں سے جانے کے بعد اور ان کی چیکنگ سے پہلے اس سوراخ سے فلم رول نکال لیا گیا ہے۔ ورنہ یہ لامحالہ انہیں مل جاتا۔ لیکن یہ فلم رول کون لے جا سکتا ہے عمران نے کہا۔

آپ کے سامنے میری تمام تنظیموں کے سربراہوں سے گفتگو ہوئی ہے۔ اگر فلم رول کسی مشکباری کے ہاتھ لگتا تو کہیں نہ کہیں سے ضرور اطلاع مل جاتی اور اگر فوجیوں کے ہاتھ لگتا تو اس وقت یہاں فوجی پہرہ نہ ہوتے صادق چکاری نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران صاحب۔ کیوں نہ اس سوراخ کو باقاعدہ کھود لیا جائے۔ ہو سکتا ہے اس کے اندر کوئی رخنہ ہو جو بند ہو گیا ہو کیپٹن شکیل نے کہا۔

ہاں۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔ لیکن اس کے لئے خصوصی برما منگوانا پڑے گا اور یہ کام ہم نے رات کو کرنا ہے ورنہ یہ فوجی برمے کی آواز سن لیں گے"... عمران نے کہا۔

جیپ میں برما موجود ہے میں پہلے ہی احتیاطاً اسے ساتھ لے آیا ہوں اور غار کے اندر سے آواز زیادہ دور نہ جا سکے گی۔ صادق چکاری نے کہا۔

"جیپ میں کہاں ہے برما۔ صفدر لے آئے گا"... عمران نے صادق چکاری سے پوچھا تو صادق چکاری نے بتا دیا۔

Admin@www.hibuddiez.com

"جاؤ صفدر برما لے آؤ اور ان فوجیوں کے بارے میں بھی چیکنگ کر کے آؤ کہ ان کی یہاں کتنی تعداد ہے اور یہ کتنے فاصلے پر موجود ہیں"۔ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔

"آیئے ہم اس دوران باہر رک جائیں۔ ورنہ ان فوجیوں کو شک بھی پڑ سکتا ہے اور اگر انہیں شک پڑ گیا تو یہاں ایک لمحے میں بہت سے فوجی بھی پہنچ سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا اور صادق چکاری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب غار کے دہانے سے باہر آ گئے جبکہ صفدر جیپ کی طرف چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بیگ موجود تھا۔

"کیا پوزیشن ہے فوجیوں کی"۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ قریب موجود نہیں ہیں"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"تم تینوں یہیں رکو گے اور خیال رکھو گے۔ صرف صادق چکاری صاحب میرے ساتھ غار میں جائیں گے"..... عمران نے کہا اور پھر صفدر کے ہاتھ سے بیگ لے کر وہ غار میں داخل ہو گیا۔ صادق چکاری اس کے پیچھے اندر داخل ہو گیا۔ عمران نے بیگ میں سے بیٹری سے چلنے والا مخصوص برما نکالا اور پھر اس برمے کی مدد سے اس نے سوراخ کو چوڑا کرنا شروع کر دیا لیکن کافی نیچے تک چیکنگ کر لینے کے باوجود وہاں سے کچھ نہ ملا تو عمران نے برما بند کر دیا۔

"نیچے ٹھوس پہاڑی چٹانیں ہیں اور سائیڈوں پر بھی۔ اس کا مطلب ہے کہ فلم رول یہاں موجود ہی نہیں ہے"۔ عمران نے کہا تو صادق چکاری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو پھر آخر وہ کہاں گیا"۔ صادق چکاری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں غار کے دہانے سے باہر آ گئے۔

"مل گیا"۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ فلم رول یہاں موجود نہیں ہے"..... عمران نے جواب دیا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا بیگ جس میں اس نے برمے کو دوبارہ پیک کر دیا تھا۔ صفدر کی طرف بڑھا دیا۔

"پھر اب"۔ صفدر نے بیگ لیتے ہوئے کہا۔

"اب کیا ہو سکتا ہے سوائے اس کے کہ صبر کیا جائے"۔ عمران نے کہا۔ اسی لمحے دور سے کیپٹن شکیل آتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ کچھ بتانا چاہتا ہے۔

"کیپٹن شکیل کہاں چلے گئے تھے"...... عمران نے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس نے کہا تھا کہ وہ کچھ دور جا کر نگرانی کرے گا"...... صفدر نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا فلم رول مل گیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے قریب آکر پوچھا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"نہیں" عمران نے جواب دیا۔

"صادق چکاری صاحب۔یہاں سے قریب ترین کون سا قبیلہ رہتا ہے" کیپٹن شکیل نے صادق چکاری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مشکبار کا قدیم قبیلہ راہوت۔یہاں سے دس میل دور ان کا گاؤں ہے۔لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" صادق چکاری نے چونک کر پوچھا۔عمران اور دوسرے ساتھی بھی حیرت سے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھ رہے تھے کیونکہ کیپٹن شکیل کے سوال کی وجہ تسمیہ ان کی سمجھ میں بھی نہ آئی تھی۔

"کیا راہوت قبیلے کے افراد سرخ رنگ کے ربن اپنے بالوں میں باندھتے ہیں" کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ہاں۔لیکن آپ کیوں یہ بات پوچھ رہے ہیں" صادق چکاری نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"عمران صاحب۔یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک درخت کی شاخ کے ساتھ ایک سیاہ رنگ کا کپڑا بندھا ہوا ہے جس کے گرد سرخ رنگ کا ربن اس انداز میں باندھا گیا ہے جیسے نشانی بنائی جاتی ہے۔ساتھ ہی اس درخت کے تنے پر عجیب سی ساخت کے نشانات بنے ہوئے نظر آتے ہیں جنہیں کسی نوک دار چیز سے باقاعدہ بنایا گیا ہے۔انہیں دیکھ کر مجھے یوں لگتا ہے جیسے سیاہ کپڑا سر کے بالوں کو ظاہر کرتا ہے اور اس کے گرد سرخ ربن باندھا گیا ہو۔میں نے سنا ہوا ہے کہ قدیم مشکباری قبیلوں میں سے ایک قبیلے کے افراد ہمیشہ اپنے بالوں کے گرد سرخ

رنگ کا ربن باندھتے ہیں۔اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ کوئی خاص نشانی ہے" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔کہاں ہے وہ درخت" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آئیے میرے ساتھ" کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر وہ سب کیپٹن شکیل کی رہنمائی میں چلتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔تھوڑی دیر بعد وہ اس درخت تک پہنچ گئے۔

"اوہ۔اوہ۔یہ واقعی راہوت قبیلے کی طرف سے نشانی بنائی گئی ہے اور درخت پر موجود نشانات کا مطلب ہے کہ سردار کو یہ درخت فائدہ پہنچا سکتا ہے"۔صادق چکاری نے غور سے تنے پر بنے ہوئے نشانات دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ تو لگتا ہے کہ کوئی ٹونا ٹوٹکا یہاں کیا گیا ہے" صفدر نے کہا۔

"نہیں۔راہوت قبیلے کے لوگ ٹونے ٹوٹکوں کے قائل ہی نہیں ہیں" صادق چکاری نے کہا۔

"یہ بتائیں کہ یہ نیچے دو نقطے اور ان کے درمیان لکیر کا کیا مطلب ہے" عمران نے صادق چکاری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دو نقطے اور درمیان میں لکیر۔کہاں ہے"...... صادق چکاری نے چونک کر کہا۔

"یہ ان نشانات کے نیچے ہیں۔یہ مدھم سے نشانات ہیں"۔عمران نے کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اوہ - اوہ - اب بات سمجھ میں آگئی ہے - یہ راہوٹ قبیلے کے سردار کا خاص نشان ہے - یہ قبیلہ ہماری تنظیم کے لئے مخبری کا کام کرتا ہے - مجھ سے اس کا سردار جس کا نام حاتم ہے کئی بار ملنے آچکا ہے - یہ نشان حاتم سردار کا ذاتی نشان ہے - میرا مطلب ہے کہ جس طرح سرکاری مہر ہوتی ہے اسی طرح سردار کی نشانی بنائی جاتی ہے" صادق چکاری نے کہا۔

"تو پھر سردار کا مطلب کہیں آپ سے نہ ہو" عمران نے کہا۔

"ہاں - ایسا بھی ہو سکتا ہے - کیونکہ یہ لوگ مجھے سردار ہی کہتے ہیں"...... صادق چکاری نے کہا۔

"تو پھر چلو اس گاؤں کے سردار سے جا کر ملتے ہیں - وہ بتائے گا کہ اس سارے پراسرار پیغام کا کیا مطلب ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں چلو - اب یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے - اس لئے واپس ہی جانا ہے تو واپس جانے کی بجائے وہیں چلے چلتے ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب جیپ میں سوار ہو کر راہوٹ گاؤں کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے - تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے پہاڑی سفر کے بعد وہ ایک چھوٹے سے گاؤں کے قریب پہنچ گئے - ڈرائیونگ سیٹ پر صادق چکاری خود تھا - اس لئے اس نے گاؤں کے قریب لے جا کر جیپ روک دی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے - اسی لمحے دو قوی ہیکل مقامی آدمی جن کے بالوں پر سرخ رنگ کے ربن بندھے ہوئے تھے گاؤں سے نکل کر ان کی طرف آتے دکھائی دیئے۔

"جی صاحب - آپ کون ہیں اور ہمارے گاؤں میں کیوں آئے ہیں"...... ان میں سے ایک آدمی نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"سردار حاتم موجود ہے گاؤں میں"...... صادق چکاری نے کہا تو وہ دونوں چونک پڑے۔

"جی ہاں - مگر"...... دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سردار حاتم کو بلاؤ - ہمیں اس سے ضروری کام ہے - اسے کہہ دینا کہ مارگا گاؤں کے سردار کا پیغام ہے اس کے لئے"...... صادق چکاری نے کہا۔

"جی اچھا - آپ یہاں ٹھہریں - میں بلا لاتا ہوں سردار کو"...... ان میں سے ایک نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا جبکہ دوسرا وہیں کھڑا رہا - تھوڑی دیر بعد اس آدمی کے ساتھ ایک قوی ہیکل ادھیڑ عمر آدمی آتا دکھائی دیا - اس نے قریب آکر سلام کیا۔

"سردار حاتم - اپنے آدمیوں کو دور بھیج دو - میں نے تمہیں ایک خاص پیغام دینا ہے"...... صادق چکاری نے کہا تو سردار حاتم نے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے اپنے آدمیوں کو دور جانے کا کہہ دیا۔

"میرا نام صادق چکاری ہے سردار حاتم - میں میک اپ میں ہوں"...... صادق چکاری نے آہستہ سے کہا تو سردار حاتم بے اختیار اچھل پڑا۔

"مم - مم - مگر جناب"...... سردار حاتم نے بوکھلائے ہوئے لہجے

Admin @ www.hibuddiez.com

میں کہا۔

"نشانی کے طور پر سرخ شاہین" صادق چکاری نے کہا تو سردار حاتم کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کے تاثرات پھیل گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ زندہ سلامت ہیں۔ لیکن آپ ملک میں کیوں آئے ہیں" سردار حاتم نے کہا۔

"اس لئے کہ ابھی کافرستانی فوج میری تلاش میں ہے اور دوسری بات یہ کہ ہو سکتا ہے کہ تمہارے آدمیوں میں کوئی کافرستانی فوجیوں کا مخبر ہو"۔ صادق چکاری نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ ویسے آپ یقیناً میرے نشانات کی وجہ سے یہاں آئے ہوں گے جو نشانات میں نے درخت پر بنائے تھے"۔ سردار حاتم نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ہم ان نشانات کی وجہ تسمیہ نہیں سمجھ سکے"۔ صادق چکاری نے کہا۔

"اوہ۔ حالانکہ میں نے اپنی طرف سے بڑے واضح نشانات بنائے تھے۔ آپ کی ایک امانت میرے پاس ہے" سردار حاتم نے کہا تو صادق چکاری کے ساتھ ساتھ اس کے قریب کھڑا عمران اور اس کے ساتھی بھی چونک پڑے۔

"امانت۔ کونسی امانت"۔ صادق چکاری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ یہیں ٹھہریں۔ میں آرہا ہوں"۔ سردار حاتم نے کہا اور تیزی سے واپس گاؤں کی طرف مڑ گیا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ فلم رول اس سردار حاتم کے ہاتھ لگ گیا ہے اور درخت پر اشارے بھی اس نے اسی لئے بنائے ہیں کہ اگر آپ کبھی یہاں آئیں تو ان اشاروں کی مدد سے اس تک پہنچ سکیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے" صادق چکاری نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد سردار حاتم واپس آگیا۔

"یہ لیجئے اپنی امانت" سردار حاتم نے ہاتھ میں پکڑا ہوا چھوٹا سا فلم رول صادق چکاری کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ خدایا تیرا شکر ہے کہ تو نے اپنی رحمت سے اسے دشمنوں کے ہاتھ نہیں لگنے دیا ورنہ مشکباریوں کی تحریک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا" صادق چکاری نے فلم رول لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے دکھاؤ"۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے فلم رول لیتے ہوئے کہا اور صادق چکاری نے فلم رول عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔

"صفدر۔ اسے اوٹ میں لے جا کر جلا دو"...... عمران نے فلم رول صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔ اس میں تو انتہائی قیمتی معلومات ہیں"...... صادق چکاری نے چونک کر کہا۔

"اسی لئے تو اسے جلوا رہا ہوں۔ یہ پھر بھی کسی وقت کافرستانیوں کے ہاتھ لگ سکتی ہے۔ جاؤ صفدر"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا

Admin @ www.hibuddiez.com

ہوا تیزی سے پہاڑی چٹانوں کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ تمہارے ہاتھ کیسے لگ گیا تھا۔ کیا تم اس غار میں گئے تھے"۔ صادق چکاری نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ایک طویل سانس لے کر سردار حاتم سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ جب آپ کو اس غار سے نکال کر کافرستانی فوجی گرفتار کر کے لے گئے تو میں اس غار میں گیا تھا۔ آپ چونکہ زخمی تھے اس لئے میرا خیال تھا کہ آپ کا خون اس غار میں موجود ہو گا اور میں یہ خون محفوظ کرنا چاہتا تھا تاکہ اسے اپنے قبیلے کی آئندہ نسلوں کو دکھا اور بتا سکوں کہ یہ ایک ایسے مرد مجاہد کا خون ہے جس نے مشکباریوں کی آزادی کے لئے بے پناہ جدوجہد کی تھی۔ میں نے اس غار میں ایک سوراخ کے منہ کے گرد آپ کے ہاتھوں کے نشانات دیکھے جو خون آلود تھے۔ میں نے اس سوراخ پر موجود پتھر ہٹایا تو مجھے یہ فلم رول اندر پڑا نظر آ گیا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ نے اسے یہاں چھپایا ہے اور یہ کوئی خاص چیز ہی ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں نے اسے نکال لیا اور پھر بعد میں وہاں کافرستانی فوج نے دھاوا بول دیا اور بڑی بڑی مشینوں سے اس سارے علاقے کو وہ لوگ چیک کرتے رہے۔ میں سمجھ گیا کہ انہیں اسی فلم رول کی تلاش ہے اس لئے میں نے اس بارے میں کسی کو بھی کچھ نہیں بتایا۔ جب فوجی چلے گئے تو میں نے اس درخت پر نشانیاں بنائیں جو صرف آپ کے لئے تھیں تاکہ آپ ان نشانیوں کو دیکھ کر سمجھ جائیں کہ آپ کی امانت میرے پاس ہے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ کے علاوہ کسی اور کے حوالے اسے کروں۔ سردار حاتم نے کہا تو صادق چکاری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ۔ اسی لئے میں سوچ سوچ کر پاگل ہوتا رہا کہ آخر وہ فلم رول کہاں گیا اور کیوں ان کافرستانیوں کو نہیں مل سکا۔ بے حد شکریہ سردار حاتم۔ تم نے اس فلم رول کو چھپا کر مشکبار کی بے حد خدمت کی ہے۔ بے حد خدمت"۔ صادق چکاری نے اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ جناب۔ تشریف لائیے تاکہ میں آپ کی خدمت کر سکوں"۔ سردار حاتم نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی ہم نے واپس جانا ہے۔ خدا حافظ"..... صادق چکاری نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اسی لمحے صفدر چٹانوں کی اوٹ سے نکل کر واپس آ گیا۔

"کیا ہوا"۔ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"حکم کی مکمل تعمیل کر دی گئی ہے"... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارے پاس لائٹر تھا یا پتھروں سے آگ جلائی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میرے پاس لائٹر ہر وقت موجود رہتا ہے"..... صفدر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چلو اب چلیں۔ اب یہ آخری مسئلہ بھی حل ہو گیا ہے"..... عمران

Admin @ www.hibuddiez.com

نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب جیپ میں بیٹھے واپس جا رہے تھے لیکن ایک چٹان مڑتے ہی اچانک دس بارہ فوجی ہاتھوں میں گنیں سنبھالے ان کے سامنے آگئے اور صادق چکاری نے جیپ روک دی۔

"کاغذات دکھاؤ"۔۔ ایک فوجی نے جیپ کے قریب آکر اندر بیٹھے ہوئے سب کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔اس فوجی کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"کیپٹن صاحب۔کاغذات چیک کر کے ہمیں کوئی سرٹیفکیٹ دے دو تاکہ جیپ کے باہر لگا دیں اور اس چیکنگ سے جان چھوٹ سکے"۔۔۔ سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران نے کہا اور جیب سے کاغذات کا لفافہ نکالا ہی تھا کہ اس فوجی نے یکلخت ہاتھ کو جھٹکا دیا اور تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔عمران کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور عمران نے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔اس کا ذہن اس قدر تیزی سے تاریکی میں ڈوب گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔

شاگل کار سے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اپنے آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔اس کے چہرے پر خشونت کے تاثرات نمایاں تھے۔اپنے آفس میں موجود ہیڈ کوارٹر کے افراد نے اسے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کرنے کے سوا کوئی بات نہ کی تھی کیونکہ وہ شاگل کے مزاج آشنا تھے انہیں معلوم تھا کہ جب شاگل اس کیفیت میں ہو تو اس سے بات کرنا اپنے آپ کو بھوکے شیروں کی کچھار میں ڈالنے کے مترادف ہوتا ہے۔شاگل سلام کے جواب میں سر ہلاتا ہوا اپنے آفس میں پہنچ کر میز کے پیچھے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹی سی شراب کی بوتل نکال کر میز پر رکھی ہی تھی کہ میز پر موجود اس کا مخصوص ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور اس میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔شاگل نے چونک کر ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے اسے اٹھایا اور اپنے سامنے رکھ کر اس نے

Admin @ www.hibuddiez.com

اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو تھرٹی ون کالنگ۔ اوور" ایک مؤدبانہ سی آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ تھرٹی ون دراصل کوڈ نام تھا اور یہ پاور ایجنسی میں شاگل کا خاص مخبر تھا اور وہ مادام ریکھا کا پرسنل سیکرٹری تھا اور شاگل جانتا تھا کہ تھرٹی ون انتہائی سنجیدہ اور بااعتماد مخبر ہے۔ اس لئے تھرٹی ون کو باقی تمام مخبروں کی نسبت چار گنا زیادہ معاوضہ دیا جاتا تھا۔

"یس شاگل اٹنڈنگ یو۔ اوور" شاگل نے کہا۔

"باس۔ ایک انتہائی اہم خبر ہے۔ مادام ریکھا نے عمران اور اسکے ساتھیوں کو مشکبار میں مارگا گاؤں کے قریب بے ہوش کر کے اپنی تحویل میں لے لیا ہے اور اس گروپ میں صادق چکاری بھی شامل ہے اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو۔ اوور" شاگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ پاور ایجنسی کے آدمی نہ صرف وہاں مارگا گاؤں کے قریب موجود ہیں بلکہ انہوں نے گاؤں کے گرد خفیہ چیکنگ سنٹر بھی بنائے ہوئے ہیں کیونکہ مادام ریکھا کو یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اور صادق چکاری اس فلم رول کو حاصل کرنے کے لئے لازماً وہاں پہنچیں گے جو باوجود کوشش کے دستیاب نہ ہو سکا تھا اور اسی خیال کے پیش نظر مادام ریکھا نے وہاں خصوصی

انتظامات کر رکھے تھے۔ پھر مادام ریکھا کو ٹرانسمیٹر کال آئی کہ پانچ افراد پر مشتمل ایک گروپ جیپ میں وہاں پہنچا ہے۔ ان کے پاس کاغذات بھی درست ہیں اور وہ کافرستان کی فلمی دنیا سے متعلق ہیں اور فلم کی لوکیشن کے سروے کے لئے یہاں آئے ہیں جس پر مادام ریکھا نے ان کے قدوقامت وغیرہ کی تفصیلات حاصل کیں تو مادام ریکھا نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ ان کی کڑی نگرانی کی جائے اور اگر یہ فلم رول حاصل کر لیں تو انہیں بے ہوش کر کے کور کر لیا جائے اور اسے اطلاع دی جائے اور ساتھ ہی خفیہ الیکٹرونک آئی چیکنگ سنٹر کو بھی اس نے الرٹ کر دیا۔ پھر کافی دیر بعد مادام ریکھا کو کال ملی کہ یہ لوگ مارگا گاؤں میں اس غار کی چیکنگ کے بعد قریبی گاؤں راہوٹ گئے ہیں اور الیکٹرونک آئی سے چیکنگ کے نتیجے میں پتہ چلا ہے کہ ان کی ملاقات گاؤں کے سردار سے ہوئی اور پھر اس الیکٹرونک آئی سے سردار کو ایک فلم رول انہیں دیتے ہوئے دیکھا گیا۔ اس کے بعد ان میں سے ایک آدمی اس فلم رول کو لے کر چٹانوں کی اوٹ میں گیا اور وہاں اس نے اس فلم رول کو آگ لگا کر مکمل طور پر جلا دیا ہے جس پر مادام ریکھا نے اپنے آدمیوں سے رابطہ کیا اور انہیں حکم دیا کہ ان کو اس انداز میں روکا جائے کہ انہیں شک نہ پڑ سکے اور پھر انہیں انتہائی زود اثر گیس سے بے ہوش کر کے اسے فوری اطلاع دی جائے۔ پھر مادام ریکھا کو اطلاع ملی کہ انہیں بے ہوش کر دیا گیا ہے اور انہیں پاور ایجنسی کے خفیہ زمین دوز اڈے پر لے جایا گیا جس پر مادام ریکھا نے جدید میک

Admin @ www.hibuddiez.com

اپ واشرے ان سب کے میک اپ چیک کرنے کا حکم دیا اور پھر مادام ریکھا کو رپورٹ ملی کہ میک اپ واشرے ان سب کے میک اپ ختم ہو گئے ہیں اور ان میں ایک صادق چکاری اور ایک علی عمران ہے۔ وہاں موجود مادام ریکھا کا ایک آدمی ان دونوں کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ مادام ریکھا نے یہ رپورٹ ملتے ہی انہیں اس اڈے میں مسلسل بے ہوش رکھنے کا حکم دیا ہے اور مادام ریکھا خود ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر پر مشکبار روانہ ہو گئی ہیں۔ وہ چار گھنٹوں میں وہاں پہنچ جائے گی۔ اوور۔ تھرٹی ون نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"یہ اڈا کہاں ہے۔ تمہیں معلوم ہے۔ اوور" شاگل نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"یس سر۔ یہ اڈا مارگا گاؤں سے دو کلو میٹر دور شمال کی طرف پالا نامی پہاڑی کے دامن میں ہے۔ یہ اڈہ پہلے کسی مشکباری تنظیم کا تھا جس پر کافرستانی فوجیوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ اس پہاڑی کی نشانی یہ ہے کہ اس کی چوٹی پر دو چٹانیں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح موجود ہیں جیسے ایک دوسرے کے سہارے پر کھڑی ہوں۔ اوور"۔ تھرٹی ون نے جواب دیا۔

"وہاں کتنے افراد موجود ہوں گے۔ اوور"۔ شاگل نے پوچھا۔

"فوجیوں کی تعداد کا تو علم نہیں البتہ پاور ایجنسی کے چار ایجنٹ موجود ہیں۔ اوور"۔ تھرٹی ون نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تم نے اطلاع دے کر اپنے آپ کو سپیشل

بونس کا حقدار بنا لیا ہے۔ گڈ شو۔ اوور اینڈ آل" شاگل نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے تیزی سے اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل کالنگ۔ اوور" شاگل نے انتہائی بے چین سے لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ نراین اٹنڈنگ۔ اوور"۔ ایک مودبانہ سی آواز سنائی دی۔

"نراین تم مارگا گاؤں سے کتنے فاصلے پر موجود ہو۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جناب۔ ڈیڑھ سو میل کا فاصلہ تقریباً ہے۔ اوور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہارے پاس تیز رفتار ہیلی کاپٹر تو موجود ہو گا۔ اوور" شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ دو تیز رفتار ہیلی کاپٹر ہیں۔ اوور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو میری بات غور سے سنو۔ تم نے ایک اہم مشن مکمل کرنا ہے۔ اوور" شاگل نے کہا اور پھر اس نے تھرٹی ون کی رپورٹ کے مطابق اسے عمران اور اس کے ساتھیوں اور صادق چکاری کی گرفتاری اور جس اڈے پر وہ موجود تھے اس کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"یس سر۔ میں نے یہ اڈہ دیکھا ہوا ہے۔ اوور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مادام ریکھا چار گھنٹوں بعد وہاں پہنچ رہی ہے جبکہ تم زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر وہاں پہنچ سکتے ہو۔ اپنے ساتھ آدمی لے جاؤ اور تم نے وہاں موجود فوجیوں سمیت سب کو ہلاک کر کے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اسی بے ہوشی کے عالم میں اپنے ہیڈ کوارٹر لے آنا ہے اور یہ کام اس انداز میں کرنا ہے کہ صدر یا پرائم منسٹر کو بھی معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کام ہم نے کیا ہے۔ کیا تم یہ مشن مکمل کر لو گے۔ اوور۔" شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ اوور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو پھر فوری طور پر اسے مکمل کرو اور مجھے اطلاع دو۔ میں تمہاری کال کا شدت سے منتظر رہوں گا۔ اوور" شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"... دوسری طرف سے کہا گیا اور شاگل نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا تو ٹرانسمیٹر پر اس کی فریکونسی خود بخود ایڈجسٹ ہونے لگی۔

"میں تمہیں تو کسی صورت یہ کریڈٹ نہیں لینے دے سکتا ریکھا۔ یہ کریڈٹ ہر حالت میں سیکرٹ سروس کو ہی ملے گا"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز پر پڑی ہوئی شراب کی چھوٹی بوتل کا ڈھکن کھول کر اس نے اسے منہ سے لگا لیا۔

عمران کے تاریک ذہن میں خود بخود روشنی کی لہریں سی پیدا ہونے لگیں اور پھر آہستہ آہستہ اس کا ذہن پوری طرح بیدار ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اسے احساس ہوا کہ وہ کسی لرزنے والی چیز پر موجود ہے۔ اس کے ذہن میں کسی فلم کی طرح وہ منظر ابھر آیا جب وہ اپنے ساتھیوں سمیت سردار حاتم سے مل کر واپس جیپ پر جا رہا تھا کہ فوجیوں نے اس کی جیپ کو روکا اور پھر کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی تھی اور پھر اس کا ذہن کیمرے کے شٹر کی طرح بند ہو گیا تھا۔ دوسرے لمحے اسے احساس ہو گیا تھا کہ وہ کسی ہیلی کاپٹر کے عقبی خالی حصے میں اپنے ساتھیوں سمیت فرش پر لیٹا ہوا ہے۔ اس نے سر اٹھایا تو اس نے ہیلی کاپٹر کی فرنٹ سیٹ پر پائلٹ کے ساتھ ایک بھاری جسم کے آدمی کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ باقی ہیلی کاپٹر خالی تھا وہ اپنے ساتھیوں کے چہروں کو دیکھ کر بے اختیار

Admin @ www.hibuddiez.com

چونک پڑا کیونکہ صادق چکاری سمیت وہ سب اپنے اصل چہروں میں تھے۔ وہ سب بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور عمران سمجھ گیا کہ اس کی ذہنی مشقوں نے ایک بار پھر کام دکھا دیا ہے۔ وہ آہستہ سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا جسم بندھا ہوا نہ تھا۔ دوسرے لمحے وہ ساری صورت حال سمجھ گیا کہ اسے اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کر کے ہیلی کاپٹر پر کہیں لے جایا جا رہا ہے اور اصل چہروں کی وجہ سے وہ سمجھ گیا کہ انہیں پہچان لیا گیا ہے۔ اس لئے اس نے فوری طور پر ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنے کا پروگرام بنا لیا۔ اس کے سوا اس کے پاس اور کوئی صورت ہی نہ تھی۔ وہ آہستہ سے اٹھ کر عقبی سیٹ کے نیچے سے کرالنگ کرتا ہوا پائلٹ اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے بھاری جسم کے آدمی کے عین عقب میں پہنچ گیا۔ ہیلی کاپٹر کی سائیڈ بھی کھلی ہوئی تھی۔ عمران ایک جھٹکے سے اٹھا اور دوسرے لمحے بھاری جسم کا آدمی یکلخت اس کے دونوں ہاتھوں میں جکڑا ہوا بلند ہوا اور دوسرے لمحے اس کی چیخ ہیلی کاپٹر سے نیچے جاتی ہوئی سنائی دی۔ عمران نے اسے ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھلی ہوئی سائیڈ سے نیچے پھینک دیا تھا۔

"تم۔ تم۔ یہ۔ یہ".... پائلٹ نے بری طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"خبردار۔ اگر کوئی غلط حرکت کی تو گولی مار دوں گا"۔۔ عمران نے اس کی گردن کے عقب میں اکڑی ہوئی انگلی رکھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ پائلٹ کچھ سمجھتا۔ عمران نے دوسرے ہاتھ سے بجلی کی

سی تیزی سے اس کی بیلٹ کا بکل کھولا اور پھر پائلٹ کا بھی وہی حشر ہوا جو اس سے پہلے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدمی کا ہوا تھا۔ عمران اچھل کر پائلٹ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے نیچے جاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کا کنٹرول سنبھال لیا۔ ہیلی کاپٹر بال بال بچا تھا۔ اگر عمران فوری طور پر اسے کنٹرول نہ کر لیتا تو وہ ایک پہاڑی سے ٹکرا گیا ہوتا۔ اسی لمحے عمران نے اپنے آگے کافی فاصلے پر جاتے ہوئے ایک دوسرے ہیلی کاپٹر کو دیکھ لیا۔ یہ ٹرانسپورٹر ہیلی کاپٹر تھا اور کافی بڑا تھا۔ عمران نے بے اختیار اپنی جیبیں ٹٹولنا شروع کر دیں لیکن اس کی جیبیں خالی تھیں۔ عمران نے ایک نظر ماحول کا جائزہ لیا اور پھر آگے جانے والا ہیلی کاپٹر جیسے ہی ایک پہاڑی کے پیچھے جا کر اس کی نظروں سے غائب ہوا۔ عمران نے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑا اور پھر تیزی سے اسے غوطہ دے کر سائیڈ سے نکال کر پہاڑی چٹانوں کے اندر اندر فاصلے پر لے جانے لگا اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے ہیلی کاپٹر اتارنے کے لئے ایک مناسب جگہ نظر آ گئی تو اس نے پھرتی سے ہیلی کاپٹر کو چٹانوں کے درمیان ایک مسطح جگہ پر اتار دیا۔ دوسرے لمحے انجن بند کر کے وہ بجلی کی سی تیزی سے واپس مڑا اور پھر اس نے ایک ایک کر کے اپنے ساتھیوں اور صادق چکاری کو اٹھا کر ہیلی کاپٹر سے کچھ فاصلے پر چٹانوں کی اوٹ میں اس طرح لٹا دیا کہ اوپر سے وہ نظر نہ آ سکیں۔ اس کے بعد ایک بار پھر وہ ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ پر بیٹھا اور اس نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کیا لیکن زیادہ بلندی پر جانے کی بجائے وہ نیچے پرواز کرتا ہوا تھوڑے فاصلے پر گیا اور پھر اس

Admin @ www.hibuddiez.com

نے ہیلی کاپٹر کو ایک اور جگہ پر اتار دیا اور پھر ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر کر وہ دوڑتا ہوا واپس اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے ہیلی کاپٹر وہاں سے فاصلے پر اس لیے اتارا تھا کہ اگر ہیلی کاپٹر چیک ہو جائے تو بہر حال اتنا فاصلہ ہو کہ ہیلی کاپٹر کی لوکیشن کی وجہ سے وہ فوری طور پر گھیرے میں نہ آسکیں۔ خاصی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا تھوڑی دیر بعد عمران اپنے ساتھیوں کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے ایک نوکدار پتھر اٹھایا جس کی ایک سائیڈ اور نوک خاصی تیز تھی پھر اس نے صفدر کو الٹا کیا اور پھر اس کی گردن کے عقبی حصے میں اس پتھر کی تیز سائیڈ کی مدد سے کٹ لگایا۔ تھوڑا سا خون نکلا ہی تھا کہ صفدر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تو عمران نے مٹی اٹھا کر اس کے زخم پر ڈالی اور اسے مل دیا تاکہ مزید خون نہ نکلے اور پھر اس نے باری باری یہی کام تنویر، کیپٹن شکیل، صادق چکاری کے ساتھ کیا اور تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی ہوش میں آگئے۔ جب عمران نے انہیں پوزیشن بتائی تو سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہ ہیلی کاپٹر کافرستان سیکرٹ سروس کا ہے۔ اس پر اس کا مخصوص نشان موجود تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں سیکرٹ سروس کے آدمیوں نے چیک کیا تھا اور وہی ہمیں لے جا رہے تھے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ہمارے چہروں کو ہیلی کاپٹر پر تو صاف نہیں کیا گیا ہو گا۔ لامحالہ یہ کام کسی ایسے اڈے پر ہوا ہو گا جس میں جدید ترین میک اپ واشر بھی ہو گا اور اس کے علاوہ آپ نے ہیلی کاپٹر کا رخ جو بتایا ہے اس کے مطابق ہمیں کافرستان کی سرحد کی طرف نہیں لے جایا جا رہا تھا بلکہ مشکبار میں ہی کسی اور جگہ لے جایا جا رہا تھا۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... صفدر نے کہا تو عمران کے چہرے پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم درست کہہ رہے ہو لیکن یہ باتیں بعد میں بھی ہو سکتی ہیں۔ جیسے ہی انہیں ہیلی کاپٹر کی گمشدگی کا پتہ چلا۔ انہوں نے تلاش شروع کر دینی ہے اور اس سے پہلے ہمارا کسی محفوظ اڈے پر پہنچنا ضروری ہے"...... عمران نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں پہاڑی کی چوٹی پر جا کر ارد گرد کے علاقے کو چیک کروں تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ ہم کہاں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں قریب ہی کوئی خفیہ مشکباری اڈہ موجود ہو"۔ صادق چکاری نے کہا۔

"ہاں۔ جلدی ایسا کرو۔ لیکن خیال رکھنا کہ تمہیں چیک نہ کر لیا جائے۔ ہمارے پاس اسلحہ بھی نہیں ہے اور ہمیں بڑی آسانی سے مارا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں خیال رکھوں گا"...... صادق چکاری نے کہا اور پھر وہ ایک پہاڑی پر چڑھنے لگا۔ اسی لمحے دور سے ایک ہیلی کاپٹر آتا ہوا دکھائی دیا تو صادق چکاری سمیت سب چٹانوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ ہیلی کاپٹر ان

Admin @ www.hibuddiez.com

کے سروں کے اوپر سے گزر کر آگے بڑھ گیا تو صادق چکاری ایک بار پھر اوپر چڑھنے لگا۔ ہیلی کاپٹر واپس نہ آیا لیکن تھوڑی دیر بعد صادق چکاری انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا نیچے آگیا۔

"عمران صاحب۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہ علاقہ وچوک پہاڑی سلسلے کا علاقہ ہے یہاں قریب ہی ایک مشکباری تنظیم کا خفیہ اڈہ موجود ہے۔ میں وہاں کئی بار جا چکا ہوں آیئے" صادق چکاری نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب صادق چکاری کی رہنمائی میں پہاڑی چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے ایک طرف کو بڑھتے چلے گئے تقریباً بیس منٹ بعد صادق چکاری نے انہیں رکنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ خود آگے بڑھ کر ایک چٹان پر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ منہ کی سائیڈوں میں رکھے اور دوسرے لمحے ایک تیز سیٹی کی آواز اس کے منہ سے نکلی۔ آواز کبھی آہستہ ہو جاتی اور کبھی تیز۔ کچھ دیر تک وہ اسی طرح سیٹی بجاتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ ہٹا لئے۔ چند لمحوں بعد اس نے اشارے سے انہیں اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا تو عمران اور اس کے ساتھی آگے بڑھے اور اسی لمحے انہوں نے کچھ فاصلے پر ایک چٹان کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا اور پھر اس چٹان کے ہٹنے سے بننے والے خلا میں سے ایک مشکباری باہر آگیا۔

"آپ یہاں رکیں۔ میں اس سے بات کرتا ہوں" صادق چکاری نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ وہ دونوں کچھ دیر تک باتیں کرتے رہے۔

"آجایئے عمران صاحب" صادق چکاری نے مڑ کر کہا تو عمران اور اس کے ساتھی آگے بڑھے اور پھر اس چٹان کے ہٹنے سے بننے والے خلا سے باہر آنے والے مشکباری کی رہنمائی میں وہ اس خلا میں گھس گئے۔ یہ ایک قدرتی کریک سا تھا۔ ان کے آگے بڑھتے ہی اس آدمی نے ایک سائیڈ پر موجود لکڑی کے بنے ہوئے کنڈے میں دونوں ہاتھ ڈال کر اسے کھینچا تو چٹان ہلکی سی گڑگڑاہٹ سے برابر ہو گئی۔

"آیئے جناب" اس آدمی نے کہا اور پھر وہ اس کریک میں جس میں خاصا اندھیرا تھا آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک موڑ مڑ کر ایک بڑی سی غار میں پہنچ گئے۔ یہاں باقاعدہ فرش پر دری بچھی ہوئی تھی اور وہاں ایک ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا اور دوسرا سامان بھی۔

"اس کا نام نصیر الدین ہے اور اس کا تعلق مشکباری مجاہد تنظیم الحرب سے ہے۔ یہ اس اڈے کا انچارج ہے۔ مجھے چونکہ یہ پہچانتا تھا اس لئے ہم یہاں آگئے ہیں اور اب ہم محفوظ ہیں" صادق چکاری نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمیں معلوم کرنا ہے کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا ہے۔ کیا مارگا گاؤں کے قریب اس تنظیم کا کوئی اڈہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں جناب۔ وہاں ہمارے اڈے پر ٹرانسمیٹر پر بات ہو سکتی ہے"...... نصیر الدین نے کہا۔

"کون انچارج ہے وہاں"...... صادق چکاری نے پوچھا۔

"کمانڈر طوسی"...... نصیر الدین نے جواب دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"اوہ۔ اس کی مجھ سے بات کراؤ"..... صادق چکاری نے کہا تو نصیر الدین نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ عمران نے دیکھ لیا تھا کہ یہ انتہائی خصوصی نوعیت کا ٹرانسمیٹر تھا جس کی کال عام کال چیکر سے چیک نہ ہو سکتی تھی۔ اس لئے وہ خاموش رہا۔

"ہیلو ہیلو۔ نصیر الدین کالنگ فرام سکسٹی سکسٹی۔ اوور" نصیر الدین نے فریکونسی ایڈجسٹ کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ فارٹی فارٹی اٹنڈنگ یو۔ اوور"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کمانڈر طوسی سے بات کراؤ۔ یہاں سرخ شاہین موجود ہے۔ وہ کمانڈر طوسی سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اوور"..... نصیر الدین نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی ایسا ہے۔ اوور"... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں۔ اوور"...... نصیر الدین نے کہا۔

"ہیلو۔ کمانڈر طوسی بول رہا ہوں نصیر الدین۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ سرخ شاہین تمہارے پاس موجود ہے۔ اوور"...... ایک اور بھاری آواز سنائی دی لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اسے نصیر الدین کی بات کا یقین نہ آ رہا ہو۔

"ہیلو کمانڈر طوسی۔ میں سرخ شاہین بول رہا ہوں سکسٹی سکسٹی سے۔ اوور"...... اس بار صادق چکاری نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ سرخ شاہین آپ وہاں کیسے پہنچ گئے۔ ہم تو آپ کی وجہ سے سخت پریشان تھے ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے آپ کے متعلق اطلاع ملی تھی کہ آپ کو لاسٹ اڈے پر چیک کیا گیا تھا اور پھر اس اڈے پر موجود افراد کو گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے اور یہ کارروائی دو ہیلی کاپٹروں نے کی اور پھر آپ اور آپ کے ساتھیوں کو وہ لوگ بے ہوشی کے عالم میں ہیلی کاپٹروں پر اٹھا کر لے گئے تھے۔ ہم ابھی رابطہ ہی کر رہے تھے تاکہ آپ کے متعلق معلومات مل سکیں کہ آپ کی کال آ گئی۔ اوور"۔ کمانڈر طوسی نے کہا۔

"میرے ساتھ سورج اور اس کے ساتھی بھی ہیں کمانڈر طوسی۔ ہم وہاں فلم رول کی تلاش کے لئے گئے تھے جو ہمیں راہوٹ گاؤں کے سردار حاتم سے مل گیا لیکن واپسی پر ہمیں فوجیوں نے روک کر بے ہوش کر دیا اور جب ہمیں ہوش آیا تو ہم ہیلی کاپٹر سے باہر تھے۔ ہماری بے ہوشی کے دوران ہی سورج نے ہوش آنے پر ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر لیا تھا اور ہمیں ہیلی کاپٹر سے نیچے اتار لیا تھا۔ پھر ہم یہاں سکسٹی سکسٹی میں پہنچ گئے ہیں۔ لیکن ہم تفصیل سے معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے اور کس نے کی ہے۔ اوور"...... صادق چکاری نے کہا۔

"میں آپ کو تھوڑی دیر بعد خود کال کروں گا۔ پھر تفصیل بتاؤں گا۔ آپ وہیں رہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور صادق چکاری نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"کیا یہ اڈا ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اچانک ہمیں گھیر لیا جائے" عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ اسے چیک نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر چیک بھی کر لیا جائے تب بھی یہاں سے نکلنے کا ایک خفیہ راستہ موجود ہے اور اس اڈے کو فوری طور پر تباہ کئے جانے کا بھی انتظام موجود ہے" نصیر الدین نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو صادق چکاری نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ فارنی فارنی سے کمانڈر طوسی کالنگ یو۔ اوور" کمانڈر طوسی کی آواز سنائی دی۔

"یس سرخ شاہین اٹنڈنگ یو۔ اوور" صادق چکاری نے کہا۔

"جناب۔ ہم نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ آپ کو پاور ٦ ایجنسی کے آدمیوں نے چیک کر کے بے ہوش کیا اور اڈے میں لے گئے۔ جہاں آپ سب کے میک اپ واش کئے گئے۔ پاور ٦ ایجنسی کی مادام ریکھا ہیلی کاپٹر پر یہاں آ رہی ہے لیکن پھر سیکرٹ سروس کے دو ہیلی کاپٹروں پر بارہ آدمی یہاں پہنچے اور انہوں نے یہاں موجود پاور ٦ ایجنسی کے تمام افراد کو کافرستانی فوجیوں سمیت گولیوں سے اڑا دیا اور آپ سب کو ہیلی کاپٹر پر سوار کر کے مشکبار میں اپنے اڈے کی طرف لے گئے۔ اوور" کمانڈر طوسی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میری بات کراؤ" عمران نے صادق چکاری سے کہا۔

"ہیلو کمانڈر۔ سورج سے بات کرو۔ اوور" صادق چکاری نے کہا۔

"یس سر۔ اوور" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو کمانڈر طوسی میں سورج بول رہا ہوں۔ تمہاری بتائی ہوئی تفصیل ہم نے سن لی ہے لیکن اس کا مطلب ہے کہ اب اس سکشن سکشن کو جلد ہی فوجیوں نے گھیر لینا ہے کیونکہ مادام ریکھا نے پرائم منسٹر یا صدر کافرستان کو رپورٹ دینی ہے اور پھر یہاں موجود کافرستانی فوجیوں نے ہماری تلاش شروع کر دینی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کی تلاش شروع ہونے سے پہلے ہم آزاد مشکبار یا پاکیشیا پہنچ جائیں۔ کیا یہاں سے کوئی ایسا انتظام ہو سکتا ہے۔ اوور" عمران نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر تو ہمارے پاس نہیں ہیں جناب اور نہ ہی اسے چھوڑا جائے گا البتہ جہاں آپ موجود ہیں وہاں سے چار کلو میٹر دور ایک بڑا گاؤں ہے جس کا نصیر الدین کو علم ہے۔ وہاں سے جیپ آپ کو مل جائے گی میک اپ کا سامان بھی اور اس کے ساتھ گائیڈ بھی جو ایک محفوظ راستے سے آپ کو آزاد مشکبار پہنچا سکتا ہے۔ اوور" ... کمانڈر طوسی نے کہا۔

"تو پھر اس کا فوری انتظام کرو۔ ہم جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہتے ہیں۔ اوور" ...... عمران نے کہا۔

"آپ نصیر الدین کے ساتھ وہاں پہنچ جائیں۔ نصیر الدین کو علم ہے کہ آپ نے کہاں پہنچنا ہے۔ میں اس دوران وہاں ہدایات دے

Admin @ www.hibuddiez.com

دوں گا۔اوور"۔ کمانڈر طوسی نے کہا۔

"اوکے۔اوور اینڈ آل"…… عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"چلو نصیر الدین۔ہم نے فوری یہاں سے نکلنا ہے"…… عمران نے نصیر الدین سے کہا اور نصیر الدین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

شاگل اپنے دفتر میں انتہائی اضطراب اور بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اس وقت شدید ہیجان میں مبتلا ہے۔ وہ بار بار میز پر موجود ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھتا اور پھر ٹہلنا شروع کر دیتا۔

"جلدی کرو کم بختو۔ورنہ اس بار مجھے موت کی کرسی سے کوئی نہ بچا سکے گا"…… شاگل نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے بڑبڑا کر کہا وہ بار بار مٹھیاں بھینچ اور کھول رہا تھا۔اسے اس عالم میں ٹہلتے ہوئے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہو گیا تھا اور حقیقتاً اس وقت اس پر گزرنے والا ایک ایک لمحہ قیامت بن کر گزر رہا تھا اور پھر اچانک ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو شاگل اس طرح اچھل کر میز کی طرف بڑھا جیسے ایک لمحے کی تاخیر سے اس پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"ہیلو۔ موتی رام کالنگ۔ اوور" ایک آواز سنائی دی۔

"جلدی بکو۔ کیا ہوا۔ کیا کیا ہے تم نے۔ جلدی بکو جلدی۔ اوور" شاگل نے حلق پھاڑ کر چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ کے حکم کی مکمل تعمیل کر دی گئی ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے اس قدر زور سے سانس لیا جیسے پورے کمرے میں موجود ہوا کو وہ ایک ہی بار اپنے سینے میں جمع کر لینا چاہتا ہو۔

"اوہ۔ گڈ گاڈ۔ تفصیل بتاؤ تفصیل۔ اوور" شاگل نے بار بار لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"باس۔ آپ کے حکم کے مطابق نرائن اور اس کے ساتھ جانے والے افراد اور ایک پائلٹ اور نرائن کے اسسٹنٹ شیام کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے بعد آپ کے حکم کے مطابق ان سب افراد کو بغیر اسلحے کے ہلاک کر دیا گیا اور پھر ان کی لاشیں اور پہلے سے موجود دونوں لاشیں ان دونوں ہیلی کاپٹروں میں ڈال کر انہیں پہاڑیوں میں لے جا کر میزائل مار کر تباہ کر دیا گیا ہے۔ ہیڈ کوارٹر میں موجود میرے علاوہ باقی پانچ افراد کو بھی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر جلا دی گئی ہیں اور اب ہیڈ کوارٹر میں اس وقت میں اکیلا موجود ہوں۔ اوور"۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"گڈ۔ تم نے میرے حکم کی تعمیل کر کے اپنے آپ کو اس بات کا

اہل ثابت کر دیا ہے کہ تم پر مکمل اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ تمہیں نہ صرف اس کا مالی انعام ملے گا بلکہ آج کے بعد تم ہمیشہ میری گڈ بک میں بھی رہو گے۔ موتی رام۔ اوور"۔ شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تھینک یو باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل تو میرا فرض ہے باس۔ اوور" موتی رام نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں فوری طور پر ہیڈ کوارٹر نمبر ٹو سے شیام اور اس کے چند ساتھیوں کو بھجوا رہا ہوں تاکہ وہاں نفری پوری کی جا سکے لیکن انچارج تم ہی رہو گے۔ اوور" شاگل نے کہا۔

"تھینک یو باس۔ میں آئندہ بھی آپ کا وفادار رہوں گا۔ اوور"۔ دوسری طرف سے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"او کے۔ جب شیام پہنچ جائے تو اسے کہنا کہ مجھے کال کرے۔ اوور اینڈ آل" شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر تیزی سے اس پر ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں۔ اوور"..... شاگل نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"شیام اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"..... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ سی آواز سنائی دی۔

"تمہیں جو ہدایات دی گئی تھیں ان کے مکمل ہونے کا وقت آ گیا

Admin @ www.hibuddiez.com

ہے۔ کیا تم پوری طرح تیار ہو۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ مجھے آپ کے حکم کا انتظار تھا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ فوراً اپنے ساتھیوں سمیت ہیڈ کوارٹر نمبر ون پہنچو۔ وہاں موتی رام اکیلا موجود ہے اور اس نے بھی تمام کارروائی مکمل کر لی ہے۔ اب مزید کارروائی تم نے مکمل کرنی ہے۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کارروائی مکمل کر کے مجھے فوراً رپورٹ دینا۔ میں تمہاری کال کا منتظر رہوں گا۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور شاگل نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر ایک بٹن دبا دیا تاکہ دوسری طرف سے کال آئے تو وہ رسیو کر سکے۔ اب اس کے چہرے پر خاصے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے میز کی دراز سے ایک چھوٹی شراب کی بوتل اٹھائی اور اسے کھول کر منہ سے لگا لیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو شاگل نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ شیام کالنگ باس فرام مشکبار ہیڈ کوارٹر نمبر ون۔ اوور"...... شیام کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ شاگل اٹنڈنگ یو۔ کوئی پرابلم۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"نو سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ اب جیسا میں نے تمہیں سمجھایا تھا تم اس طرح کی رپورٹ اپنے طور پر مین ہیڈ کوارٹر کو کرو۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... شیام نے کہا تو شاگل نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"راجندر بول رہا ہوں باس۔ مشکبار ہیڈ کوارٹر نمبر ون کے بارے میں انتہائی بری رپورٹ موصول ہوئی ہے اور یہ رپورٹ ہیڈ کوارٹر نمبر نو کے چیف شیام نے دی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا مطلب۔ شیام نے ہیڈ کوارٹر نمبر ون کے بارے میں رپورٹ دی ہے۔ کیا مطلب۔ ہیڈ کوارٹر نمبر ون کا انچارج تو نرائن ہے۔ اس نے رپورٹ کیوں نہیں دی اور کیا رپورٹ ہے"...... شاگل نے لہجے کو حیرت سے پر بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ شیام نے رپورٹ دی ہے کہ اسے اطلاع ملی کہ ہیڈ کوارٹر نمبر ون کا انچارج نرائن اپنے بارہ ساتھیوں سمیت ہیڈ کوارٹر کے دونوں ہیلی کاپٹروں پر سوار کسی مشن پر جا رہا تھا کہ دونوں ہیلی کاپٹر پہاڑیوں سے ٹکرا کر تباہ ہو گئے اور نرائن سمیت سب افراد ہلاک ہو گئے جس پر شیام اپنے ساتھیوں سمیت فوراً ہیڈ کوارٹر نمبر ون پہنچا تاکہ تفصیل حاصل کر سکے اور وہاں اس نے نرائن کے ایک اسسٹنٹ

Admin @ www.hibuddiez.com

موتی رام کو شدید زخمی حالت میں پایا۔ اس موتی رام کو گولی ماری گئی تھی۔ اس نے مرنے سے پہلے بتایا کہ ہیڈ کوارٹر میں گروہ بندی تھی جس میں سے ایک گروہ کی سرپرستی نرائن کرتا تھا جبکہ دوسرے گروہ جس میں پانچ چھ افراد تھے کی سرپرستی نرائن کا سیکنڈ چیف رام لعل کرتا تھا۔ نرائن اور رام لعل میں لڑائی ہو گئی جس میں بیچ بچاؤ کرا دیا گیا۔ پھر نرائن اپنے بارہ ساتھیوں کو لے کر دو ہیلی کاپٹروں پر سوار ہو کر کافرستان آنے لگا تو رام لعل اور اس کے ساتھیوں نے دونوں ہیلی کاپٹروں کو میزائلوں سے تباہ کر دیا اور خود بھی وہ فرار ہو گئے ہیں۔ چونکہ موتی رام غیر جانبدار تھا اس لئے انہوں نے جاتے ہوئے اسے بھی اپنی طرف سے ہلاک کر دیا اور پھر وہ غائب ہو گئے۔ اب شیام وہاں اپنے ساتھیوں سمیت موجود ہے۔ موتی رام بھی ہلاک ہو چکا ہے"۔ راجندر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کی تو اعلیٰ سطح پر تحقیقات ہونی چاہئے۔ تم ایسا کرو کہ شیام کو ہیڈ کوارٹر نمبر ون کا انچارج بنا دو اور ہیڈ کوارٹر نمبر ٹو پر اس کے اسسٹنٹ کو انچارج بنا دو۔ میں خود وہاں جاؤں گا اور اس معاملے میں مزید تحقیقات کروں گا اور شیام کو حکم دے دو کہ جو لوگ فرار ہو گئے ہیں ان کی تلاش کرے اور انہیں گرفتار کرے"۔ شاگل نے کہا۔

"یس باس"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور شاگل نے رسیور رکھ کر ایک طویل اطمینان بھرا سانس لیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔ شاگل نے کہا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس سے کال ہے جناب"۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"۔ شاگل نے کہا۔

"ہیلو۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں"۔ چند لمحوں بعد صدر کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس شاگل بول رہا ہوں"۔ شاگل نے کہا۔

"پریذیڈنٹ صاحب سے بات کریں جناب"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"۔ چند لمحوں بعد صدر کی باوقار سی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ شاگل بول رہا ہوں سر"۔ شاگل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر شاگل۔ پاور ایجنسی کی مادام ریکھا نے شکایت کی ہے کہ ان کی ایجنسی نے عمران اور اس کے ساتھیوں اور صادق چکاری کو مارگا گاؤں کے قریب سے گرفتار کر لیا تھا اور ان سب کے میک اپ واش کر کے انہیں چیک بھی کر لیا گیا۔ مزید تصدیق کے لئے مادام ریکھا کافرستان سے ہیلی کاپٹر پر وہاں پہنچی تو انہوں نے دیکھا کہ یہ لوگ غائب تھے جبکہ پاور ایجنسی کے آدمی اور چند فوجی بھی جو وہاں موجود تھے وہ ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس نے ارد گرد کے دیہاتیوں سے معلومات

Admin @ www.hibuddiez.com

حاصل کیں تو اسے معلوم ہوا کہ کافرستان سیکرٹ سروس کے دو ہیلی کاپٹر وہاں پہنچے اور ان سب کو ہلاک کر کے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوشی کے عالم میں لے گئے جس پر مادام ریکھا نے مشکبار میں سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کیا تو وہاں کے انچارج شیام نے ایسے کسی واقعہ سے انکار کر دیا بلکہ اس نے بتایا کہ دونوں ہیلی کاپٹر تباہ ہو چکے ہیں پھر اس نے گروہ بندی اور آپس کی لڑائی کے بارے میں تفصیل بتائی۔ مادام ریکھا کا کہنا ہے کہ یہ سب کچھ آپ نے کیا ہے"۔ صدر نے انتہائی ناخوشگوار لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ مجھے ابھی دس منٹ پہلے رپورٹ ملی ہے"۔ شاگل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی راجندر کی بتائی ہوئی رپورٹ تفصیل سے بتا دی۔

"میں نے جناب انکوائری کا حکم دے دیا ہے۔ مجھے تو یہ علم نہیں ہے کہ مادام ریکھا نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار بھی کیا ہے یا نہیں۔ ہمارا ہیڈ کوارٹر تو اس مارگا گاؤں سے پورے ڈیڑھ سو کلو میٹر دور ہے۔ مادام ریکھا نے ہو سکتا ہے کہ انہیں گرفتار کیا ہو اور پھر مشکباریوں کی کسی تنظیم نے انہیں چھڑا لیا ہو۔ اب مادام ریکھا خواہ مخواہ سیکرٹ سروس پر الزام تراشی کر رہی ہیں اور میں اس الزام تراشی پر احتجاج بھی کرتا ہوں اور آپ سے میری درخواست بھی ہے کہ آپ اس الزام تراشی کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائیں"...... شاگل نے

انتہائی پر زور لہجے میں کہا۔

"آپ نے سیکرٹ سروس کے مشکبار ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جو رپورٹ دی ہے یہ تو آپ کی نااہلی کا ثبوت ہے مسٹر شاگل۔ اس سے تو یہی سمجھا جا سکتا ہے کہ آپ کی قطعی کوئی انتظامی گرفت اپنے ڈیپارٹمنٹ پر نہیں ہے کہ وہاں نہ صرف گروہ بندیاں ہوتی ہیں بلکہ ایک دوسرے کو ہلاک کیا جاتا ہے اور قیمتی ہیلی کاپٹر بھی تباہ کر دیئے جاتے ہیں۔ اس بات کا میں انتہائی سختی سے نوٹس لے رہا ہوں"۔ صدر نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"جناب۔ مرکز سے ہٹ کر جو ہیڈ کوارٹر بنائے جاتے ہیں وہاں ایسے حالات کا ہر وقت امکان رہتا ہے اس لئے جناب میں ایسے ہیڈ کوارٹر بنانے کے ہی خلاف تھا اور میں نے اس سلسلے میں اعتراض بھی کیا تھا لیکن پرائم منسٹر صاحب کے حکم کی وجہ سے میں انہیں قائم کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ ویسے جناب میں خود اس بارے میں تحقیقات کرنا چاہتا ہوں تاکہ آئندہ ایسے واقعات کا اعادہ نہ ہو سکے"۔ شاگل نے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ نے مخالفت کی تھی اور یہ ہیڈ کوارٹر پرائم منسٹر صاحب کے حکم پر بنائے گئے تھے"...... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں جناب۔ پرائم منسٹر صاحب کے حکم پر ایسا ہوا تھا۔ ان کی فائل میں میری مخالفت ریکارڈ پر موجود ہے۔ اس میں یہی خدشہ ظاہر

Admin @ www.hibuddiez.com

کیا گیا تھا کہ مرکز سے دور ہونے کی وجہ سے وہاں کوئی بھی حادثہ کسی بھی وقت رونما ہو سکتا ہے" شاگل نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ پھر آپ کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے اور اس واقعہ کے بعد واقعی مادام ریکھا کا الزام صرف الزام ہی رہ جاتا ہے۔ اوکے" صدر نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے ایک بار پھر طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے ساتھ ساتھ مسرت کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔ اس نے آج بروقت کارروائی کر کے اپنے آپ کو بہت بڑے عذاب سے بچا لیا تھا۔ اسے جیسے ہی یہ اطلاع ملی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ایک ہیلی کاپٹر پر قبضہ اور اس کے پائلٹ اور نرائن کے اسسٹنٹ کو نیچے پھینک کر ہلاک کر دیا ہے اور خود غائب ہو گئے ہیں تو اس نے موتی رام کے ذریعے نرائن اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے ہیلی کاپٹروں کو میزائلوں سے تباہ کرنے اور بقیہ افراد کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں جلا دینے اور پھر شیام کو بھیج کر اس موتی رام کو ہلاک کرنے کی شاطرانہ ترکیب سوچی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بہرحال یہ بات لیک آؤٹ ہو جائے گی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو مادام ریکھا کے اڈے سے سیکرٹ سروس نے نکالا ہے اور اس کے بعد اس کے لئے کوئی جائے پناہ نہ ہوگی اور لازماً اس کا کورٹ مارشل کر کے اسے موت کی سزا دی جائے گی۔ اس لئے اس نے اپنی جان بچانے کے لئے اپنے ہی ماتحتوں کا قتل عام کرا دیا تھا اور اس کی اس شاطرانہ اور سفاکانہ ترکیب نے بہرحال اسے موت کی کرسی سے بچا لیا تھا۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ اب چاہے مادام ریکھا لاکھ سر پٹک لے وہ اس پر کوئی الزام ثابت نہیں کر سکتی اور نہ ہی وہ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کی گرفتاری کا کریڈٹ لے سکتی ہے۔ اسے اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں تھی کہ اس کی اس کارروائی سے کافرستان کے دشمن عمران اور اس کے ساتھی اور صادق چکاری بچ گئے ہیں بلکہ اسے اس بات سے دلچسپی تھی کہ کریڈٹ بہرحال سیکرٹ سروس کو ہی ملنا چاہئے اور کوئی ایجنسی کسی صورت بھی سیکرٹ سروس کی نسبت کریڈٹ نہ لے سکے

Admin @ www.hibuddiez.com

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ناٹران کے آفس میں موجود تھا۔ انہیں یہاں آئے ہوئے تھوڑی دیر گزری تھی چونکہ مقبوضہ وادی مشکبار سے آزاد وادی مشکبار جانا انتہائی سخت چیکنگ کی وجہ سے تقریباً ناممکن بنا دیا گیا تھا اس لئے صادق چکاری کے آدمیوں کی مدد سے عمران اپنے ساتھیوں سمیت مقبوضہ وادی مشکبار سے کافرستان میں داخل ہوا اور پھر وہاں سے وہ آسانی سے دارالحکومت پہنچ گیا۔ صادق چکاری کے ایک خاص اڈے پر انہوں نے نہ صرف دوبارہ میک اپ کر لئے تھے بلکہ لباس بھی تبدیل کر لئے تھے۔ اس لئے انہیں ناٹران کے پاس پہنچنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئی جبکہ صادق چکاری اپنے ایک اڈے پر ہی رہ گیا تھا۔ ناٹران ان کے لئے کھانے کا بندوبست کرنے گیا ہوا تھا۔ عمران نے یہاں پہنچتے ہی خصوصی ٹرانسمیٹر پر ایکسٹو کو مشن کی تکمیل کی رپورٹ دے دی تھی۔ اس لئے اب وہ اطمینان سے بیٹھے بات چیت کر رہے تھے کہ اچانک ناٹران دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ انتہائی حیرت انگیز خبریں ملی ہیں" ناٹران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیسی خبریں" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وادی مشکبار میں سیکرٹ سروس کے دو مستقل ہیڈ کوارٹرز موجود ہیں۔ ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ سیکرٹ سروس کے وادی مشکبار کے ہیڈ کوارٹرز میں دن میں عجیب واقعہ ہوا ہے۔ وہاں گروپ بندی تھی اور پھر دونوں گروپ ایک دوسرے سے لڑ پڑے۔ ایک گروپ نے دوسرے گروپ کے دونوں ہیلی کاپٹروں کو پرواز کے دوران میزائلوں سے تباہ کر دیا اور پھر خود بھی فرار ہو گئے اور آج تک ان کا پتہ نہیں چل سکا" ناٹران نے کرسی پر بیٹھ کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس قسم کی گروہ بندی اور سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹرز میں۔ نہیں ایسا تو ممکن ہی نہیں۔ یہ کب کا واقعہ ہے" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی روز جس روز آپ ان کے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر کے وہاں سے نکل گئے تھے" ناٹران نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے" عمران نے کہا۔

"کیا بات ہے عمران صاحب۔ ہماری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں

Admin @ www.hibuddiez.com

"آئی" صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"کوئی گروہ بندی نہیں ہوئی۔ یہ سب شاگل کی کارروائی ہے۔ وہ اپنے آپ کو بچانے کے لئے اپنے ہی آدمیوں کا قتل عام کرانے سے بھی باز نہیں آتا۔ پاور ایجنسی نے ہمیں گرفتار کیا تو اس کی خبر یقیناً شاگل تک پہنچ گئی اور شاگل نے اپنے اس ہیڈ کوارٹر کو حکم دیا کہ ہمیں پاور ایجنسی کی گرفت سے نکال لیا جائے تاکہ ہماری گرفتاری کا کریڈٹ پاور ایجنسی نہ لے سکے لیکن مجھے راستے میں ہوش آ گیا اور پھر ہم فرار ہو گئے۔ ادھر لامحالہ ریکھا کو یہ اطلاع مل گئی ہو گی کہ سیکرٹ سروس کے آدمیوں نے یہ کارروائی کی ہے اور اگر وہ یہ ثابت کر دیتی تو پھر شاگل کا لامحالہ کورٹ مارشل ہو جاتا اور اسے انتہائی سخت سزا ملتی۔ شاگل نے پیش بندی کے طور پر اپنے ہی ہیڈ کوارٹر کے سب افراد کو ہلاک کرا دیا اور بہانہ گروہ بندی کا کر دیا۔ اس طرح اس نے تمام ثبوت مٹا دیئے ہیں" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ ایسا ہی ہو سکتا ہے" صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں شاگل سے بات کرتا ہوں۔ ابھی سب کچھ سامنے آ جائے گا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ چیف شاگل جہاں بھی ہوں میری ان سے بات کراؤ ورنہ چیف شاگل کو موت کی گرفت میں پہنچنے سے کوئی نہ بچا سکے گا" عمران نے کہا۔

"یس۔ جی۔ ہولڈ آن کریں" دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ شاگل بول رہا ہوں" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد شاگل کی سخت اور غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اپنے آپ کو بچانے کے لئے کتنے آدمیوں کی قربانی دینی پڑی ہے تمہیں" عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا بکواس کر رہے ہو۔ کیا کہہ رہے ہو تم" شاگل نے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچا کہ کافرستان کے صدر سے بات کرنے سے پہلے تم سے بات کر لوں۔ میں انہیں حقیقت بتانا چاہتا تھا کہ پاور ایجنسی نے ہمیں گرفتار کر لیا لیکن سیکرٹ سروس نے انہیں ہلاک کر کے ہمیں وہاں سے اڑا لیا لیکن راستے میں ہمیں ہوش آ گیا اور پھر ہم نے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر لیا اور پھر ہم وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے اور اب مجھے یہاں پاکیشیا میں اطلاع ملی ہے کہ تم نے اپنے آپ کو اس الزام سے بچانے کے لئے مشکبار میں اپنے آدمیوں کا ہی قتل عام کرایا ہے۔ کیا خیال ہے بات کروں صدر صاحب سے" عمران نے جان بوجھ کر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"تم غلط کہہ رہے ہو۔ میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا۔ چونکہ تم میرے دشمن نمبر ایک ہو۔ اس لئے تم بھی مجھ پر الزام لگا رہے ہو" شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں صدر صاحب سے کہہ دوں گا کہ وہ اس واقعہ کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائیں اور مجھے یقین ہے کہ تم نے اپنے طور پر جتنی بھی احتیاط کی ہو۔ بہرحال تم سے کہیں نہ کہیں غلطی ضرور ہوئی ہو گی اور اعلیٰ سطحی تحقیقات میں جب یہ غلطی سامنے آئے گی تو پھر تمہیں موت کی کرسی پر بیٹھنے سے کوئی نہ بچا سکے گا" عمران نے کہا۔

"تم۔ تم چاہتے کیا ہو۔ یہ سیکرٹ سروس کا اپنا معاملہ ہے تم کیوں اس معاملے میں دخل اندازی کر رہے ہو نانسنس" شاگل کی اس بار بوکھلائی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ اسے یقیناً احساس ہو گیا تھا کہ اگر عمران نے اپنی بات پر عمل کر دیا تو نتیجہ واقعی وہی نکلے گا جو عمران کہہ رہا ہے۔

"اس میں چونکہ میں اور میرے ساتھی ملوث رہے ہیں۔ اس لئے یہ صرف کافرستان سیکرٹ سروس کا ہی معاملہ نہیں ہے" عمران نے جواب دیا۔

"میں نے تو بہرحال تمہاری زندگیاں بچائی ہیں ورنہ وہ ریکھا تمہیں گولیوں سے اڑا دیتی۔ کیا تم مجھے اس بات کا بدلہ دے رہے ہو نانسنس" شاگل نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"چلو تم نے اقرار جرم تو کر لیا اور یہ گفتگو ٹیپ ہو رہی ہے اور اب

میں یہ ٹیپ صدر کافرستان کو بھیج دوں گا اور پھر میرا خیال ہے کہ تحقیقات کا مسئلہ بھی نہ رہے گا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پ۔ پپ۔ پلیز عمران۔ پلیز۔ دیکھو۔ پلیز" شاگل اس بری طرح بوکھلایا کہ سوائے پلیز کے اس کے منہ سے اور کوئی لفظ ہی نہ نکل سکا۔ ٹیپ کی بات سن کر وہ واقعی حواس باختہ ہو گیا تھا۔

"ایک شرط پر تمہاری جان بخشی ہو سکتی ہے چیف شاگل" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شرط۔ کونسی شرط۔ کیا مطلب" شاگل نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"شرط یہ ہے کہ تم وعدہ کرو کہ آئندہ تمہاری سیکرٹ سروس وادی مشکبار میں مشکباریوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرے گی" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی مشن ہو تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ میں انکار کر دوں" شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ نہتے معصوم اور بے گناہ مشکباریوں کے خلاف تم یا تمہاری سیکرٹ سروس کوئی کارروائی نہیں کرے گی" عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ وعدہ میں کر سکتا ہوں۔ میں تو ویسے ہی اس بات کے خلاف ہوں" ... شاگل نے فوراً کہا۔

Admin @ www.hibuddiez.com

"جھوٹ مت بولو شاگل۔ مجھے جھوٹ سے سخت نفرت ہے۔ میرے پاس اطلاعات موجود ہیں کہ وادی مشکبار میں تمہارے ہیڈ کوارٹر کے آدمیوں نے وادی مشکبار کے ایک علاقے سجارے میں ایک کارروائی کے دوران دس بے گناہ دیہاتی مشکباریوں کو گولیوں سے اڑا دیا تھا۔ ان کا قصور صرف اتنا تھا کہ انہوں نے تمہارے آدمیوں کی مخبری کرنے سے انکار کر دیا تھا" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ۔ وہ نرائن نے ایسا کیا تھا میرے حکم کے بغیر اپنے طور پر۔ اور نرائن کو اس کی سزا مل چکی ہے۔ وہ اپنے تمام ساتھیوں سمیت ہلاک ہو چکا ہے۔ میرا وعدہ ہے کہ خصوصی طور پر اب میں ایسی کارروائی سے منع کر دوں گا" شاگل نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تمہارے وعدے پر اعتبار ہے اور جن لوگوں نے ایسا کیا تھا قدرت نے خود انہیں تمہارے ہاتھوں ہلاک کرا دیا ہے۔ اس لئے میں بھی اب صدر کافرستان کو کوئی رپورٹ نہ کروں گا لیکن یہ بات سن لو کہ اب اگر مجھے اطلاع ملی کہ تمہاری سیکرٹ سروس نے ایسی کوئی کارروائی کی ہے تو پھر تمہیں اس کا ہولناک نتیجہ بھگتنا پڑے گا" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کو اس واقعہ کی اطلاع کیسے مل گئی عمران صاحب"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے صادق چکاری صاحب نے بتایا تھا۔ تب سے میں سوچ رہا تھا کہ شاگل کو کس طرح اس کام سے باز رکھوں اور آج وہ موقع مل گیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اب اس کی سیکرٹ سروس ایسی کوئی کارروائی نہیں کرے گی اور اس لحاظ سے ہم نے تیسرا مشن بھی کامیاب کرا لیا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تیسرا مشن۔ کیا مطلب" صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلا مشن بیس کیمپ کی تباہی اور صادق چکاری کی زندہ واپسی۔ دوسرا مشن غلام رول کی دستیابی اور تیسرا مشن کافرستان سیکرٹ سروس کے ہاتھوں بے گناہ مشکباریوں کا تحفظ" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں۔ واقعی اس بار ایک مشن کے دوران تین اہم مشن مکمل ہوئے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں تھری ان ون مشن مکمل کیا گیا ہے" صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اصل مشن تو بیس کیمپ کا تھا۔ وہاں اس بار واقعی ہم ہر طرف سے بے بس کر دیئے گئے تھے۔ اگر عمران صاحب سرنڈر ہونے والا چکر نہ چلاتے تو ہم کسی صورت بھی یہ مشن مکمل نہیں کر سکتے تھے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھے تو اب تک یہ سوچ کر ہی اپنے آپ پر غصہ آتا ہے کہ ہم نے کیوں اپنے ہاتھوں میں کافرستانی ہتھکڑیاں ڈلوائیں۔ صفدر کی وجہ سے نجانے میں کیسے یہ ذلت برداشت کر گیا ورنہ"..... تنویر نے جواب

Admin @ www.hibuddiez.com

سلامت تھے جن میں دو مرد بے ہوش تھے جن میں سے ایک ساز چکاری تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ دوسرا شاگل تھا لیکن اب کرنل پرشاد نے بات کرتے کرتے آخر میں پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ان میں سے ایک کو ہوش میں لے آتے ہیں باس۔ یہ اکیلا ہمارا کیا بگاڑ لے گا" کیپٹن راما نند نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ لیکن ایسا کرو کہ اسے ہوش میں لے آنا۔ اس کا خیال رکھنا۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں" کرنل پرشاد نے کہا۔

"اسے اٹھا کر ایک طرف علیحدہ کر لیتے ہیں" کیپٹن راما نند نے کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں سے کہہ کر ان چھ افراد میں سے ایک آدمی کو اٹھا کر ایک طرف لٹا دیا اور پھر اس نے اس کے بازو میں انجکشن لگا دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو وہ سب چوکنا ہو گئے۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ حیرت بھرے انداز میں کرنل پرشاد اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے" کرنل پرشاد نے سرد لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو" اس آدمی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"دیکھو مسٹر۔ تم اس وقت گنوں کی زد میں ہو۔ اس لئے کسی قسم کی غلط حرکت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ سامنے تمہارے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اور تم ان میں سے اپنے ساتھیوں کی شناخت کر دو تاکہ انہیں علیحدہ کیا جا سکے" کرنل پرشاد نے کہا تو اس آدمی نے مڑ کر ادھر دیکھا جہاں سب لوگ واقعی ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"ان میں سے کوئی بھی میرا ساتھی نہیں ہے۔ میرا تعلق تو پاور ایجنسی سے ہے اور میں مادام ریکھا کا نمبر ٹو ہوں۔ میرا نام دیوان ہے" اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو تم مادام ریکھا کے ساتھی ہو۔ پھر تو تم ان سب میں سے شاگل کو پہچان سکتے ہو" کرنل پرشاد نے چونک کر کہا۔

"ہاں" دیوان نے جواب دیا۔

"تو بتاؤ ان میں سے کون ہے شاگل تاکہ اسے علیحدہ کیا جا سکے" کرنل پرشاد نے کہا۔

"پہلے تم اپنا تعارف کراؤ۔ شاگل سیکرٹ سروس کا چیف ہے۔ کوئی عام آدمی نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تم اس کے دشمن ہو اور اس کی نشاندہی ہوتے ہی تم اسے گولی مار دو" اس آدمی نے کہا۔

"میرا نام کرنل پرشاد ہے اور یہ میرا نائب ہے کیپٹن راما نند۔ میں بیس کیمپ کا انچارج ہوں۔ میں نے ایک مخصوص حربے کی مدد سے پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو بے ہوش کر دیا ہے۔ اب ہم نے صدر

Admin @ www.hibuddiez.com

تک خاموش بیٹھا ہوا تھا پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ غیر ملکی ہتھکڑیاں پہنائی ہیں پھر تم خواہ مخواہ میرے رقیب روسفید بنے ہوئے ہو۔ واہ صفدر۔ یہ تو فوراً ان ون مشن بن گیا۔ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"۔ تنویر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شادی کو بھی اہل نظر ہتھکڑیاں ہی کہتے ہیں اور ہتھکڑی چاہے کافرستانی ہو یا سوئٹزرلینڈ کی۔ بہرحال غیر ملکی ہی کہلائے گی۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو کمرہ صفدر، اور ناٹران کے قہقہوں سے گونج اٹھا۔ کیپٹن شکیل بھی اس بار بے اختیار ہنس پڑا تھا۔

"نانسنس۔ تم کہاں کی بات کہاں لے جاتے ہو۔ شادی کیسے ہتھکڑی ہو سکتی ہے"۔۔۔ تنویر نے بھی خلاف توقع مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہتھکڑی سے بھی ہاتھ بندھ جاتے ہیں اور شادی کے بعد شوہر کو بہرحال باقی ساری عمر دست بستہ ہی رہنا پڑتا ہے"۔۔ عمران نے جواب دیا اور کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ایڈونچر

ذہین ایجنٹ

خاص نمبر

مکمل ناول

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

گرانم —— ایکریمیا کا ذہین ایجنٹ —— جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل اپنی ذہانت ثابت کر دی۔ کیسے —— ؟

گرانم —— جس نے اکیلے ہی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں کامیابی حاصل کر لی —— کیا واقعی —— ؟

وہ لمحہ —— جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس باوجود انتہائی کوششوں کے ذہین ایجنٹ کے مقابلے میں شکست کھا گئے۔

وہ لمحہ —— جب عمران اور اس کے ساتھیوں کی آنکھوں کے سامنے گرانم نے اپنا مشن مکمل کر لیا۔ کیا واقعی وہ عمران سے زیادہ ذہین تھا؟

آخری کامیابی کسے حاصل ہوئی —— گرانم کو —— یا —— ؟

—— انتہائی دلچسپ۔ ہنگامہ خیز اور ذہانت سے بھرپور ایک منفرد انداز کا ناول ——

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان